مسلمان بچے بچیوں میں صحیح اسلامی فکر
پیدا کرنے والی ایک مستند کتاب



اسلامی تعلیم

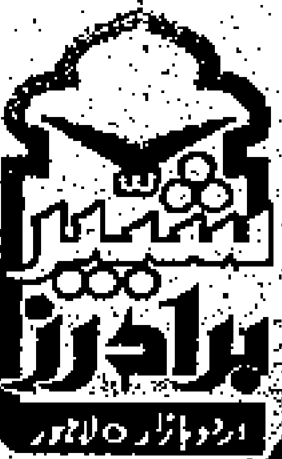
مفتی جلال الدین احمد امجدی



مسلمان بچے بچیوں میں صحیح اسلامی فکر پیدا کرنے والی ایک مستند کتاب

اسلامی تعلیم

تصنیف
مفتی جلال الدین احمد امجدی

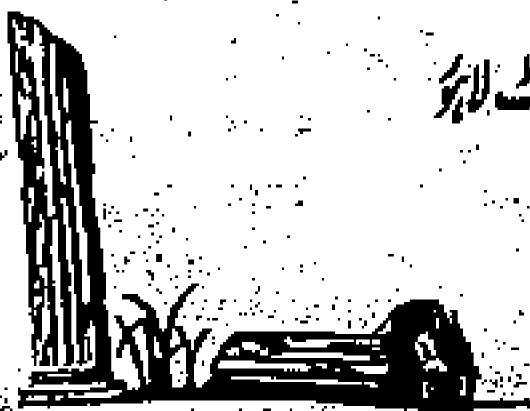


شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر نزد مسلم ماڈل ہائی سکول ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-7246006

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: اسلامی تعلیم
تصنیف: مفتی جلال الدین احمد امجدی
کمپوزنگ: محمد ندیم حنیف ایم اے گرافکس اردو بازار لاہور
تعداد: 1100
سن اشاعت: ستمبر 2006ء
صفحات: 240
ناشر: ملک شبیر حسین
سرورق: فیضی گرافکس دربار مارکیٹ لاہور
قیمت: =/80 روپے



شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر 40 مسلم ماڈل ہائی سکول بالمقابل اردو بازار لاہور
فون: 042-7246006

فہرست

اسلامی تعلیم (حصہ اول)

اسلامی تعلیم (حصہ دوئم)

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر

کتاب الایمان

اسلامی عقائد کا بیان

اسلامی تعلیم (حصہ سوئم)

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۵۸	دوزخ کی آگ	123
۵۹	دوزخ کے مشروبات	124
۶۰	دوزخ کے کھانے	124
۶۱	جہنم کا داروغہ	124
۶۲	جنت اور دوزخ کا منکر	124

کتاب الاعمال

اسلامی اعمال کا بیان

اسلامی تعلیم (حصہ چہارم)

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر

کتاب الایمان

اسلامی اعمال کا بیان

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر

شرک وکفر

بدعت

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر

بیمار کی نماز

مسافر

جمعۃ المبارک

نمبر شمار		صفحہ نمبر

نمازِ جنازہ

زکوٰۃ



کتابُ الایمان

اسلامی عقائد کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سوال: آپ کون ہیں؟

جواب: مسلمان۔

سوال: مسلمان کسے کہتے ہیں؟

جواب: مسلمان وہ ہے جو اللہ کو ایک جانے اور سرکار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا نبی مانے اور قرآن شریف کو اللہ تعالیٰ کی کتاب یقین کرے۔

سوال: آپ کے دین کا نام کیا ہے؟

جواب: اسلام

سوال: اسلام کا کلمہ کیا ہے؟

جواب: اسلام کا کلمہ یہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کا نام کلمہ طیبہ ہے۔

سوال: اس کا مطلب کیا ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور

سرکار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

سوال: اللہ تعالیٰ کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے ہمیں پیدا کیا۔ چاند اور سورج بنایا، زمین آسمان اور ساری دنیا کو پیدا فرمایا۔

سوال: جو اللہ تعالیٰ کو نہ مانے اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: اسے کافر کہتے ہیں۔

سوال: جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور لوگوں کو بھی عبادت کے لائق سمجھے اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: اسے کافر اور مشرک کہتے ہیں۔

سوال: کافر اور مشرک ہونے میں کیا خرابی ہے؟

جواب: کافر اور مشرک سے اللہ تعالیٰ ہمیشہ ناراض رہتا ہے اور مرنے کے بعد ان کو ہمیشہ جہنم کی آگ میں رہنا پڑے گا۔

سوال: کیا کافر اور مشرک جنت میں کبھی نہیں جائیں گے؟

جواب: نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہ لوگ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

سوال: سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کون ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ سب رسولوں سے افضل ہیں۔ ان کے مرتبہ

کا کوئی نہیں، ہم سب ان کی اُمت میں ہیں اور وہ ہمارے رسول ہیں۔

سوال: ہمارے رسول سرکار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: مکہ شریف میں پیدا ہوئے جو ملک عرب کا ایک شہر ہے۔

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس تاریخ میں پیدا ہوئے؟

جواب: ۱۲ ربیع الاول شریف مطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء میں پیدا ہوئے۔

سوال: حضور کے والد کا نام کیا تھا؟

جواب: حضور کے والد کا نام حضرت عبداللہ رضی تعالیٰ عنہ تھا۔

سوال: حضور کی ماں کا نام کیا تھا؟

جواب: حضور کی ماں کا نام حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا۔

سوال: حضور کے دادا اور نانا کا نام کیا تھا؟

جواب: حضور کے دادا کا نام حضرت عبدالمطلب تھا اور نانا کا نام وہب تھا۔

سوال: ہمارے رسول کتنے برس زندہ رہے؟

جواب: ہمارے رسول انتقال کے بعد اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اپنے مزار شریف میں اب بھی زندہ ہیں۔ ظاہری زندگی آپ کی تریسٹھ برس کی ہوئی۔ ترپن برس کی عمر تک مکہ شریف میں رہے پھر دس سال مدینہ طیبہ میں رہے۔

سوال: حضور نے کس تاریخ میں وفات پائی؟

جواب: ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ میں وفات پائی۔

سوال: انتقال کے دن انگریزی تاریخ کیا تھی؟

جواب: 12 جون 632ء کی تاریخ تھی۔

سوال: حضور کا مزار مبارک کہاں ہے؟

جواب: مدینہ شریف میں ہے جو مکہ معظمہ سے تقریباً تین سو بیس کلومیٹر شمال میں واقع ہے۔

سوال: یہ کیسے معلوم ہوا کہ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟

جواب: آپ نے لوگوں کو اللہ کے دین کی طرف بلایا۔ طرح طرح کے معجزے دکھائے اور غیب کی ایسی ایسی باتیں بتائیں جو رسولوں کے سوا کوئی اور نہیں بتا سکتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ اللہ کے نبی اور رسول ہیں۔ (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

سوال: جو ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ مانے وہ کیا ہے؟

جواب: جو ہمارے حضور کو رسول نہ مانے وہ کافر ہے۔

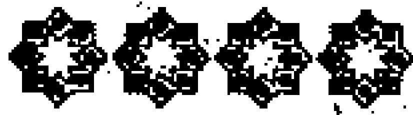
سوال: جو اللہ تعالیٰ کو مانے مگر ہمارے نبی کو نہ مانے وہ کیا ہیں؟

جواب: وہ بھی کافر ہے۔

سوال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ماننے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ماننے کا یہ مطلب ہے کہ آپ کو

اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا سچا نبی یقین کرے آپ کی ہر بات کو حق مانے آپ سے محبت رکھے اور آپ کی شان میں بے ادبی کا لفظ نہ بولے۔



سوال: قرآن شریف کس کی کتاب ہے؟

جواب: قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔

سوال: یہ کیسے معلوم ہوا کہ قرآن شریف اللہ کی کتاب ہے؟

جواب: قرآن شریف کی طرح کوئی کتاب کسی سے نہیں بن سکی جس سے معلوم ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اگر کسی آدمی کی بنائی ہوئی ہوتی تو کوئی اور بھی ویسی کتاب بنالیتا۔

سوال: قرآن مجید کس پر اُترا؟

جواب: ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا یعنی اُترا۔

سوال: پورا قرآن مجید ایک مرتبہ اُترا یا تھوڑا تھوڑا؟

جواب: تھوڑا تھوڑا لوگوں کی ضرورت کے مطابق اُترتا رہا۔

سوال: پورا قرآن مجید کتنے دنوں میں نازل ہوا؟

جواب: تئیس سال میں۔

سوال: قرآن مجید کیسے نازل ہوتا تھا؟

جواب: حضرت جبریل علیہ السلام قرآن مجید کی سورت یا آیت لے کر آتے

اور حضور کے سامنے پڑھتے حضور اسے یاد کر کے لوگوں کو سناتے لوگ اسے یاد کر لیتے اور کسی چیز پر لکھ لیتے۔

سوال: قرآن شریف میں کس چیز کا بیان ہے؟

جواب: اس میں ہر چیز کا بیان ہے۔

سوال: یہ کتاب کس لیے نازل ہوئی؟

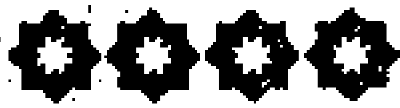
جواب: لوگوں کو صحیح راستہ دکھانے کے لیے نازل ہوئی تا کہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کو جانیں اور ان کی مرضی کے موافق کام کریں۔ (جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

سوال: حضرت جبریل علیہ السلام کون ہیں؟

جواب: فرشتے ہیں۔ جو رسولوں کے پاس اللہ تعالیٰ کا حکم لاتے تھے۔

سوال: فرشتے کیا چیز ہیں؟

جواب: فرشتے اللہ تعالیٰ کی ایک نوری مخلوق ہیں۔ نہ مرد ہیں نہ عورت، نہ کچھ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں، ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگے رہتے ہیں۔



سوال: انسان کو کس لیے پیدا کیا گیا؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لیے۔

سوال: مسلمان اللہ تعالیٰ کی عبادت کیسے کرتے ہیں؟

جواب: نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں اور مالدار مال کی زکوٰۃ نکالتے ہیں

اور حج کرتے ہیں۔

سوال: عبادتوں میں سب سے افضل عبادت کونسی ہے؟

جواب: سب سے افضل عبادت نماز ہے۔

سوال: نماز کیا چیز ہے؟

جواب: نماز اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے جو ایک خاص طریقے سے ادا کی جاتی ہے کہ بندہ ہاتھ باندھ کر قبلہ کی طرف کھڑا ہوتا ہے۔ قرآن شریف پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھک جاتا ہے، پیشانی زمین پر رکھ دیتا ہے، اس کی بڑائی بیان کرتا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجتا ہے۔

سوال: رات اور دن میں کل کتنی مرتبہ نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب: پانچ مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔

سوال: ان نمازوں کے نام کیا ہیں؟

جواب: فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء

سوال: فجر کی نماز کب پڑھی جاتی ہے؟

جواب: صبح اُجالا ہونے کے بعد سورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔

سوال: ظہر کی نماز کب پڑھی جاتی ہے؟

جواب: ظہر کی نماز دوپہر کو سورج ڈھلنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

سوال: عصر کی نماز کب پڑھی جاتی ہے؟

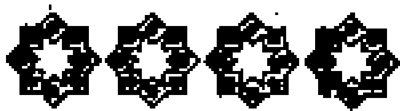
جواب: سورج ڈوبنے سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پہلے پڑھی جاتی ہے۔

سوال: مغرب کی نماز کب پڑھی جاتی ہے؟

جواب: مغرب کی نماز سورج ڈوبنے کے فوراً بعد پڑھی جاتی ہے۔

سوال: عشاء کی نماز کب پڑھی جاتی ہے؟

جواب: ڈیڑھ دو گھنٹہ رات گزرنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔



سوال: نماز پڑھنے کے پہلے جو ہاتھ اور منہ دھویا جاتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: اسے وضو کہتے ہیں۔

سوال: کیا بغیر وضو کے نماز نہیں ہوسکتی؟

جواب: نہیں ہرگز نہیں۔

سوال: وضو کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: وضو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھو، پھر مسواک کرو۔ اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت مل لو، پھر دونوں ہاتھوں کو گٹے تک تین بار دھوؤ، پہلے داہنے ہاتھ پر پانی ڈالو پھر بائیں ہاتھ پر۔ دونوں کو ایک ساتھ نہ دھوؤ، پھر داہنے ہاتھ سے تین بار کلی کرو، پھر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرو اور داہنے ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی چڑھاؤ۔

پھر پورا چہرہ دھوؤ یعنی پیشانی پر بال اُگنے کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک ہر حصہ پر تین بار پانی بہاؤ۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار دھوؤ۔ انگلیوں کی طرف سے

کہنیوں کے اوپر تک پانی ڈالو، کہنیوں کی طرف سے مت ڈالو، پھر ایک بار دونوں ہاتھ سے پورے سر کا مسح کرو، پھر کانوں کا اور گردن کا ایک ایک بار مسح کرو، پھر دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار دھوؤ۔

سوال: دھونے کا مطلب کیا ہے؟

جواب: دھونے کا مطلب یہ ہے کہ جس چیز کو دھوؤ اس کے ہر حصہ پر پانی بہہ جائے۔

سوال: اگر کچھ حصہ بھیگ گیا مگر اس پر پانی نہیں بہا تو وضو ہوگا یا نہیں؟

جواب: اس طرح وضو ہرگز نہیں ہوگا۔ بھیگنے کے ساتھ ہر حصہ پر پانی بہہ جانا ضروری ہے۔



سوال: نماز کے وقت ایک آدمی جو کھڑے ہو کر پکارتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: اسے اذان کہتے ہیں۔

سوال: اذان کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: اذان کا طریقہ یہ ہے کہ وضو کرنے کے بعد کسی اونچی جگہ پر قبلہ رخ کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ کی کلمہ کی انگلیوں کو دونوں کانوں میں ڈالے پھر بلند آواز سے ان الفاظ کو کہے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ   اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ   اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ   اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃُ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃُ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو (۲) بار کہے۔

سوال: اذان کے بعد کی دُعا بتلایئے؟

جواب: اذان کے بعد یہ دُعا پڑھی جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْ تَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ط اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ط

سوال: اذان کے کچھ دیر بعد پھر بلند آواز سے پکارتے ہیں اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: اسے تثویب اور صلاۃ کہتے ہیں۔

سوال: اس کے الفاظ کیا ہیں؟

جواب: اس کے لیے شرع نے کوئی الفاظ مقرر نہیں کیے ہیں کوئی بھی مناسب الفاظ کہہ سکتے ہیں۔ آج کل عام طور سے اس قسم کے الفاظ کہے جاتے ہیں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاعَرُوْسَ مَمْلُکَۃِ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا شَفِیْعَنَا یَوْمَ الْجَزَآءِ

سوال: نماز شروع ہونے سے پہلے ایک آدمی جو بلند آواز سے پڑھتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: اسے تکبیر کہتے ہیں۔

سوال: تکبیر کے الفاظ کیا ہیں؟

جواب: تکبیر کے الفاظ وہی ہیں جو اذان کے الفاظ ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحْ کے بعد دو (۲) بار قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ زیادہ کر دیا جاتا ہے۔

سوال: تکبیر بیٹھ کر سننا چاہیے کہ کھڑے ہو کر؟

جواب: بیٹھ کر سننا چاہیے پھر جب تکبیر کہنے والا حَیَّ عَلَی الْفَلَاحْ پر پہنچے تو سب کو کھڑے ہو جانا چاہیے۔

سوال: اذان کہنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: اذان کہنے والے کو مؤذن یا بانگی کہتے ہیں۔

سوال: تکبیر کہنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: مکبّر کہتے ہیں۔

سوال: اکیلے نماز پڑھنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: اکیلے نماز پڑھنے والے کو منفرد کہتے ہیں۔

سوال: جو نماز سب لوگ مل کر پڑھتے ہیں اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: اسے جماعت کی نماز کہتے ہیں۔

سوال: پڑھانے والے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: پڑھانے والے کو امام کہتے ہیں۔

سوال: جو لوگ پیچھے رہتے ہیں انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: انہیں مقتدی کہتے ہیں۔

سوال: نماز پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو نماز پڑھنی ہے پہلے دل میں اس کی نیت کرو اور نیت کے الفاظ زبان سے کہہ لو تو بہتر ہے مثلاً فجر کی فرض نماز پڑھنی ہے تو یوں کہو۔

نیت: نیت کی میں نے دو رکعت نماز فجر فرض کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف پھر دونوں ہاتھ کانوں تک لے جاؤ اور اللہ اکبر کہتے ہوئے واپس لاؤ اور ناف کے نیچے باندھ لو۔ داہنا ہاتھ اوپر رکھو اور بایاں ہاتھ اس کے نیچے رہے پھر ثنا پڑھو۔

ثنا: سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ پھر تعوذ پڑھو۔

تعوذ: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

تسمیہ: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پھر سورۂ فاتحہ پڑھو۔

سورۂ فاتحہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۝ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ سورۂ فاتحہ کے آخر میں آہستہ آمین کہو، پھر تسمیہ یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر کوئی سورۃ پڑھو مثلاً۔

سورۂ لہب: تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَآ اَغْنٰی عَنْہُ مَالُہٗ وَمَا کَسَبَ ۝ سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَھَبٍ ۝ وَّامْرَاَتُہٗ ۝ حَمَّالَۃَ الْحَطَبِ ۝ فِیْ جِیْدِھَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ یعنی جھک کر گھٹنوں کو ہاتھوں سے مضبوط پکڑلو۔ پھر کم سے کم تین بار رکوع کی تسبیح پڑھو۔

رکوع کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پھر تسمیع کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہوجاؤ۔

تسمیع: سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ پھر کھڑے رہنے کی حالت میں ایک بار

تحمید کہو۔

تحمید: رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں چلے جاؤ۔ اس طرح کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھو۔ پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں ناک پھر پیشانی رکھو۔ اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ زمین پر جمائے رکھو۔ اور کم سے کم تین بار سجدہ کی تسبیح پڑھو۔

سجدہ کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پھر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھو، داہنا پاؤں کھڑا رکھو۔ اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جاؤ پھر اسی طرح دوسرا سجدہ کرو۔ اب ایک رکعت پوری ہوگئی۔ دوسری رکعت کے لیے تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ اس رکعت میں ثنا اور تعوذ نہ پڑھو بلکہ صرف تسمیہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے کے بعد سورہ فاتحہ پڑھو اور تسمیہ پڑھ کر کوئی سورۃ ملاؤ مثلاً۔

سورہ اخلاص: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ۙ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۚ اب پہلی رکعت کی طرح رکوع اور سجدے کرو۔ دوسرے سجدے سے فارغ ہو کر بیٹھ جاؤ پھر تشہد اور درود شریف پڑھو۔ بسم اللہ نہ پڑھو۔

تشہد: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ○ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ○

درود شریف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ○ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ○ پھر اس طرح کی کوئی دعا پڑھو۔

دُعا: اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ اس کے بعد داہنے کندھے کی طرف منہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہو پھر بائیں طرف بھی اسی طرح کہو۔ یہ دو رکعت پوری ہوگئی اب ہاتھ اٹھا کر یوں دُعا کرو۔

نماز کے بعد کی دُعا: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ وَتَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ.

اس دعا سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لو۔

سوال: رکوع سے اٹھ کر کھڑے ہونے کی حالت کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: قَوْمَہْ کہتے ہیں۔

سوال: سجدہ سے اُٹھ کر بیٹھنے کی حالت کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: دونوں سجدے کے درمیان بیٹھنے کی حالت کو جلسہ کہتے ہیں اور تشہد پڑھنے کے لیے بیٹھنے کو قعدہ کہتے ہیں۔

سوال: اَلتَّحِیَّات کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: اَلتَّحِیَّات کے شروع میں بسم اللہ نہیں پڑھنا چاہیے۔

سوال: مقتدی امام کے پیچھے تعوذ اور تسمیہ پڑھے یا نہ پڑھے؟

جواب: مقتدی امام کے پیچھے صرف ثناء پڑھ کر خاموش کھڑا رہے تعوذ اور تسمیہ نہ پڑھے اور نہ کسی رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورۃ پڑھے۔

سوال: مقتدی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ پڑھے یا نہ پڑھے؟

جواب: مقتدی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ نہ پڑھے بلکہ رکوع سے کھڑا ہو کر صرف رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ پڑھے۔

سوال: نماز کے بعد انگلیاں پر گن کر کیا پڑھتے ہیں؟

جواب: ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھتے ہیں۔ اس کے پڑھنے میں بہت زیادہ ثواب ہے۔



اسلامی آداب

۱۔ پانچوں وقت نماز پڑھا کرو۔ نماز پڑھنے میں اِدھر اُدھر نہ دیکھو اور نماز اطمینان سے پڑھو جلدی جلدی نہ پڑھو۔

۲۔ قرآن شریف روزانہ پڑھا کرو۔ قرآن شریف کا ادب کرو اس سے اونچی جگہ پر نہ بیٹھو۔

۳۔ ماں باپ کا کہنا مانو، ان کا ادب کرو انہیں خفا نہ ہونے دو۔

۴۔ اساتذہ کا ادب کرو، اساتذہ ماں باپ سے بڑھ کر ہیں۔ وہ تمہیں دین و مذہب کی باتیں بتاتے ہیں اور بھلے بُرے کی تمیز سکھاتے ہیں۔

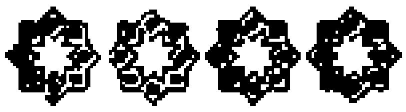
۵۔ چلتے پھرتے کوئی چیز نہ کھاؤ، ننگے سر کھانا بُرا ہے کھانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھو، بغیر ہاتھ دھوئے کھانا نہ کھاؤ۔ داہنے ہاتھ سے کھاؤ بائیں ہاتھ سے کوئی چیز نہ کھاؤ۔ کھانے میں چپڑ چپڑ کی آواز نہ پیدا کرو۔ ایک وقت میں دودھ اور مچھلی نہ کھاؤ۔ کھانے سے فارغ ہو کر یہ دُعا پڑھو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَ کَفَانَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○

۶۔ پانی اور چائے وغیرہ کوئی چیز بائیں ہاتھ سے نہ پیو۔ ہمیشہ داہنے ہاتھ سے پیو۔ وضو کا بچا ہوا پانی اور آبِ زمزم کھڑے ہو کر پینا چاہیے۔ باقی پانیوں کو کھڑے ہو کر پینا بُرا ہے۔ پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہو۔

۷۔ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پاخانہ پیشاب نہ کرو لوگوں کے سامنے پاخانہ پیشاب نہ کرو۔ بلکہ کسی چیز کی آڑ میں کرو۔ بیٹھ کر پیشاب کرو۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا بُرا ہے۔ لوگوں کے سامنے گھٹنا کھول کر پیشاب کے لیے نہ بیٹھو۔

پاجامہ کا ازار بند کھول کر پیشاب کرو، پاجامہ کے پائچہ سے پیشاب نہ کرو۔ پیشاب کرتے وقت یا پاخانہ پھرتے وقت کسی سے بات نہ کرو۔ پاخانہ پیشاب کے مقام کو بائیں ہاتھ سے دھوؤ اور داہنے ہاتھ سے دھونا برا ہے۔



دعائے قنوت اور اسلامی کلمے

دعائے قنوت: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

اول کلمہ: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

دوسرا کلمہ شہادت: اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط

تیسرا کلمہ تمجید: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ. ط

چوتھا کلمہ توحید:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ

يُحْيِىْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ؕ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ؕ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ ؕ ۝

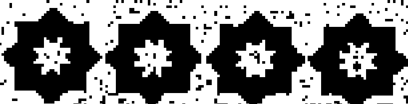
پانچواں کلمہ استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّىْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاءً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِىْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِىْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ

چھٹا کلمہ ردکفر:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْمَعَاصِىْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاٰمَنْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صلى اللّٰه عليه وآله وسلم)

ایمان مجمل اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ.

ایمان مفصل: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ.



کتاب الایمان

اسلامی عقائد کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

سوال: آپ کون ہیں؟

جواب: مسلمان۔

سوال: مسلمان کسے کہتے ہیں؟

جواب: دین اسلام کے ماننے والے کو مسلمان کہتے ہیں۔

سوال: دین اسلام کیا چیز ہے؟

جواب: دین اسلام وہ راستہ ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی پہچان ہوتی ہے۔

سوال: یہ راستہ انسان کو کس سے ملتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پیغمبروں سے۔

سوال: اسلام کی بنیاد کتنی چیزوں پر ہے؟

جواب: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

سوال: وہ پانچ چیزیں کیا ہیں؟

جواب: اوّل کلمہ شہادت کا زبان سے اقرار کرنا اور دل سے ماننا دوسرے نماز پڑھنا، تیسرے زکوٰۃ دینا، چوتھے رمضان کے مہینہ کا روزہ رکھنا اور پانچویں حج کرنا

سوال: کلمہ شہادت کیا ہے اور اس کا مطلب کیا ہے؟

جواب: کلمہ شہادت یہ ہے: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط اور اس کا مطلب یہ ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

سوال: اگر کوئی شخص کلمہ شہادت زبان سے پڑھتا ہے لیکن دل سے نہیں مانتا تو ایسا شخص مسلمان ہے یا نہیں؟

جواب: ایسا شخص ہرگز مسلمان نہیں ہے۔

سوال: ایمان کسے کہتے ہیں؟

جواب: جتنی باتیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں ان سب کو حق ماننا ایمان ہے۔

سوال: مسلمانوں کو کتنی باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے؟

جواب: سات باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ جس کا بیان اس ایمان مفصل میں ہے اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ

ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ تقدیر کی اچھائی اور برائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میں اس بات پر ایمان لایا کہ مرنے کے بعد پھر دوبارہ زندہ ہونا ہے۔

سوال: کفر کسے کہتے ہیں؟

جواب: دین کی ضروری باتوں میں سے کسی بات کا انکار کرنا کفر ہے۔

اللہ تعالیٰ

سوال: اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہمیں کیسا عقیدہ رکھنا چاہیے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ایک ہے پاک اور بے عیب ہے عبادت کے لائق صرف وہی ہے اس کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، اس کا کوئی شریک نہیں، زمین، آسمان، چاند، سورج، دریا اور پہاڑ ساری دنیا کو اکیلے اسی نے پیدا فرمایا اور وہی سب کا مالک ہے۔ امیر اور غریب بنانا اسی کے اختیار میں ہے۔ اگر وہ نہ چاہے تو ایک پتا نہیں ہل سکتا وہی سب کو زندگی دیتا ہے اور اسی کے حکم سے موت ہوتی ہے۔ ماں باپ، بیٹا، بیٹی اور بیوی وغیرہ رشتہ ناتا سے پاک ہے۔ نہ وہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہے۔ اس کی کوئی شکل وصورت نہیں۔ بے مثال ہے ۔ مکان اور جگہ سے پاک ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کو اللہ میاں کہنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: اللہ میاں نہیں کہنا چاہیے کہ منع ہے۔

سوال: خالق، رزاق، رحمٰن اور قیوم کس کا نام ہے؟

جواب: یہ سب نام اللہ تعالیٰ کے ہیں۔

سوال: جن لوگوں کا نام عبدالخالق، عبدالرزاق، عبدالرحمٰن یا عبدالقیوم ہے ان کو خالق، رزاق، رحمٰن، قیوم کہہ کر پکارتے ہیں کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: ایسا کرنا حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فرشتے

سوال: فرشتے کیا چیز ہیں؟

جواب: فرشتے انسان کی طرح اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہیں لیکن وہ نور سے پیدا کیے گئے۔ نہ مرد ہیں نہ عورت ہیں۔ نہ کچھ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ جتنے کام اللہ تعالیٰ نے اُن کے سپرد کر دیے ہیں۔ اس میں لگے رہتے ہیں۔ کچھ فرشتے بندوں کا اچھا بُرا عمل لکھنے پر مقرر ہیں۔ بعض فرشتوں کا کام قبر میں مُردوں سے سوال کرنا ہے۔ اور کچھ فرشتے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں مسلمانوں کے درود وسلام پہنچانے پر مقرر ہیں۔

سوال: جو فرشتے بندوں کا اچھا اور برُا کام لکھنے پر مقرر ہیں ان کا نام کیا ہے؟

جواب: ان کو کراماً کاتبین کہتے ہیں۔

سوال: جو فرشتے مردوں سے قبر میں سوال کرنے کے لیے آتے ہیں انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: انہیں منکر نکیر کہتے ہیں۔

سوال: کل فرشتے کتنے ہیں؟

جواب: بے حساب اور بیشمار ہیں، ان کی تعداد صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ اور اس کے بتانے سے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں۔ ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔

سوال: وہ چار فرشتے کون ہیں؟

جواب: اوّل حضرت جبریل علیہ السلام جو اللہ تعالیٰ کی کتابیں اور اس کے احکام پیغمبروں تک پہنچاتے تھے۔ دوسرے حضرت اسرافیل علیہ السلام جو قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔ تیسرے حضرت میکائیل علیہ السلام جو پانی برسانے اور روزی پہنچانے پر مقرر ہیں اور چوتھے حضرت عزرائیل علیہ السلام جو لوگوں کی جان نکالنے پر مقرر ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی کتابیں

سوال: اللہ تعالیٰ کی کتابیں کتنی ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں نازل ہوئیں بڑی کتاب کو کتاب اور چھوٹی کتاب کو صحیفہ کہتے ہیں۔ ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔

سوال: چار مشہور کتابیں کونسی اور کن پیغمبروں پر نازل ہوئی؟

جواب: پہلی توریت جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ دوسری زبور جو حضرت داوٗد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ تیسری انجیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی اور چوتھی قرآن مجید جو ہمارے نبی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا۔

سوال: کیا یہ کتابیں آج بھی دنیا میں ملتی ہیں؟

جواب: سب کتابیں ملتی ہیں لیکن قرآن مجید کے علاوہ ہر کتاب میں نصرانیوں اور یہودیوں نے اپنے طرف سے گھٹا بڑھا دیا ہے۔

سوال: کیا قرآن مجید میں کسی نے کچھ نہیں گھٹایا بڑھایا ہے؟

جواب: نہیں ہرگز نہیں قرآن مجید جیسا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری زمانہ میں تھا ویسا ہی آج بھی ہے ایک حرف کا بھی فرق نہیں ہوا اور نہ قیامت تک

فرق ہوسکتا ہے۔

سوال: قرآن مجید میں کیوں فرق نہیں ہوسکتا؟

جواب: اس لیے کہ اس کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔

سوال: کل صحیفے کتنے نازل ہوئے اور کن پیغمبروں پر نازل ہوئے؟

جواب: صحیفوں کی تعداد صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے بتانے سے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں۔ کچھ صحیفے حضرت آدم علیہ السلام پر نازل ہوئے، کچھ حضرت شیث علیہ السلام پر، کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئے۔ ان کے علاوہ اور صحیفے بعض پیغمبروں پر نازل ہوئے۔

رسول اور نبی

سوال: رسول اور نبی کون ہوتے ہیں؟

جواب: رسول اور نبی خدائے تعالیٰ کے پیارے بندے اور انسان ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو انسان کی ہدایت کے لیے دنیا میں بھیجا ہے۔ وہ بندوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ معجزے دکھاتے ہیں اور غیب کی باتیں بتاتے ہیں جھوٹ کبھی نہیں بولتے وہ ہر گناہ سے پاک ہوتے ہیں۔

سوال: کیا فرشتے بھی نبی ہوتے ہیں؟

جواب: نہیں، نبی صرف انسانوں میں سے ہوتے ہیں۔

سوال: نبی کتنے ہیں؟

جواب: کچھ کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار یا تقریباً دو لاکھ چوبیس ہزار نبی ہیں ان کی ٹھیک تعداد اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے پھر اس کے بتانے سے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جانتے ہیں۔

سوال: سب سے پہلے نبی کون ہیں؟

جواب: سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

سوال: سب سے آخری نبی کون ہیں؟

جواب: سب سے آخری نبی ہمارے پیغمبر جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔

سوال: اب کوئی نبی ہوگا یا نہیں؟

جواب: اب کوئی نبی نہیں ہوگا اس لیے کہ نبوت ہمارے سرکار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ختم ہوگئی حضور کے بعد جو شخص نبی پیدا ہونے کو جائز سمجھے وہ کافر ہے۔

سوال: رسولوں میں سب سے افضل رسول کون ہیں؟

جواب: نبیوں اور رسولوں میں سب سے افضل اور بزرگ و برتر ہمارے سرکار

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بعد آپ کا مرتبہ سب سے بڑا ہے۔

سوال: نبی کے نام پر ؐ لکھنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: پورا درود صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لکھنا چاہیے "ؐ" صلعم وغیرہ نبی کے نام پر لکھنا حرام ہے۔ (بہار شریعت)

قیامت کا دن

سوال: قیامت کس دن کو کہتے ہیں؟

جواب: قیامت اس دن کو کہتے ہیں جس میں سب آدمی اور تمام جانور مر جائیں گے آسمان، زمین، چاند، سورج، پہاڑ دنیا کی ہر چیز ٹوٹ پھوٹ جائے گی یہاں تک کہ تمام فرشتے بھی فنا ہو جائیں گے۔

سوال: تمام آدمی اور فرشتے وغیرہ کیسے فنا ہو جائیں گے؟

جواب: حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے لوگ صور کی آواز سنیں گے تو بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے اور مر جائیں گے یہاں تک کہ صور بھی ختم ہو جائے گا اور اسرافیل علیہ السلام بھی فنا ہو جائیں گے۔

سوال: صُور کیا چیز ہے؟

جواب: سینگ کے شکل کی ایک چیز ہے۔

سوال: قیامت کب آئے گی؟

جواب: قیامت آنے کا ٹھیک وقت صرف اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے پھر اس کے بتانے سے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں۔ ہمیں اتنا معلوم ہے کہ محرم کی دسویں تاریخ ہوگی اور جمعہ کا دن ہوگا۔ البتہ ہمارے سرکار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کی بہت سی نشانیوں کو بیان فرما دیا ہے ان نشانیوں کو دیکھ کر قیامت کا قریب ہونا معلوم ہو جائے گا۔

سوال: قیامت کی کچھ نشانیاں بیان کریں؟

جواب: جب دنیا میں گناہ زیادہ ہونے لگے، حرام کاموں کو لوگ کھلم کھلا کرنے لگیں، ماں باپ کو تکلیف دیں اور غیروں سے میل جول رکھیں۔ امانت میں خیانت کریں، زکوٰۃ دینا لوگوں پر گراں گزرے علم دین دنیا حاصل کرنے کے لیے پڑھا جائے ناچ گانے کا رواج زیادہ ہو جائے بدکار لوگ قوم کے پیشوا اور لیڈر ہو جائیں چرواہے وغیرہ کم درجہ کے لوگ بڑی بڑی بلڈنگوں اور کوٹھیوں میں رہنے لگیں زلزلے اور بھونچال آنے سے زمین دھنسے تو سمجھ لو قیامت قریب آ گئی۔

تقدیر کا بیان

سوال: تقدیر کسے کہتے ہیں؟

جواب: دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اور بندے جو کچھ بھلائی اور برائی کرتے ہیں خدائے تعالیٰ نے اسے اپنے علم کے موافق پہلے سے لکھ لیا ہے اسے تقدیر کہتے ہیں۔

سوال: کیا اللہ تعالیٰ نے جیسا ہماری تقدیر میں لکھ دیا ہے۔ ہمیں مجبوراً ویسا کرنا پڑتا ہے؟

جواب: نہیں، اللہ تعالیٰ کے لکھ دینے سے ہمیں مجبوراً ویسا نہیں کرنا پڑتا ہے۔ بلکہ ہم جیسا کرنے والے تھے اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے ویسا لکھ دیا اگر کسی کی تقدیر میں برائی لکھی تو اس لیے کہ وہ برائی کرنے والا تھا اگر وہ بھلائی کرنے والا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کی تقدیر میں بھلائی لکھتا۔

خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لکھ دینے سے بندہ کسی کام کے کرنے پر مجبور نہیں کیا گیا۔

مرنے کے بعد زندہ ہونا

سوال: مرنے کے بعد زندہ ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: قیامت کے دن جب زمین آسمان، انسان اور فرشتے وغیرہ سب فنا ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا تو حضرت اسرافیل علیہ السلام کو زندہ فرمائے گا۔ وہ دوبارہ صور پھونکیں گے تو سب چیزیں موجود ہو جائیں گی۔ فرشتے اور آدمی وغیرہ سب زندہ ہو جائیں گے۔ مُردے اپنی اپنی قبروں سے اٹھیں گے حشر کے میدان میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی ہوگی۔ حساب لیا جائے گا اور ہر شخص کو اچھے بُرے کاموں کا بدلہ دیا جائے گا۔ یعنی اچھے لوگوں کو جنت ملے گی اور بُروں کو جہنم میں بھیج دیا جائے گا۔

سوال: جو شخص ایمان مفصل کی سب باتوں کو دل سے مانے اور زبان سے اقرار کرے لیکن نماز نہ پڑھے، روزہ نہ رکھے، زکوٰۃ نہ دے اور حج نہ کرے تو وہ مسلمان ہے یا نہیں؟

جواب: مسلمان تو ہے لیکن سخت گنہگار اور خدا اور رسول کا نافرمان ہے ایسے شخص کو فاسق اور فاجر کہتے ہیں۔

سوال: جو شخص نماز روزہ وغیرہ کا پابند ہو ایمان مفصل کی سب باتوں کو دل سے مانتا ہو لیکن حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرتا ہو تو وہ مسلمان ہے یا نہیں؟

جواب: وہ مسلمان نہیں ہے ایسا شخص کافر و مرتد ہے۔

سوال: جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں خود گستاخی نہ کرے لیکن گستاخی کرنے والے کو جان بوجھ کر مسلمان سمجھے تو وہ کیسا ہے؟

جواب: وہ بھی کافر اور مرتد ہے۔

کتاب الاعمال

نماز کا بیان

سوال: نماز شروع کرنے سے پہلے کن چیزوں کی ضرورت ہے؟

جواب: نماز شروع کرنے سے پہلے سات باتوں کی ضرورت ہے۔

سوال: وہ سات باتیں کیا ہیں؟

جواب: اوّل بدن کا پاک ہونا، دوسرے کپڑوں کا پاک ہونا، تیسرے نماز کی جگہ کا پاک ہونا، چوتھے ستر عورت، پانچویں نماز کا وقت ہونا، چھٹے قبلہ کی طرف منہ کرنا، ساتویں نماز کی نیت کرنا ان سات باتوں کو شرائط نماز کہتے ہیں۔

نماز کی پہلی شرط

سوال: بدن پاک ہونے کا مطلب کیا ہے؟

جواب: بدن پاک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بدن پر نجاست حقیقیہ اور نجاست حکمیہ نہ پائی جائے۔

سوال: نجاست کی کل کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: نجاست کی دو قسمیں ہیں (۱) نجاست حقیقیہ (۲) نجاست حکمیہ

سوال: نجاستِ حقیقیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: نجاست حقیقیہ وہ نجاست ہے جو دیکھنے میں آسکے جیسے پاخانہ، پیشاب

سوال: نجاستِ حکمیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: نجاست حکمیہ وہ نجاست ہے جو شریعت کے بتانے سے ثابت ہو مگر دیکھنے میں نہ آسکے جیسے وہ حالتیں کہ جن کی وجہ سے آدمی پر غسل یا وضو ضروری ہو جاتا ہے۔ پھر نجاست حکمیہ کی دو قسمیں ہیں، حدثِ اصغر، حدثِ اکبر

سوال: حدث اصغر سے بدن کب پاک ہوگا؟

جواب: جب آدمی وضو کرے تو اس کا بدن حدث اصغر سے پاک ہوجائے گا۔

وضو کا بیان

سوال: وضو کسے کہتے ہیں؟

جواب: گٹوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا، کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، منہ دھونا، کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا، سر کا مسح کرنا اور ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا، اس کا نام وضو ہے۔ جس کا طریقہ تم اسلامی تعلیم کے حصہ اول میں پڑھ چکے ہو۔

سوال: کیا وضو میں یہ سب باتیں ضروری ہیں؟

جواب: نہیں بلکہ صرف بعض باتیں ضروری ہیں جنہیں فرض کہتے ہیں، ان کے چھوٹ جانے سے وضو نہیں ہوتا اور بعض باتیں سنت ہیں جن کے چھوٹ جانے سے وضو ہو جاتا ہے مگر ناقص ہوتا ہے۔ اور بعض باتیں مستحب ہیں جن کے کرنے سے ثواب بڑھ جاتا ہے اور چھوٹ جانے سے وضو میں کوئی خرابی نہیں ہوتی۔

سوال: وضو میں کتنی چیزیں فرض ہیں؟

جواب: وضو میں چار چیزیں فرض ہیں۔ اوّل منہ دھونا یعنی بال نکلنے کی جگہ سے تھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک، دوسرے کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا تیسرے چوتھائی سر کا مسح کرنا، یعنی بھیگا ہوا ہاتھ پھیرنا، چوتھے دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

سوال: وضو میں سنتیں کتنی ہیں؟

جواب: وضو میں سنتیں سولہ ہیں۔(۱) نیت کرنا،(۲) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے شروع کرنا (۳) دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین بار دھونا ہر (۴) مسواک کرنا (۵) داہنے ہاتھ سے تین کلیاں کرنا (۶) داہنے ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا (۷) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۸) داڑھی کا خلال کرنا (۹) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۱۰) ہر عضو کو تین تین بار دھونا (۱۱) پورے سر کا مسح کرنا (۱۲) کانوں کا مسح کرنا (۱۳) ترتیب سے وضو کرنا (۱۴) داڑھی کے جو بال منہ کے دائرے کے نیچے ہیں ان کا مسح کرنا (۱۵) اعضاء کو پے در پے دھونا یعنی ایک عضو خشک ہونے سے پہلے دوسرے کو دھونا (۱۶) ہر مکروہ بات سے بچنا۔

سوال: وضو میں کتنی باتیں مستحب ہیں؟

جواب: وضو میں پینسٹھ باتیں مستحب ہیں۔ جن کو تم "بہار شریعت" میں پڑھو گے۔

سوال: مکروہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: مکروہ چیز ہے جس کے کرنے سے وضو ہو جاتا ہے۔ مگر ناقص ہوتا ہے۔

سوال: وضو میں کتنی باتیں مکروہ ہیں؟

جواب: وضو میں اکیس باتیں مکروہ ہیں (۱) عورت کے غسل یا وضو کے بچے

ہوئے پانی سے وضو کرنا (۲) وضو کے لیے نجس جگہ بیٹھنا (۳) نجس جگہ وضو کا پانی گرانا (۴) مسجد کے اندر وضو کرنا (۵) وضو کے اعضا سے برتن میں قطرے ٹپکانا (۶) پانی میں رینٹھ یا کھنکار ڈالنا (۷) قبلہ کی طرف تھوک یا کھنکار ڈالنا یا کلی کرنا (۸) بے ضرورت دنیا کی بات کرنا (۹) ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرنا (۱۰) پانی اس قدر کم خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو (۱۱) منہ پر پانی مارنا (۱۲) منہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا (۱۳) صرف ایک ہاتھ سے منہ دھونا (۱۴) گلے کا مسح کرنا (۱۵) بائیں ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا (۱۶) داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۱۷) اپنے لئے کوئی لوٹا وغیرہ خاص کر لینا (۱۸) تین نئے پانیوں سے تین بار سر کا مسح کرنا (۱۹) جس کپڑے سے استنجا کا پانی خشک کیا ہو اس سے اعضائے وضو پونچھنا (۲۰) دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا (۲۱) کسی سنت کو چھوڑ دینا

سوال: کن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: (۱) پاخانہ کرنا (۲) پیشاب کرنا (۳) پاخانہ پیشاب کے راستے کسی اور چیز کا نکلنا (۴) پاخانہ کے راستہ سے ہوا نکلنا، (۵) بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ نکل کر ایسی جگہ بہنا کہ جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے (۶) کھانا پانی یا صفرا کی منہ بھر کے قے آنا (۷) اس طرح سو جانا کہ جسم کے جوڑ

ڈھیلے پڑ جائیں (۸) بے ہوش ہونا (۹) جنون ہونا (۱۰) غشی ہونا (۱۱) کسی چیز کا اتنا نشہ ہونا کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں (۱۲) رکوع اور سجدہ والی نماز میں اتنی زور سے ہنسنا کہ آس پاس والے سنیں (۱۳) دکھتی آنکھ سے آنسو بہنا۔ ان تمام باتوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، بہار شریعت)

غسل کا بیان

سوال: حدثِ اکبر سے بدن کیسے پاک کیا جاتا ہے؟

جواب: غسل کرنے سے بدن حدثِ اکبر سے پاک ہو جاتا ہے۔

سوال: غسل کسے کہتے ہیں؟

جواب: نہانے کو غسل کہتے ہیں۔ اس کا شرعی طریقہ یہ ہے کہ پہلے غسل کی نیت کر کے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین بار دھوئے پھر استنجاء کی جگہ دھوئے۔ اس کے بعد بدن پر اگر کہیں نجاستِ حقیقیہ یعنی پیشاب یا پاخانہ وغیرہ ہو تو اسے دور کرے۔ پھر نماز جیسا وضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے ہاں اگر چوکی یا پتھر وغیرہ اونچی چیز پر نہائے تو پاؤں بھی دھولے۔ اس کے بعد بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑ لے۔ پھر تین مرتبہ داہنے کندھے پر پانی بہائے اور پھر تین مرتبہ بائیں کندھے پر اور پھر سر اور تمام بدن پر تین بار پانی بہائے۔ تمام بدن پر ہاتھ

پھیرے اور ملے پھر نہانے کے بعد فوراً کپڑا پہن لے۔۔۔(بہار شریعت)

سوال: غسل میں کتنی باتیں فرض ہیں؟

جواب: غسل میں تین باتیں فرض ہیں۔(۱) کلی کرنا (۲) ناک میں پانی ڈالنا (۳) تمام ظاہر بدن پر سر سے پاؤں تک پانی بہانا۔

سوال: غسل میں کتنی باتیں سنت ہیں؟

جواب: غسل میں یہ باتیں سنت ہیں: (۱) غسل کی نیت کرنا (۲) دونوں ہاتھ گٹوں تک تین بار دھونا (۳) استنجا کی جگہ دھونا (۴) بدن پر جہاں کہیں نجاست ہو اسے دور کرنا (۵) نماز جیسا وضو کرنا (۶) بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑنا (۷) داہنے مونڈھے پھر بائیں مونڈھے پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار پانی بہانا (۸) تمام بدن پر ہاتھ پھیرنا اور ملنا (۹) نہانے میں قبلہ رخ نہ ہونا اور کپڑا پہن کر نہاتا ہو تو حرج نہیں (۱۰) ایسی جگہ نہانا کہ کوئی نہ دیکھے (۱۱) نہاتے وقت کسی قسم کا کلام نہ کرنا (۱۲) کوئی دعا نہ پڑھنا (۱۳) عورتوں کو بیٹھ کر نہانا (۱۴) نہانے کے بعد فوراً کپڑا پہن لینا۔(فتاویٰ عالمگیری، درمختار، بہار شریعت)

استنجاء کا بیان

سوال: استنجاء کسے کہتے ہیں؟

جواب: پیشاب یا پاخانہ کرنے کے بعد بدن پر جو نجاست لگی رہتی ہے اس کے

پاک کرنے کو استنجاء کہتے ہیں۔

سوال: پیشاب کے بعد استنجاء کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: پیشاب کرنے کے بعد پاک مٹی یا کنکر یا پھٹے پرانے کپڑے سے پیشاب سکھائے پھر پانی سے دھو ڈالے۔

سوال: پاخانہ کے بعد استنجاء کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: پاخانہ کے بعد مٹی، کنکر یا پتھر کے تین یا پانچ یا سات ٹکڑوں سے پاخانہ کی جگہ صاف کرے پھر پانی سے دھو ڈالے۔

سوال: استنجاء کا ڈھیلا اور پانی کس ہاتھ سے استعمال کرنا چاہیے؟

جواب: بائیں ہاتھ سے۔

سوال: کن چیزوں سے استنجاء کرنا منع ہے؟

جواب: کسی قسم کا کھانا، ہڈی، گوبر، کوئلہ اور جانور کا چارہ ان سب چیزوں سے استنجاء کرنا منع ہے۔ (بہارِ شریعت)

سوال: کن جگہوں پر پیشاب پاخانہ کرنا منع ہے؟

جواب: کوئیں یا حوض یا چشمہ کے کنارے پانی میں اگرچہ بہتا ہوا ہو، گھاٹ پر، پھل دار درخت کے نیچے، ایسے کھیت میں کہ جس میں کھیتی موجود ہو، سایہ میں جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں۔ مسجد یا عیدگاہ کے پہلو میں، قبرستان یا راستہ میں، جس جگہ جانور بندھے ہوں اور جہاں وضو یا غسل کیا جاتا ہو ان سب جگہوں میں

پاخانہ یا پیشاب کرنا منع ہے۔ (بہار شریعت وغیرہ)

سوال: پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت منہ کس طرف ہونا چاہیے؟

جواب: پاخانہ پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا منع ہے ہمارے ملک کے رہنے والوں کو شمال یا جنوب کی جانب منہ کرنا چاہیے۔

(فتاویٰ عالمگیری، بہارِ شریعت)

پانی کا بیان

سوال: کن پانیوں سے وضو کرنا جائز ہے؟

جواب: برسات کا پانی، ندی نالے، چشمے، سمندر، دریا اور کنویں کا پانی، پگھلی ہوئی برف یا اولے کا پانی، تالاب یا بڑے حوض کا پانی ان سب پانیوں سے وضو کرنا جائز ہے۔ (بہارِ شریعت وغیرہ)

سوال: کن پانیوں سے وضو کرنا جائز نہیں؟

جواب: پھل اور درخت کا نچوڑا ہوا پانی یا وہ پانی جس میں کوئی پاک چیز مل گئی اور نام بدل گیا جیسے شربت، شوربا چائے وغیرہ یا بڑے حوض اور تالاب کا ایسا پانی کہ جس کا رنگ یا بو یا مزہ کسی ناپاک چیز کے مل جانے سے بدل گیا اور چھوٹے حوض یا گھڑے کا وہ پانی کہ جس میں کوئی ناپاک چیز گر گئی ہو یا کوئی ایسا جانور گر کر مر گیا ہو کہ جس میں بہتا ہوا خون ہو اگرچہ پانی کا رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلا ہو اور وہ پانی کہ جو وضو یا غسل کا دھوون ہے ان سب پانیوں سے وضو کرنا جائز

نہیں۔ (بہارِ شریعت وغیرہ)

سوال: دودھ سے وضو کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: دودھ سے وضو کرنا جائز نہیں۔ ہاں اگر اس میں اتنا پانی مل گیا کہ دودھ کا نام بدل کر پانی ہو گیا تو اب اس سے وضو کرنا جائز ہے۔ (بہارِ شریعت وغیرہ)

سوال: کیا وضو اور غسل کے پانی میں کچھ فرق ہے؟

جواب: نہیں، جن پانیوں سے وضو جائز ہے اِن سے غسل بھی جائز ہے اور جن پانیوں سے وضو ناجائز ہے غسل بھی ناجائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، درمختار، بہارِ شریعت)

سوال: کن جانوروں کا جھوٹا پاک ہے؟

جواب: جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ ان کا جھوٹا پاک ہے جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، کبوتر اور فاختہ وغیرہ۔

سوال: کن جانوروں کا جھوٹا مکروہ ہے؟

جواب: گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلی، چوہا، سانپ، چھپکلی اور اُڑنے والے شکاری جانور جیسے شکرا، باز، بہری، چیل اور کوا وغیرہ اور وہ مرغی جو چھوٹی پھرتی ہو اور نجاست پر منہ ڈالتی ہو اور وہ گائے جس کی عادت غلیظ کھانے کی ہو ان سب کا جھوٹا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، بہارِ شریعت)

سوال: کن جانوروں کا جھوٹا ناپاک ہے؟

جواب: سور، کتا، شیر، چیتا، بھیڑیا، ہاتھی، گیدڑ اور دوسرے شکاری چوپائے کا جھوٹا ناپاک ہے۔ (بہارِ شریعت وغیرہ)

کنوئیں کا بیان

سوال: کنواں کیسے ناپاک ہوجاتا ہے؟

جواب: کنوئیں میں آدمی، بیل، بھینس یا بکری مر جائے یا کسی قسم کی کوئی ناپاک چیز گر جائے تو کنواں ناپاک ہوجاتا ہے۔

سوال: اگر کنوئیں میں مرا ہوا جانور پایا گیا اور یہ معلوم نہیں کب گرا ہے تو کنواں کب سے ناپاک مانا جائے گا؟

جواب: جس وقت دیکھا جائے گا اسی وقت سے کنواں ناپاک مانا جائے گا۔ (بہار شریعت)

سوال: کنوئیں میں اگر کوئی جانور گر جائے اور زندہ نکال لیا جائے تو کنواں ناپاک ہوگا یا نہیں؟

جواب: اگر کوئی ایسا جانور گرا کہ اس کا جھوٹا ناپاک ہے۔ جیسے کتا اور گیدڑ وغیرہ تو کنواں ناپاک ہو جائے گا اور اگر وہ جانور گرا کہ جس کا جھوٹا ناپاک نہیں جیسے گائے اور بکری وغیرہ اور ان کے بدن پر نجاست بھی نہ لگی ہو تو گر کر زندہ نکل آنے کی صورت میں جب تک ان کے پاخانہ پیشاب کر دینے کا یقین نہ ہو کنواں ناپاک نہ ہوگا۔ (بہار شریعت)

سوال: کنواں اگر ناپاک ہوجائے تو کتنا پانی نکالا جائے گا؟

جواب: اگر کنوئیں میں نجاست پڑ جائے یا آدمی، بیل، بھینس، بکری یا اتنا ہی بڑا کوئی دوسرا جانور گر کر مر جائے یا دو بلیاں مر جائیں یا مرغی اور بطخ کی بیٹ گر جائے۔ یا مرغا، مرغی، بلی، چوہا، چھپکلی یا اور کوئی بہتے ہوئے خون والا جانور کنوئیں میں مر کر پھول جائے یا پھٹ جائے یا ایسا جانور گر جائے کہ جس کا جھوٹا ناپاک ہے اگرچہ زندہ نکل آئے جیسے سور اور کتا وغیرہ تو ان سب صورتوں میں کل پانی نکالا جائے گا۔

سوال: اگر چوہا یا بلی کنوئیں میں گر کر مر جائے اور پھولنے پھٹنے سے پہلے نکال لی جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: چوہا، چھچھوندر، گوریا، چڑیا، چھپکلی، گرگٹ یا ان کے برابر یا ان سے چھوٹا کوئی بہتے ہوئے خون والا جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے اور پھولنے پھٹنے سے پہلے نکال لیا جائے تو بیس ڈول سے تیس ڈول تک پانی نکالا جائے گا۔

(بہارِ شریعت).

اور اگر بلی، کبوتر، مرغی یا اتنا ہی بڑی کوئی دوسرا جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے اور پھولے پھٹے نہیں تو چالیس ڈول سے ساٹھ ڈول تک پانی نکالا جائے گا۔ (فتاویٰ عالمگیری، بہارِ شریعت)

سوال: ڈول کتنا بڑا ہونا چاہیے؟

جواب: جو ڈول کنوئیں میں پڑا رہتا ہے وہی ڈول معتبر ہے۔ اور اگر کوئی ڈول کنوئیں کے لیے خاص نہ ہو تو ایسا ڈول ہونا چاہیے۔ کہ جس میں ایک صاع یعنی تقریباً سوا پانچ کلو پانی آجائے۔

سوال: جتنا پانی نکالنا ہو اتنا پانی ایک ہی مرتبہ میں نکالنا ضروری ہے یا کئی مرتبہ کر کے بھی نکالنا جائز ہے؟

جواب: بہتر ہے کہ کل پانی ایک ہی مرتبہ میں نکال دیا جائے لیکن اگر کئی مرتبہ کر کے نکالا جائے تو یہ بھی جائز ہے۔ مثلاً ساٹھ ڈول پانی نکالنا ہے تو بیس صبح کو نکالا، بیس دوپہر کو اور بیس شام کو۔ کنوئیں میں بارہ ہاتھ پانی ہے اور کل پانی نکالنا ہے تو چار ہاتھ پانی آج نکالا۔ چار ہاتھ کل اور چار پرسوں تو یہ بھی جائز ہے (بہار شریعت)

سوال: کنواں کا پانی پاک ہو جانے کے بعد کنواں کی دیوار اور ڈول رسی بھی پاک کرنا پڑے گا یا نہیں؟

جواب: کنواں کی دیوار اور ڈول رسی نہیں پاک کرنا پڑے گا۔ پانی کے پاک ہونے کے ساتھ یہ چیزیں بھی پاک ہو جائیں گی۔

سوال: کل پانی نکالنے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: کلِ پانی نکالنے کا مطلب یہ ہے کہ اتنا پانی نکال لیا جائے کہ اب ڈول ڈالیں تو آدھا بھی نہ بھرے۔

سوال: اگر کل پانی نکالنا ہو مگر کنواں ایسا ہو کہ پانی اس کا ٹوٹتا ہی نہ ہو تو اس صورت میں کل پانی کیسے نکالا جائے گا؟

جواب: اگر کنوئیں کا پانی ٹوٹتا ہی نہ ہو تو کل پانی نکالنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اس کے پانی کی گہرائی بانس یا کسی دوسری لکڑی سے صحیح طور پر ناپ لیں اور چند آدمی بہت پھرتی سے سو ڈول مثلاً نکالیں۔ پھر پانی ناپیں جتنا کم ہو اسی حساب سے پانی نکال لیں۔ کنواں پاک ہو جائے گا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ پہلی مرتبہ ناپنے سے معلوم ہوا کہ پانی مثلاً دس ہاتھ ہے۔ پھر سو ڈول نکالنے کے بعد ناپا تو نو ہاتھ رہا تو معلوم ہوا کہ سو ڈول میں ایک ہاتھ کم ہوا تو دس ہاتھ میں کل دس سو یعنی ایک ہزار ڈول ہوئے۔

نماز کے وقتوں کا بیان

سوال: رات اور دن میں کتنے وقتوں کی نماز پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: رات اور دن میں کل پانچ وقتوں کی نماز پڑھنا ضروری ہے۔

سوال: وہ پانچ وقت کون کونسے ہیں؟

جواب: وہ پانچ وقت یہ ہیں۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء

سوال: فجر کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب: اُجالا ہونے سے فجر کا وقت شروع ہوتا ہے اور سورج نکلنے سے پہلے تک

رہتا ہے۔ جب سورج کا ذرا سا کنارا بھی نکل آتا ہے تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

سوال: ظہر کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب: ظہر کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد شروع ہوتا ہے اور ٹھیک دوپہر کے وقت کسی چیز کا جتنا سایہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اسی چیز کا دوگنا سایہ ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

سوال: عصر کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب: ظہر کا وقت ختم ہو جانے سے عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ اور سورج ڈوبنے سے پہلے تک رہتا ہے۔

سوال: مغرب کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب: مغرب کا وقت سورج ڈوبنے کے بعد سے شروع ہو جاتا ہے اور شمالاً جنوباً پھیلی ہوئی سفیدی کے غائب ہونے سے پہلے تک رہتا ہے۔

سوال: عشاء کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب: عشاء کا وقت شمالاً جنوباً پھیلی سفیدی کے غائب ہونے سے شروع ہوتا ہے اور صبح اُجالا ہونے سے پہلے تک رہتا ہے۔

مکروہ وقتوں کا بیان

سوال: کیا رات اور دن میں کچھ وقت ایسے بھی ہیں جن میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے؟

جواب: جی ہاں، سورج نکلنے کے وقت، سورج ڈوبنے کے وقت اور دوپہر کے وقت کسی قسم کی کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں ہاں اگر اس روز عصر کی نماز نہیں پڑھی تو سورج ڈوبنے کے وقت پڑھ لے مگر اتنی تاخیر کرنا سخت گناہ ہے۔ (بہارِ شریعت)

سوال: سورج نکلنے کے وقت کتنی دیر نماز پڑھنا جائز نہیں؟

جواب: جب سورج کا کنارا ظاہر ہو اس وقت سے لے کر تقریباً بیس منٹ تک نماز پڑھنا جائز نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

سوال: اور سورج ڈوبنے کے وقت کب سے کب تک نماز پڑھنا جائز نہیں ہے؟

جواب: جب سورج پر نظر ٹھہرنے لگے اس وقت سے لے کر ڈوبنے تک نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اور یہ وقت بھی تقریباً بیس منٹ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

سوال: دوپہر کے وقت کب سے کب تک نماز پڑھنا جائز نہیں؟

جواب: نصف النہار شرعی سے نصف النہار حقیقی تک نماز پڑھنا جائز نہیں۔ جس کا بیان "بہارِ شریعت" میں پڑھو گے۔

تعداد رکعت اور نیت کا بیان

سوال: فجر کے وقت کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب: فجر کے وقت کل چار رکعت نماز پڑھی جاتی ہے۔

پہلے دو رکعت سنت، پھر دو رکعت فرض

سوال: دو رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

جواب: فجر کے وقت دو رکعت سنت کی نیت اس طرح کی جاتی ہے نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت فجر کی اللہ تعالیٰ کے لیے، سنت رسول اللہ کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر

سوال: پھر دو رکعت فرض کی نیت کیسے کی جاتی ہے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت فرض نماز فجر کی اللہ تعالیٰ کے لیے (اگر مقتدی، ہو تو اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر

سوال: ظہر کے وقت کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب: ظہر کے وقت کل بارہ رکعت نماز پڑھی جاتی ہے۔ پہلے چار رکعت سنت، پھر چار رکعت فرض، پھر دو رکعت سنت پھر دو رکعت نفل

سوال: چار رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

جواب: ظہر کے وقت چار رکعت سنت کی نیت اس طرح کی جاتی ہے۔ نیت کی

میں نے چار رکعت نماز سنت ظہر کی اللہ تعالیٰ کے لیے سنت رسول اللہ کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

سوال: پھر چار رکعت فرض کی نیت کیسے کی جاتی ہے؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعت نماز فرض ظہر کی اللہ تعالیٰ کے لیے (اگر مقتدی ہو تو اتنا اور کہے "پیچھے اس امام کے") منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

سوال: پھر دو رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت ظہر کی اللہ تعالیٰ کے لیے سنت رسول اللہ کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

سوال: پھر دو رکعت نفل کی نیت کیسے کی جاتی ہے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

سوال: کیا نفل میں وقت کی نیت نہیں کی جاتی ہے؟

جواب: نہیں، نفل میں وقت کی نیت نہیں کی جاتی ہے۔

سوال: عصر کے وقت کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب: عصر کے وقت کل آٹھ رکعت نماز پڑھی جاتی ہے۔ پہلے چار رکعت سنت پھر چار رکعت فرض۔

سوال: عصر کے وقت چار رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعت نماز سنت عصر کی اللہ تعالیٰ کے لیے سنت رسول اللہ کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

سوال: پھر چار رکعت فرض کی نیت کیسے کی جاتی ہے؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعت نماز فرض عصر کی اللہ تعالیٰ کے لیے (اگر مقتدی ہو تو اتنا اور کہے "پیچھے اس امام کے") منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر

سوال: مغرب کی وقت کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب: مغرب کے وقت کل سات رکعت نماز پڑھی جاتی ہے۔

پہلے تین رکعت فرض پھر دو رکعت سنت پھر دو رکعت نفل۔

سوال: تین رکعت فرض کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

جواب: نیت کی میں نے تین رکعت نماز فرض مغرب کی اللہ تعالیٰ کے لیے (اگر مقتدی ہو تو اتنا اور کہے "پیچھے اس امام کے") منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر

سوال: اور مغرب کے وقت دو رکعت سنت کی نیت کیسے کرے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت مغرب کی اللہ تعالیٰ کے لیے سنت رسول اللہ کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

سوال: پھر دو رکعت نفل کی نیت کیسے کی جاتی ہے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا کعبہ

شریف کی طرف اللہ اکبر۔

سوال: عشاء کے وقت کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب: عشاء کے وقت کل سترہ رکعت نماز پڑھی جاتی ہے۔ پہلے چار رکعت سنت، پھر چار رکعت فرض، پھر دو رکعت سنت پھر دو رکعت نفل، اسکے بعد تین رکعت وتر واجب، پھر دو رکعت نفل۔

سوال: عشاء کے وقت چار رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعت نماز سنت عشاء کی اللہ تعالیٰ کے لیے سنت رسول اللہ کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

سوال: پھر چار رکعت فرض کی نیت کیسے کرے؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعت نماز فرض عشاء کی اللہ تعالیٰ کے لیے، (اگر مقتدی ہو تو اتنا اور کہے "پیچھے اس امام کے") منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

سوال: پھر دو رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت عشاء کی اللہ تعالیٰ کے لیے سنت رسول اللہ کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

سوال: پھر دو رکعت نفل کی نیت کیسے کرے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

سوال: پھر وتر کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

جواب: نیت کی میں نے تین رکعت نماز واجب وتر کی اللہ تعالیٰ کے لیے (اور

اگر رمضان کے مہینہ میں امام کے پیچھے پڑھ رہا ہو تو اتنا اور کہے "پیچھے اس امام کے (منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

سوال: پھر دو رکعت نفل کی نیت کیسے کرے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

سوال: دل میں ہے کہ فجر کی نماز پڑھ رہے ہیں مگر زبان سے نکل گیا ظہر۔ یا دل میں ہے کہ عصر کی نماز پڑھ رہے ہیں۔ لیکن غلطی سے کہہ دیا عشاء تو فجر اور عصر کی نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب: ہو جائے گی۔ (درمختار، بہار شریعت)

سوال: دل میں ہے کہ فرض نماز پڑھ رہے ہیں لیکن زبان سے نفل یا سنت کا لفظ نکل گیا تو فرض نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب: فرض نماز ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت)

سوال: دل میں ہے کہ چار رکعت فرض پڑھ رہا ہے اور زبان سے نکل گیا دو رکعت مگر اس نے چار رکعت پڑھ کر سلام پھیرا تو چار رکعت فرض ہو گی یا نہیں؟

جواب: چار رکعت فرض نماز ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت)



اسلامی آداب

قرآن شریف پر کتاب وغیرہ کوئی چیز ہرگز نہ رکھو، مسئلہ مسائل کی کتابوں پر بھی دوات اور قلمدان وغیرہ کوئی چیز نہ رکھو، دوسری کتابوں کا بھی ادب کرو، انہیں پاؤں کے پاس نہ رکھو، پاؤں سے نہ ٹھکراؤ انہیں زمین پر نہ رکھو، خوب سنبھال کر رکھو، چیر پھاڑ کر خراب نہ کرو اپنے املا اور نقل وغیرہ کی کاپیاں و دکانداروں کو ہرگز نہ دو انہیں کسی محفوظ جگہ میں گاڑ دو۔ قرآن مجید یا کتابِ وغیرہ کا ٹکڑا نہ پھینکو اور کسی جگہ پڑا ہوا دیکھو تو اٹھا کر کسی اچھی جگہ رکھ دو کہ پاؤں کے نیچے نہ آئے، بے ادبی سے بچے۔ پارہ اور قرآن مجید رحل وغیرہ کسی اونچی چیز پر رکھ کر پڑھو ٹاٹ یا چٹائی پر اسے ہرگز نہ رکھو اور پڑھنے کے بعد الماری یا طاق وغیرہ کسی اونچی جگہ میں رکھو، اور قرآن شریف ختم ہو جانے کے بعد بھی روزانہ صبح کو پڑھا کرو اور تلاوت شروع کرنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ لیا کرو۔

حضرت انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نام ادب سے لو، نام سے پہلے "حضرت" اور نام لینے کے بعد علیہ الصلوٰۃ والسلام کہو، ان کی شان میں کوئی ایسا لفظ نہ بولو کہ جس سے بے ادبی کا شبہ ہو۔ اور حضرات اولیائے کرام کے نام بھی ادب سے

لو۔ان کی شان میں کسی قسم کی گستاخی اور بے ادبی ہرگز نہ کرو اہلسنت و جماعت کے عالموں سے ادب کے ساتھ ملو ان سے سلام اور مصافحہ کرو اور کبھی ان کی مجلس میں بیٹھا کرو، اور دیوبندی وہابی، رافضی وغیرہ گمراہ فرقوں اور ان کے مولویوں سے دور رہو کہ ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے ایمان کا خطرہ ہے۔ اچھے آدمی کو دوست بناؤ بُرے آدمی سے دوستی ہرگز نہ کرو۔ تاڑی اور شراب پینے والوں کے پاس مت بیٹھو ان سے دور رہو۔ ناچ اور سینما کے قریب ہرگز مت جاؤ۔ نظم اور نعت شریف پڑھو۔ گانا مت گاؤ اور ریڈیو سے گانا بجانا مت سنو، بیڑی اور سگریٹ پینے کی عادت مت ڈالو۔

ماں باپ کو سلام کرو یعنی السلام علیکم کہو، ہاتھ یا انگلی کے اشارہ سے سلام نہ کرو اور مدرسہ میں پہنچو تو استاد کو سلام کرو۔ اور واپس آؤ تو پھر سلام کرو۔ جو مسلمان ظاہر میں نیک ہو اسے سلام کرو۔ وہابی، دیوبندی اور رافضی وغیرہ گمراہ فرقہ کے لوگوں کو سلام ہرگز نہ کرو جب تمہیں کوئی سلام کرے تو وعلیکم السلام کہو۔ ہاتھ یا انگلی کے اشارہ سے سلام کا جواب نہیں ہوگا۔ سلام کرنا سنت ہے اور سلام کا جواب دینا واجب یعنی ضروری ہے۔ اگر کوئی کافر یا بدمذہب تمہیں سلام کرے تو ھَدَاکَ اللّٰہ کہو۔

جو شخص نماز یا قرآن پڑھ رہا ہو اسے سلام نہ کرو جو لوگ قرآن شریف یا وعظ سننے اور سنانے میں مشغول ہوں انہیں بھی سلام نہ کرو۔ جو شخص وظیفہ میں ہو اسے سلام نہ کرو۔ اور جو لوگ علم دین پڑھنے یا پڑھانے میں مشغول ہوں انہیں بھی سلام نہ کرو۔ جو شخص پاخانہ پیشاب کر رہا ہو یا کھانا کھا رہا ہو تو اسے سلام نہ کرو۔ اور اذان و تکبیر کے وقت کسی کو سلام نہ کرو۔

درود شریف کی فضیلت

درود شریف پڑھنے والے پر خدائے تعالیٰ اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے اس کے مال اور اولاد میں برکت دیتا ہے۔ اس کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے۔ اس کے مرتبہ کو زیادہ بلند کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بہت خوش ہوتا ہے ناراض نہیں ہوتا۔

درود شریف

(۱) صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔

(۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَاوَمَوْلَانَامُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَامُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

(۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَامُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَامُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

کچھ اور دُعائیں

۱۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھو اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ.

۲۔ مسجد سے نکلتے وقت یہ دُعا پڑھو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ.

۳۔ چاند دیکھ کر یہ دُعا پڑھو اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ یَاھِلَالُ.

۴۔ جب آسمان سے تارا ٹوٹتا دیکھو تو نگاہ نیچی کرو اور یہ دعا پڑھو۔ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ.

۵۔ کشتی پر سوار ہوتے وقت یہ دُعا پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ.

۶۔ موٹر، ٹرین اور رکشہ وغیرہ پر سوار ہوتے وقت یہ دُعا پڑھو۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ ط وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔

۷۔ جب بُرا خواب دیکھو اور بیدار ہو جاؤ تو تین بار تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ

مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط پڑھو اور تین بار بائیں طرف تھوکو، پھر سونا چاہو تو کروٹ بدل کر سوؤ۔

۸۔ جب سوکر اٹھو تو یہ دُعا پڑھو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔

۹۔ استنجا خانہ میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثْ۔

۱۰۔ استنجا خانہ سے نکل کر یہ دُعا پڑھو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔

۱۱۔ بدن میں کسی جگہ درد ہو تو اس مقام پر داہنا ہاتھ سات مرتبہ پھیرو اور یہ دُعا پڑھو۔ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ۔

۱۲۔ اندھے، لنگڑے اور کوڑھی وغیرہ کسی مصیبت زدہ کو دیکھو تو یہ دُعا پڑھو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔



اسلامی کلمے مترجم

اول کلمہ طیّبہ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدائے تعالیٰ کے رسول ہیں۔

دوسرا کلمہ شہادت: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدائے تعالیٰ کے پیارے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔

ترجمہ: خدائے تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے اور خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور طاقت اور قوت دینے والا صرف خدائے بزرگ و برتر ہے۔

چوتھا کلمہ توحید:

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ ؕ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے وہی زندگی دیتا ہے۔ اور وہی موت دیتا ہے اور وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا اسی کے دستِ قدرت میں ہر قسم کی بھلائی ہے اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے۔

پانچواں کلمہ استغفار:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاءً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْٓ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

ترجمہ: میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے۔ ہر گناہ سے جو میں نے کیا خواہ جان کر بے جانے، چھپ کر یا کھلم کھلا اور میں اُس کی طرف توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جسے میں جانتا ہوں اور اُس گناہ سے جسے میں نہیں جانتا یقیناً تو

ہر غیب کو خوب جاننے والا ہے اور تو ہی غیبوں کو چھپانے والا ہے۔ اور گناہوں کو بخشنے والا ہے اور گناہوں سے باز رہنے اور نیکی کی قوت اللہ ہی سے ہے جو بلند مرتبہ والا اور عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ ردّ کفر:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ وَالْمَعَاصِیْ کُلِّھَا وَاَسْلَمْتُ وَاٰمَنْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم)

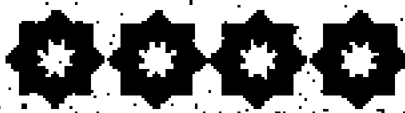
ترجمہ: اے اللہ! بیشک میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیرے ساتھ کسی کو شریک کرنے سے کہ جس کو میں جانتا ہوں اور معافی چاہتا ہوں میں تجھ سے اس چیز کے بارے میں کہ جس کو میں نہیں جانتا ہوں۔ توبہ کی میں نے اس سے اور بیزار ہوا میں کفر سے، شرک سے اور ہر قسم کے گناہوں سے اور اسلام لایا میں اور ایمان لایا میں اور میں کہتا ہوں کہ خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدائے تعالیٰ کے رسول ہیں۔

ایمان مجمل اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ۔

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے سب حکموں کو قبول کیا۔

ایمان مفصّل: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر، اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ تقدیر کی اچھائی اور برائی اللہ کی طرف سے ہے اور میں اس بات پر ایمان لایا کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے۔



کتاب الایمان

اسلامی عقائد کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

سوال: اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہمیں کیسا عقیدہ رکھنا چاہیے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ آسمان و زمین اور ساری مخلوقات کا پیدا کرنے والا وہی ہے۔ چاند سورج اور ستاروں کا نکلنا ڈوبنا سب اسی کے حکم سے ہے وہی عبادت و پرستش کا مستحق ہے۔ دوسرا کوئی مستحقِ عبادت نہیں۔ وہ بے پروا ہے کسی کا محتاج نہیں اور تمام جہاں اس کا محتاج ہے۔ وہی سب کو روزی دیتا ہے۔ امیری، غریبی اور عزت و ذلت سب اسی کے اختیار میں ہے جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔ آرام و تکلیف اور موت و زندگی سب اسی کے حکم سے ہے۔ اس کا ہر کام حکمت ہے بندوں کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے اس کی نعمتیں اور اس کے احسان بے انتہا ہیں۔ وہ ہر کھلی اور چھپی چیز کو جانتا ہے۔ کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔ وہ ہر کمال و خوبی والا ہے۔ جھوٹ دغا، خیانت ظلم و جہل اور بے حیائی وغیرہ ہر عیب سے پاک ہے اس

کے لیے کسی قسم کا عیب ماننا کفر ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کا ایک ہونا کہاں سے ثابت ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا ایک ہونا قرآن شریف کی بے شمار آیتوں سے ثابت ہے۔ ان میں سے چند آیتیں یہ ہیں۔ پارہ عم میں ہے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یعنی اے پیارے رسول! تم فرما دو کہ وہ اللہ یکتا ہے۔ اور پارہ دوم رکوع ۴ میں ہے وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط یعنی تمہارا معبود ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں اور پارہ ۲۸ رکوع ۶ میں ہے هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط یعنی وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

سوال: اگر اللہ کے سوا اور اللہ ہوتے تو کیا خرابی ہوتی؟

جواب: اگر اللہ کے سوا اور اللہ ہوتے تو ایک کہتا کہ میں گرمی پیدا کروں گا اور دوسرا کہتا کہ میں سردی پیدا کروں گا ایک کہتا میں مغرب میں سورج ڈوباؤں گا اور دوسرا کہتا کہ میں مشرق میں سورج ڈوباؤں گا تو زمین و آسمان کا موجودہ نظام درہم برہم ہو جاتا جیسا کہ قرآن مجید پارہ ۱۷ رکوع ۲ میں ہے لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔ یعنی اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور خدا ہوتے تو وہ ضرور تباہ ہو جاتے۔

سوال: کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ زمین و آسمان اور دنیا کی دوسری چیزیں انسان، حیوان اور پہاڑ وغیرہ خود بخود بن گئے ہوں؟

جواب: نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اس لیے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ قلم اور پنسل وغیرہ چھوٹی سے چھوٹی چیز بغیر کسی کے بنائے نہیں بنتی تو آسمان و زمین اور بڑے بڑے پہاڑ وغیرہ بغیر کسی کے بنائے کیسے بن سکتے ہیں۔

سوال: اگر کوئی مسلمان کہے کہ خدا کوئی چیز نہیں۔ زمین و آسمان وغیرہ بغیر کسی کے بنائے خود بخود بن گئے ہیں تو اسکے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا کہنے والا دائرہ اسلام سے نکل کر کافر و مرتد ہو گیا۔

سوال: بعض جاہل اللہ تعالیٰ کو بڑھو کہتے ہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی شان میں ایسا لفظ بولنا کفر ہے۔

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ اوپر والا جیسا چاہے گا ویسا ہو گا۔ اور کہتے ہیں کہ اوپر اللہ ہے نیچے تم ہو یا اس طرح کہتے ہیں کہ اوپر اللہ ہے نیچے پنچ ہے تو ان جملوں میں کوئی خرابی تو نہیں ہے؟

جواب: بیشک خرابی ہے یہ سب جملے گمراہی کے ہیں۔ مسلمانوں کو ان سے پرہیز کرنا نہایت ضروری ہے۔

سوال: براہِ کرم وہ جملے بتائیں جن کا بولنا مناسب ہو؟

جواب: (۱) اللہ رب العزت جیسا چاہے گا ویسا ہوگا (۲) حقیقی مدد اللہ کی ہے، پھر تمہاری، پہلے سہارا اللہ کا ہے پھر تمہارا (۳) باطن میں اللہ مددگار ظاہر میں پنج۔

ملائکہ (فرشتے)

سوال: فرشتے کیا کرتے ہیں؟

جواب: فرشتے زمین و آسمان کے سارے انتظامات کرتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ کی بارگاہ سے وہ مختلف کاموں کے لیے مقرر کیے گئے ہیں۔ بعض کو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی خدمت میں خدائے تعالیٰ کا پیغام لانے پر مقرر کیا گیا اور بعض کے ذمے پانی برسانے کی خدمت سپرد کی گئی۔ کسی کو ہوا چلانے پر مقرر کیا گیا۔ کسی کے متعلق روزی پہنچانے، کسی کو ذمہ ماں کے پیٹ میں بچہ کی صورت بنانے، کسی کے متعلق انسان کے بدن میں تصرف کرنے کسی کے ذمہ صور پھونکنے اور کسی کو دشمنوں سے انسان کی حفاظت کرنے پر مقرر کیا گیا ہے۔ اور کچھ فرشتے اس کام پر مقرر ہیں کہ دنیا میں پھرتے رہیں اور جہاں قرآن مجید پڑھایا جاتا ہو، علم دین کی تعلیم ہوتی ہو، درود شریف پڑھا جاتا ہو یا اللہ و رسول کا ذکر ہوتا ہو، محفل میلاد ہو وہاں پہنچ کر حاضرین کا نام لکھیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان

کی شرکت کی گواہی دیں اور کچھ فرشتے انسانوں کے اچھے بُرے اعمال لکھنے پر مقرر ہیں جن کو کراماً کاتبین کہتے ہیں اور بہت سے فرشتوں کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے لیے مقرر کیا گیا ہے اور کچھ فرشتے حضور کے دربار میں مسلمانوں کے صلاۃ وسلام پہنچانے پر مقرر ہیں۔ اور بعض کے ذمہ روحوں کا قبض کرنا ہے اور بعض فرشتے قبر میں مردوں سے سوال کرنے پر مقرر ہیں جن کو منکر نکیر کہتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے کام ہیں۔ جو فرشتے انجام دیتے رہتے ہیں۔

سوال: کیا فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے؟

جواب: نہیں ہرگز نہیں۔ فرشتے وہی کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے اس کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے۔ نہ قصداً نہ سہواً وہ اللہ تعالیٰ کے معصوم بندے ہیں اور ہر قسم کے چھوٹے بڑے گناہ سے پاک ہیں۔

سوال: سنا ہے کہ کسی گاؤں یا شہر کے کسی محلہ میں ایک نام کے دو آدمی ہوتے ہیں تو جان نکالنے میں فرشتے کبھی کبھی غلطی کر جاتے ہیں کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: نہیں ایسا نہیں ہوسکتا فرشتے اس قسم کی غلطی ہرگز نہیں کرتے قرآن مجید پارہ ۲۸ رکوع ۱۹ میں ہے۔ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ یعنی فرشتوں کو جو حکم ہوتا

ہے وہی کرتے ہیں۔

سوال: کیا فرشتے انسان کی شکل اختیار کر سکتے ہیں؟

جواب: ہاں فرشتے انسان کی شکل اختیار کر سکتے ہیں۔

سوال: یہ کہنا کہ فرشتے کوئی چیز نہیں یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کی قوت کا نام ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔ (بہارِ شریعت)

اللہ تعالیٰ کی کتابیں

سوال: اللہ تعالیٰ نے کتابوں کو کس لئے نازل فرمایا؟

جواب: اپنے بندوں کو صحیح راستہ دکھانے کے لیے نازل فرمایا تاکہ بندے اللہ اور اس کے رسول کو مانیں اور ان کی مرضی کے مطابق کام کریں۔

سوال: یہ کیسے معلوم ہوا کہ توریت، زبور اور انجیل اللہ تعالیٰ کی کتابیں ہیں؟

جواب: قرآن مجید سے ثابت ہے کہ یہ تینوں کتابیں اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی ہیں۔

سوال: قرآن مجید کا اللہ تعالیٰ کی کتاب ہونا کیسے معلوم ہوا؟

جواب: عرب کے لوگ جو قرآن مجید کے مخالف تھے انہوں نے کہا کہ یہ خدا کی کتاب نہیں ہے تو ان سے کہا گیا کہ اگر یہ کسی انسان کی بنائی ہوئی کتاب ہے تو

تم اس کے مثل دس سورتیں بنا ڈالو۔ وہ لوگ نہیں بنا سکے۔ کہا گیا اچھا ایک ہی سورت بنا کے لے آؤ۔ تو وہ لوگ ایک سورت بھی نہیں بنا سکے۔ خدائے تعالیٰ نے فرمایا تم قرآن مجید کے مثل ایک سورت بھی ہرگز نہیں بنا سکتے بلکہ یہاں تک فرمایا کہ اگر تم انسان اور جنات مل کر کوشش کریں تب بھی قرآن مجید کی مثل نہیں بنا سکتے۔ چنانچہ مخالفین نے بڑی کوشش کی مگر عربی زبانی کے ماہر ہونے کے باوجود ایک سورت بھی نہیں بنا سکے اور تقریباً چودہ سو برس میں قرآن مجید کے بہت سے دشمن عربی زبان کے ماہر ہوئے۔ لیکن کوئی بھی آج تک ایک سورت نہیں بنا سکا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔

سوال: پورا قرآن کریم ایک ہی دفعہ اکٹھا نازل ہوا یا تھوڑا تھوڑا؟

جواب: پورا قرآن کریم ایک دفعہ اکٹھا نہیں نازل ہوا بلکہ لوگوں کی ضرورت کے مطابق تئیس برس تک تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔

سوال: قرآن مجید کس طرح نازل ہوا؟

جواب: قرآن مجید اس طرح نازل ہوا کہ حضرت جبریل علیہ السلام قرآن مجید کی آیتوں کو لے آتے اور حضور کے سامنے پڑھتے حضور اسے یاد کر کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سناتے صحابہ اسے حفظ کر لیتے اور کاغذ پر چمڑہ، ہڈی

وغیرہ پر لکھ لیتے تھے۔

سوال: قرآن مجید پہلے کس جگہ نازل ہوا؟

جواب: مکہ معظّمہ میں ایک پہاڑ ہے جس کا نام حرا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی پہاڑ کے ایک غار میں عبادت کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔ قرآن مجید سب سے پہلے اسی حرا پہاڑ کے غار میں نازل ہوا۔

سوال: سب سے پہلے کون سی آیت نازل ہوئی؟

جواب: سب سے پہلے سورہ اقراء کے شروع کی پانچ آیتیں نازل ہوئیں۔

سوال: سب کے آخر میں کونسی آیت نازل ہوئی؟

جواب: سب کے آخر میں تیسرے پارہ کی آیت کریمہ وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَى اللّٰهِ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر جلد ثانی ۳۸۰)

سوال: کیا قرآن مجید کی ہر سورت پر ایمان لانا ضروری ہے؟

جواب: ہاں قرآن مجید کی ہر سورت اور ہر آیت پر ایمان لانا ضروری ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ جیسا قرآن مجید حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا تھا اب ویسا نہیں ہے بلکہ گھٹا بڑھا دیا گیا ہے تو ایسے شخص کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا کہنے والا کافر اور مرتد ہے۔ (بہارِ شریعت)

انبیاء کرام علیہم الصّلوٰۃ والسلام

سوال: انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نام بتائیے؟

جواب: سب انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نام تو معلوم نہیں ہاں جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے ان کے نام یہ ہیں:

حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام، حضرت اسحٰق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت الیسع علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت ذوالکفل علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام اور ہمارے سرکار حضور پرنور سید المرسلین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

سوال: انبیائے کرام علیہم السلام کا مرتبہ بیان فرمائیے؟

جواب: انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے ہوتے

ہیں۔ان کا مرتبہ بہت بلند ہے۔کوئی شخص خواہ کتنا ہی بڑا ہو کسی نبی کے مرتبہ کو ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔وہ معصوم ہوتے ہیں۔ان کا حکم ماننا اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا ہے۔ ان میں سے کسی کی شان میں ادنیٰ گستاخی کرنا کفر ہے۔اللہ تعالیٰ نے انہیں غیب کا علم عطا فرمایا ہے۔یعنی زمین و آسمان کا ذرہ ذرہ اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب ان کے علم میں ہوتا ہے۔

سوال: کیا کوئی آدمی عبادت و ریاضت کے ذریعہ نبی بن سکتا ہے؟

جواب: نہیں ہرگز نہیں، نبوت و رسالت اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے دیتا ہے۔عبادت و ریاضت کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔

سوال: کیا جن اور فرشتوں میں بھی نبی ہوتے ہیں؟

جواب: نہیں، نبی صرف انسانوں میں سے ہوتے ہیں اور مرد نبی ہوتا ہے۔ عورت نبی نہیں ہوتی۔

سوال: معصوم کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہو اور اس وجہ سے گناہ اس سے ناممکن ہو۔

سوال: کیا انبیائے کرام کے علاوہ اور بھی کوئی معصوم ہوتا ہے؟

جواب: ہاں فرشتے بھی معصوم ہوتے ہیں اور ان کے علاوہ کوئی تیسرا معصوم نہیں ہوتا۔

سوال: کیا امام اور ولی بھی معصوم ہوتے ہیں؟

جواب: نہیں، انبیاء اور فرشتوں کے سوا کوئی بھی معصوم نہیں ہوتا ہاں اولیائے کرام و بزرگان دین کو اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے گناہوں سے بچاتا ہے مگر معصوم صرف انبیاء اور فرشتے ہی ہوتے ہیں۔

سوال: اُمتی کو مرتبہ میں کسی نبی سے افضل یا برابر بتانا کیسا ہے؟

جواب: اُمتی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتانا کفر ہے۔

سوال: کیا اُمتی عمل میں اپنے نبی سے بڑھ سکتا ہے؟

جواب: نہیں، ہرگز نہیں اُمتی کو عمل میں نبی سے بڑھ کر ماننا گمراہی ہے۔

سوال: کیا انبیائے کرام علیہم السلام زندہ ہیں؟

جواب: بیشک سب انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنے مزاروں میں زندہ ہیں۔

سوال: اس پر کیا دلیل ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام اپنے مزاروں میں زندہ ہیں؟

جواب: حدیث شریف میں ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ

یعنی خدائے تعالیٰ نے زمین پر انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام فرمادیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ ہیں رزق دیے جاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف ۱۲۱)

اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''پیغمبر خدا زندہ است بحقیقت حیات دنیاوی، یعنی اللہ تعالیٰ کے نبی دنیوی زندگی کی حقیقت کے ساتھ زندہ ہیں۔

سوال: جو شخص انبیائے کرام کے بارے میں کہے کہ ''مر کر مٹی میں مل گئے ہیں، تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا کہنے والا گمراہ، بدمذہب، خبیث ہے۔ (بہارِ شریعت)

سوال: کیا انبیائے کرام علیہم السلام کے علاوہ اولیائے عظام اور علمائے دین کے جسم کو مٹی نہیں کھاتی؟۔

جواب: ہاں، انبیاء کرام کے علاوہ اولیائے عظام، علمائے دین، شہدائے اسلام، حافظ قرآن جو کہ قرآن مجید پر عمل کرتا ہو، وہ شخص جو اللہ و رسول سے غایت درجہ محبت رکھتا ہو، وہ جسم کہ جس نے کبھی گناہ نہ کیا ہو، وہ شخص کہ اکثر درود شریف پڑھتا رہتا ہو ان سب کے جسموں کو بھی مٹی نہیں کھا سکتی۔ (بہارِ شریعت)

سیدالانبیاء علیہ التحیۃ والثناء

سوال: سیدالانبیاء کون ہیں؟

جواب: سیدالانبیاء یعنی تمام انبیاء سے افضل اور ان کے سردار پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

سوال: اس پر کیا دلیل ہے کہ ہمارے پیغمبر تمام انبیاء کے سردار ہیں؟

جواب: قرآن مجید کی بہت سی آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہے کہ ہمارے پیغمبر تمام انبیاء کے سردار ہیں حضور نے خود فرمایا ہے اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یعنی میں قیامت کے روز اولاد آدم علیہ السلام کا سردار ہوں گا اور ظاہر ہے کہ اولاد آدم میں سب انبیائے کرام علیہم السلام داخل ہیں تو معلوم ہوا کہ ہمارے پیغمبر تمام انبیاء کے سردار ہیں۔

سوال: ہمارے حضور کی کچھ اور خوبیاں بیان کیجئے؟

جواب: ہمارے حضور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ عزت و بزرگی والے ہیں۔ آپ نبی الانبیاء ہیں یعنی تمام انبیاء حضور کے اُمتی ہیں۔ قرآن مجید میں ہے کہ آپ خاتمہ النبین ہیں یعنی آپ کے بعد کوئی نبی نہیں پیدا ہوگا حضور نے خود فرمایا اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ (مشکوٰۃ شریف ۴۶۵) یعنی میں خاتم النبین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں پیدا ہوگا۔ ساری مخلوقات خدائے تعالیٰ کی رضا چاہتی ہے اور خدائے تعالیٰ حضور کی رضا چاہتا ہے۔ حضور کی فرماں برادری اللہ تعالیٰ ہی کی فرماں برادری ہے اور حضور کی بے ادبی اللہ تعالیٰ کی بے ادبی ہے۔ حضو کو سارے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی گئیں اگر حضور

چاہتے تو آپ کے ساتھ سونے کے پہاڑ چلتے۔ ہمارے حضور غیب کی باتیں بتاتے تھے۔ زمین وآسمان کی ساری چیزیں آپ پر ظاہر تھیں۔ دنیا کے ہر گوشے اور ہر کونے میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے حضور اسے اس طرح ملاحظہ فرماتے ہیں جیسے کوئی اپنی ہتھیلی دیکھے۔ اوپر، نیچے، آگے اور پیٹھ کے پیچھے یکساں دیکھتے تھے۔ آپ کے لیے کوئی چیز آڑ نہیں بن سکتی۔ حضور جانتے ہیں کہ زمین کے اندر کیا ہو رہا ہے۔ خشوع جو دل کی ایک کیفیت کا نام ہے حضور اسے بھی ملاحظہ فرماتے ہیں۔ ہمارے چلنے پھرنے، اٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے وغیرہ ہر قول و فعل کی حضور کو ہر وقت خبر ہے۔

ہمارے رسول نہایت حسین اور خوبصورت تھے۔ گول چہرہ چاند سے زیادہ روشن و چمکدار تھا۔ آپ کا قد نہ بہت اونچا تھا اور نہ بہت نیچا بلکہ درمیانی تھا لیکن مجمع میں آپ سب سے اونچے نظر آتے تھے۔ پشت پر کبوتر کے انڈے کے برابر ابھرا ہوا حصہ تھا جسے مُہر نبوت کہتے ہیں۔ اس میں کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا۔ دھوپ، چاندنی اور چراغ کی روشنی میں آپ کے جسم کا سایہ نہیں پڑتا تھا۔ آپ کا پسینہ موتی کی طرح چمکدار اور مشک وعنبر سے زیادہ خوشبودار تھا۔ جس راستے سے گذر جاتے پورا راستہ جسم اطہر کی خوشبو سے مہک جاتا۔ بغل شریف کے پسینہ

سے ایک دولہن معطر کی گئی تو پشت در پشت اس کی اولاد میں خوشبو کا اثر پایا جاتا تھا۔

سوال: ہمارے سرکار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عرب کے کس خاندان میں پیدا ہوئے؟

جواب: حضور خاندان قریش میں پیدا ہوئے جو عرب کے تمام خاندانوں میں سب سے اعلیٰ خاندان تھا۔ پھر قریش کی ایک شاخ قبیلہ بنی ہاشم تھی جو دوسری شاخوں سے زیادہ عزت رکھتی تھی حضور اسی شاخ بنو ہاشم سے تھے اسی لیے آپ کو قریشی ہاشمی کہا جاتا ہے۔

سوال: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد اور والدہ کا نام کیا تھا؟

جواب: تم "اسلامی تعلیم" کے پہلے حصہ میں پڑھ چکے ہو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد کا نام حضرت عبداللہ اور والدہ کا نام حضرت آمنہ تھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

سوال: حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا کب انتقال ہوا؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیدائش سے دو ماہ پہلے آپ کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکہ معظمہ میں انتقال ہوا۔ اور جب حضور چھ سال کے ہوئے تو آپ کی والدہ آپ کو لے کر مدینہ طیبہ گئیں واپس ہوئیں تو مقام ابوا میں ان کا بھی انتقال ہو گیا۔

سوال: والدہ کے انتقال کے بعد حضور کس کی پرورش میں رہے؟

جواب: والدہ کے انتقال کے بعد حضور اپنے دادا عبدالمطلب کی پرورش میں رہے۔ پھر جب حضور کی عمر مبارک آٹھ سال کی ہوئی تو آپ کے دادا عبدالمطلب کا بھی انتقال ہوگیا پھر اپنے چچا ابوطالب کی سرپرستی میں رہے یہاں تک کہ خوب بڑے ہوگئے۔

سوال: ہمارے حضور کی شادی کتنی عمر میں ہوئی؟

جواب: ہمارے حضور کی پہلی شادی پچیس سال کی عمر میں ہوئی۔

سوال: آپ کی پہلی بیوی کا نام کیا تھا؟

جواب: آپ کی پہلی بیوی کا نام حضرت خدیجہ تھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

سوال: ہمارے حضور نے چالیس سال کی عمر میں اپنے نبی ہونے کو ظاہر فرمایا ویسے آپ حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے پہلے ہی نبی تھے جیسا کہ خود ارشاد فرمایا ہے کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ص ۳۶۳)

میں اس وقت نبی تھا جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے یعنی ان کا جسم تیار تھا مگر اس میں روح داخل نہ ہوئی تھی۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

سوال: صحابی کسے کہتے ہیں؟

جواب: صحابی اس شخص کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں حضور کو دیکھا اور ایمان کی حالت میں اس کی وفات ہوئی۔

سوال: صحابہ میں سب سے بڑا مرتبہ کس کا ہے؟

جواب: صحابہ میں سب سے بڑا مرتبہ خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے پھر دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ہے پھر تیسرے خلیفہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے اور پھر چوتھے خلیفہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ ہے۔ پھر باقی عشرہ مبشرہ کا پھر اصحاب بدر اور اصحاب اُحد کا مرتبہ ہے پھر باقی اصحاب بیعتہ الرضوان کا اور پھر باقی صحابہ کا مرتبہ ہے رضی اللہ عنہم۔

سوال: خلیفہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: خلیفہ کے معنی قائم مقام اور نائب کے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفات فرمانے کے بعد جو شخص آپ کا قائم مقام مسلمانوں کا پیشوا چنا گیا

اسے خلیفہ کہتے ہیں۔

سوال: عشرہ مبشرہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: عشرہ مبشرہ ان دس صحابہ کرام کو کہتے ہیں جن کو دنیا کی زندگی میں جنتی ہونے کی بشارت دی گئی۔

سوال: ان دس صحابہ کے نام بتایئے؟

جواب: ان کے نام یہ ہیں: حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم، حضرت عثمان غنی، حضرت علی مرتضیٰ، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید بن زید اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

سوال: کیا ان کے علاوہ اور کسی صحابی کو جنت کی بشارت نہیں دی گئی؟

جواب: ان کے علاوہ حضرت فاطمہ زہرا، حضرت امام حسن، حضرت امام حسین، اصحاب بدر، اصحاب اُحد اور اصحاب بیعتہ الرضوان کے حق میں بھی جنت کی بشارتیں ہیں۔

سوال: اصحاب بدر کون لوگ ہیں؟

جواب: بدر ایک کنوئیں کا نام ہے جو دکھن پچھم کے کونے پر مدینہ شریف سے تقریباً ڈیڑھ کلومیٹر پر واقع ہے۔ اسی مقام پر مسلمانوں اور مکہ کے کافروں میں پہلی بڑی لڑائی ہوئی تھی جو صحابہ اس لڑائی میں شریک ہوتے تھے انہیں اصحاب بدر کہتے ہیں۔

سوال: اصحاب اُحد کون لوگ تھے؟

جواب: اُحد ایک پہاڑ کا نام ہے جو مدینہ طیبہ سے تقریباً پانچ کلومیٹر شمال میں واقع ہے اسی مقام پر مسلمانوں اور مکہ کے کافروں میں دوسری بڑی لڑائی ہوئی تھی جو صحابہ اس لڑائی میں شریک ہوئے تھے انہیں اصحاب اُحد کہتے ہیں۔

سوال: اصحاب بیعۃ الرضوان کون لوگ تھے؟

جواب: مکہ معظّمہ سے بائیس کلومیٹر شمال میں ایک وادی کا نام حدیبیہ ہے اسی مقام پر مسلمانوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک پر کفار مکہ سے لڑنے پر بیعت کی تھی۔ جو صحابہ اس بیعت میں شریک تھے انہیں اصحاب بیعۃ الرضوان کہتے ہیں۔

سوال: کل صحابہ کتنے ہیں؟

جواب: کل صحابہ ایک لاکھ چوبیس ہزار سے زیادہ ہیں۔

سوال: کوئی بزرگ صحابی کے مرتبہ کو پہنچ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: کوئی بزرگ خواہ کتنا ہی بڑے مرتبہ کا ہو کسی صحابی کے رتبہ کو ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔

اولیائے کرام

سوال: اولیاء اللہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنا قرب عطا فرماتا ہے۔ انہیں اولیاء اللہ کہتے ہیں۔

سوال: کیا آدمی اپنی کوشش سے ولی ہو سکتا ہے؟

جواب: نہیں آدمی اپنی کوشش سے ولی نہیں ہو سکتا بلکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے یہ مرتبہ عطا فرماتا ہے ہاں اکثر لوگوں کو اچھے عمل کے سبب یہ مرتبہ ملا ہے اور بعض لوگ پیدائشی ولی ہوتے ہیں۔

سوال: ولی کی پہچان کیا ہے؟

جواب: ولی کی پہچان یہ ہے کہ وہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ رکھتا ہو اور متقی و پرہیز گار ہو یعنی بد مذہب ولی نہیں ہوتا اور نہ کوئی بے عمل ولی ہوتا ہے۔

سوال: سچے مجذوب کی پہچان کیا ہے؟

جواب: سچے مجذوب کی پہچان یہ ہے کہ وہ کبھی شریعت کا مقابلہ نہیں کرے گا جیسے کہ اگر اس سے نماز پڑھنے کے لیے کہا جائے تو وہ انکار نہیں کرے گا۔ (الملفوظ حصہ دوم ۸۰)

سوال: جو شخص ہوش و حواس میں رہ کر شریعت کی پابندی نہ کرے اور ولی ہونے کا دعویٰ کرے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص ولی نہیں بلکہ مکار ہے۔

سوال: اولیائے کرام کا سالانہ عرس کرنا کیسا ہے؟

جواب: اولیائے کرام کا عرس یعنی قرآن خوانی، وعظ، میلاد شریف اور شیرینی وغیرہ کا ان کو ثواب پہنچانا جائز ہے۔ گانا بجانا ہر جگہ بُرا ہے اور اولیائے کرام کے مزارات کے پاس اور زیادہ بُرا ہے۔

سوال: عورتوں کو اولیائے کرام کے مزارات پر جانا کیسا ہے؟

جواب: عورتوں کو اولیائے کرام کے مزارات پر جانا منع ہے۔

سوال: کیا اولیائے کرام اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر سکتے ہیں؟

جواب: بیشک اولیائے کرام اندھے اور کوڑھی وغیرہ ہر قسم کے بیمار کو اچھا کر سکتے ہیں بلکہ مردہ کو زندہ کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ سب طاقتیں عطا فرمائی ہیں۔

سوال: کیا اولیائے کرام کو دور سے پکارنا اور ان سے مدد مانگنا جائز ہے؟

جواب: بیشک اولیائے کرام کو دور سے پکارنا یا علی، یا غوث، یا خواجہ غریب نواز کہنا اور ان سے مدد مانگنا جائز ہے۔

سوال: کیا اولیائے کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں؟

جواب: ہاں اولیائے کرام اپنی قبروں میں حیات ابدی کے ساتھ زندہ ہیں بلکہ ان کا علم اور ان کی ہر قسم کی طاقتیں پہلے سے بھی بڑھی ہوئی ہیں۔

سوال: کیا اولیائے کرام سے مرید ہونا چاہیے؟

جواب: ہاں ضرور ہونا چاہیے اس سے دین و دنیا کے بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

سوال: مرشد کیسا ہونا چاہیے؟

جواب: مرشد ایسا ہونا چاہیے کہ جس میں یہ چاروں باتیں پائی جائیں اول سنی صحیح العقیدہ ہو۔ دوسرے اتنا پڑھا ہوا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔ تیسرے بے عمل فاسق معلن نہ ہو۔ چوتھے اس کا سلسلہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتا ہو۔

سوال: اگر کسی مرشد میں ان میں کی ایک بات نہ پائی جائے تو ایسے مرشد سے مرید ہونا چاہیے کہ نہیں؟

جواب: ایسے مرشد سے مرید نہیں ہونا چاہیے۔

معجزہ اور کرامت

سوال: معجزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: نبی کا وہ عجیب و غریب کام جو عادت کے خلاف ہو اور دوسرے لوگ اس کے کرنے سے عاجز ہوں اسے معجزہ کہتے ہیں۔

سوال: انبیائے کرام کے معجزے بیان کیجئے؟

جواب: انبیائے کرام کے معجزے بہت ہیں ان میں سے چند مشہور معجزے یہ

ہیں۔ حضرت صالح علیہ السلام کے لیے پہاڑ کے ٹیلے برابر پہاڑ سے حاملہ اونٹنی ظاہر ہوئی اور باہر نکل کر اس نے اپنے برابر بچہ پیدا کیا جس کا دودھ تمام شہریوں کے لیے کافی ہوتا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصائے مبارک اتنا بڑا سانپ بن گیا کہ جادوگروں کے ایک لاکھ سے زیادہ جادو کے سانپوں کو نگل گیا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں سورج سے زیادہ روشنی پیدا ہو جاتی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مٹی کی چڑیاں بنا کر ان میں پھونک مارتے تو وہ زندہ ہو کر اڑ جاتیں۔ وہ مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتے تھے۔ مردہ کو زندہ فرما دیتے تھے۔ اور ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات بہت ہیں۔

سوال: ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزے بھی کچھ بیان فرمایئے؟

جواب: ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہت مشہور معجزہ معراج ہے کہ رات کے تھوڑے سے وقت میں مکہ معظّمہ سے بیت المقدس تشریف لے گئے وہاں انبیائے کرام کو نماز پڑھائی پھر ساتوں آسمان اور عرش و کرسی کے اوپر تشریف لے گئے خدائے تعالیٰ سے ہمکلام ہوئے جنتوں کی سیر فرمائی دوزخ کا معاینہ فرمایا پھر مکہ شریف واپس آئے تو زنجیر ہلتی رہی اور بستر گرم رہا۔

اور ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک معجزہ یہ ہے کہ آپ نے مکہ معظّمہ میں کافروں کے مطالبہ پر چاند کو اس طرح دو ٹکڑے کر دیا کہ ایک ٹکڑا

دوسرے سے دور ہو گیا پھر جب لوگوں نے اچھی طرح دیکھ لیا تو ایک ٹکڑا دوسرے سے مل گیا اس معجزہ کو شق القمر کہتے ہیں۔

اور ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک معجزہ یہ ہے کہ وقت ضرورت آپ کی انگلیوں کی گھائیوں سے پانی نکلا کرتا تھا۔ حدیبیہ کا واقعہ ہے کہ صحابہ کرام کے پاس پانی ختم ہو گیا تو وہ لوگ پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ ہمارے پاس پانی بالکل ختم ہو گیا تو حضور نے اپنا دست مبارک ایک پیالہ میں رکھا کہ جس میں تھوڑا پانی تھا۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گھائیوں سے اس قدر پانی نکلا کہ پندرہ سو صحابہ کی تمام ضروریات کے لیے کافی ہو گیا حدیث شریف میں ہے کہ اگر ایک لاکھ صحابہ ہوتے تو وہ پانی سب کے لیے کافی ہوتا۔

اور ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بہت بڑا معجزہ قرآن ہے۔ جو ہمیشہ باقی رہے گا کہ اس کی مثل ایک سورت نہ کوئی آج تک بنا سکا۔ اور نہ قیامت تک بنا سکے گا۔

سوال: کرامت کسے کہتے ہیں؟

جواب: اولیائے کرام سے جو بات عادت کے خلاف ظاہر ہو اسے کرامت کہتے ہیں۔

سوال: اولیائے کرام کی کرامتیں بیان فرمایئے؟

جواب: اولیائے کرام کی کرامتیں بے شمار ہیں ان میں سے چند کرامتیں یہ ہیں۔ حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرغی کی ہڈیوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ یعنی اے مرغی! اللہ کے حکم سے زندہ ہو جا تو وہ مرغی زندہ ہوگئی۔ اور ایک بار خلیفہ مستنجد باللہ نے اشرفیوں کی تھیلیاں آپ کی خدمت میں نذر پیش کیں۔ آپ نے فرمایا مجھے اس دولت کی ضرورت نہیں۔ جب خلیفہ نے زیادہ اصرار کیا تو آپ نے ان تھیلیوں کو نچوڑا تو اس میں سے خون بہنے لگا آپ نے فرمایا اے خلیفہ! تجھے شرم نہیں آتی کہ لوگوں کا خون چوس کر میرے پاس لائے ہو۔ خدا کی قسم اگر مجھے خاندان رسول ہونے کا احترام نہ ہوتا تو اس خون کو اتنا بہنے دیتا کہ تمہارے محلوں تک پہنچ جاتا اور حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجمیر کے ایک بڑے تالاب کا پانی ایک پیالہ میں لے لیا تو وہ تالاب اتنا سوکھ گیا کہ گویا اس میں کبھی پانی موجود نہ تھا۔

سوال: کرامت کا انکار کرنا کیسا ہے؟

جواب: کرامت کا انکار کرنا گمراہی و بدمذہبی ہے۔ (بہارِ شریعت)

سوال: کیا اولیائے کرام سے کرامت کا ظاہر ہونا ضروری ہے؟

جواب: نہیں، اولیائے کرام سے کرامت کا ظاہر ہونا ضروری نہیں ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ اللہ کا ولی ہو مگر عمر بھر اس سے کرامت نہ ظاہر ہو۔

قبر کا بیان

سوال: قبر میں منکر نکیر کیا سوال کرتے ہیں؟

جواب: قبر میں منکر نکیر تین سوال کرتے ہیں۔ پہلا سوال مَنْ رَّبُّکَ یعنی تیرا رب کون ہے؟ دوسرا سوال مَادِیْنُکَ یعنی تیرا دین کیا ہے؟ اور تیسرا سوال مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ یعنی ان کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟

سوال: تو مردہ ان سوالوں کا کیا جواب دے گا؟

جواب: اگر مردہ مسلمان ہے پہلے سوال کا جواب دے گا۔ رَبِّیَ اللّٰہُ یعنی میرا رب اللہ ہے۔ دوسرے سوال کا جواب دے گا دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ یعنی میرا دین اسلام ہے۔ اور تیسرے سوال کا جواب دے گا۔ ھُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یعنی وہ اللہ کے رسول ہیں۔

سوال: اگر مردہ کافر ہے تو ان سوالوں کا جواب کیا دے گا؟

جواب: اگر مردہ کافر ہے تو ہر سوال کے جواب میں ھَاہُ ھَاہُ لَا اَدْرِیْ کہے گا یعنی افسوس میں کچھ نہیں جانتا۔

سوال: جب مسلمان ہر سوال کا ٹھیک جواب دے گا تو اس کے بعد کیا ہوگا؟

جواب: جب مسلمان ہر سوال کا ٹھیک جواب دے گا تو آسمان سے آواز آئے گی کہ میرے بندہ نے سچ کہا اس کے لیے جنت کا بچھونا بچھاؤ۔ اس کو جنت کا

کپڑا پہناؤ اور اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔ تو ایسا ہی کیا جائے گا۔ پھر اس کی قبر تا حد نگاہ چوڑی کردی جائے گی۔ جس میں جنت کی خوشبو آتی رہے گی اور مردہ اس میں آرام سے رہے گا۔

سوال: جب کافر مردہ جواب نہ دے سکے گا تو اس کے لیے کیا ہوگا؟

جواب: کافر مردے کے بارے میں حکم ہوگا کہ اسکے لیے آگ کا بچھونا بچھاؤ آگ کا کپڑا پہناؤ اور جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو تا کہ اس کی گرمی اور لپٹ آتی رہے تو ایسا ہی کیا جائے گا۔ پھر اس کو عذاب دینے کے لیے اندھے اور بہرے دو فرشتے مقرر کیے جائیں گے جن کے ساتھ ایسا گرز ہوگا کہ اگر پہاڑ پر مارا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائے فرشتے اسی گرز سے اس کو مارتے رہیں گے۔

سوال: مردہ اگر جلا دیا جائے تو سوال ہوگا یا نہیں؟

جواب: مردہ چاہے جلا دیا جائے یا پھینک دیا جائے بہر صورت سوال ہوگا۔ یہاں تک کہ اگر جانور کھالے تو اس کے پیٹ میں سوال و جواب اور ثواب و عذاب ہوگا۔

سوال: جو شخص قبر کے سوال و جواب یا ثواب و عذاب کا انکار کرے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: قبر کے سوال و جواب اور عذاب و ثواب حق ہیں ان کا انکار کرنے والا گمراہ بدمذہب ہے۔ (بہارِ شریعت)

قیامت کے بڑی نشانیاں

سوال: قیامت کی کچھ بڑی نشانیاں بیان کریں؟

جواب: قیامت کی بڑی نشانیاں یہ ہیں کہ دجال پیدا ہوگا۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظاہر ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔ یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا۔ دابۃ الارض نکلے گا اور خوشبودار ٹھنڈی ہوا چلے گی۔

سوال: دجال کیسا ہوگا اور وہ ظاہر ہوکر کیا کرے گا؟

جواب: دجال ایک آنکھ کا کانا ہوگا۔ اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا جس کو ہر مسلمان پڑھے گا اور کافر کو نظر نہ آئے گا۔ وہ خدائی دعویٰ کرے گا۔ اس کے پاس جنت دوزخ ہوگی مگر اس کی جنت حقیقت میں دوزخ ہوگی اور دوزخ حقیقت میں جنت ہوگی۔ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے علاوہ ساری دنیا کی سیر کرے گا۔ جو اس پر ایمان لائے گا اسے اپنی جنت میں ڈالے گا اور جو اس پر ایمان نہ لائے گا اسے اپنی دوزخ میں ڈالے گا۔ مردے جلائے گا۔ زمین سے شعبدے دکھائے گا جو حقیقت میں سب جادو کے کرشمے ہوں گے۔

سوال: حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہاں ظاہر ہوں گے؟

جواب: حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ معظمہ میں ظاہر ہوں گے۔

سوال: ان کا کچھ حال بیان کیجئے؟

جواب: ان کا مختصر حال یہ ہے کہ رمضان شریف کا مہینہ ہوگا۔ بڑے بڑے اولیائے کرام طواف کرتے ہوں گے اور حضرت امام مہدی بھی وہاں ہوں گے اولیائے کرام انہیں پہچانیں گے ان سے بیعت کے لیے عرض کریں گے وہ انکار کریں گے تو غیب سے آواز آئے گی هٰذَا خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْهُ. یعنی یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات سنو اور اس کا حکم مانو۔ اس غیبی آواز کے بعد سب لوگ ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے پھر آپ سب لوگوں کو اپنے ہمراہ لے کر ملک شام چلے جائیں گے۔

سوال: حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے کہاں اتریں گے ان کا واقعہ بیان کریں؟

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد میں آسمان سے اتریں گے۔ فجر کی نماز کا وقت ہوگا۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں موجود ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہیں امامت کا حکم دیں گے اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ اس وقت دجال لعین ملک شام میں ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا پیچھا کریں گے وہ بھاگے گا مگر آپ اس کی پیٹھ پر نیزہ مار کر جہنم میں

پہنچا دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے سب مسلمانوں کو لے کر کوہِ طور پر چلے جائیں گے۔

سوال: یاجوج ماجوج کون ہیں؟

جواب: یاجوج ماجوج ایک قوم ہے جو آدمیوں کو کھانے لگی تھی تو حضرت سکندر ذوالقرنین بادشاہ نے دو پہاڑوں کے درمیان لوہے کی دیوار کھڑی کر کے ان لوگوں کو بند کر دیا۔

سوال: یاجوج ماجوج کب نکلیں گے؟

جواب: جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو لیکر پہاڑ پر چلے جائیں گے تو یاجوج ماجوج نکلیں گے۔ یہ دنیا بھر میں لوٹ مار کریں گے لوگوں کو قتل کریں گے۔ پھر آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ان کے تیر اوپر سے خون لگے ہوئے گریں گے۔ وہ خوش ہوں گے۔ انہیں سب باتوں میں وہ لگے ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی بربادی کے لیے دعا کریں گے۔ خدائے تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک قسم کے کیڑے پیدا کر دے گا تو وہ ایک دم سب کے سب مر جائیں گے۔

سوال: حضرت عیسیٰ علیہ السلام طور پہاڑ سے کب اتریں گے؟

جواب: جب یاجوج ماجوج سب مر جائیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام

مسلمانوں کے ہمراہ پہاڑ سے اتریں گے۔ چالیس برس تک آپ دنیا میں رہیں گے۔ نکاح کریں گے اور اولاد ہوگی اور وفات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ انور میں دفن ہوں گے۔

سوال: دابۃ الارض کیا چیز ہوگی؟

جواب: دابۃ الارض ایک جانور ہوگا۔ جس کے ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔ عصا سے ہر مسلمان کی پیشانی پر ایک نورانی نشان بنائے گا اور انگوٹھی سے ہر کافر کی پیشانی پر ایک کالا داغ لگائے گا جو کبھی نہ مٹے گا۔

سوال: خوشبودار ٹھنڈی ہوا کب چلے گی اور اس سے کیا ہوگا؟

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصال کے بعد جب قیامت کو صرف چالیس برس رہ جائیں گے تب وہ ہوا چلے گی جس کا اثر یہ ہوگا کہ سب مسلمانوں کی روح قبض ہو جائے گی۔ اللہ کہنے والا کوئی نہ بچے گا۔ کافر ہی کافر دنیا میں رہ جائیں گے۔ چالیس برس تک ان کے کوئی اولاد نہ ہوگی۔ یعنی چالیس سال برس سے کم عمر کا کوئی نہ ہوگا۔ اب انہیں پر قیامت قائم ہوگی۔

حشر کا میدان

سوال: قیامت کیسے قائم ہوگی؟

جواب: حضرت اسرافیل علیہ السلام جب پہلی بار صور پھونکیں گے تو زمین و آسمان اور ساری چیزیں ختم ہو جائیں گی۔ یہاں تک کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام بھی فنا ہو جائیں گے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا ان کو زندہ فرما کر دوبارہ صور پھونکنے کا حکم دے گا۔ صور پھونکتے ہی ساری چیزیں موجود ہو جائیں گی۔ سب لوگ اپنی قبروں سے اٹھیں گے اور اپنے اپنے نامہ اعمال کو لے کر حشر کے میدان میں جمع ہوں گے۔

سوال: حشر کا میدان کہاں قائم کیا جائے گا؟

جواب: حشر کا میدان ملک شام کی زمین پر قائم ہوگا۔

سوال: حشر کے میدان میں لوگوں کا کیا حال ہوگا؟

جواب: حشر کے میدان میں لوگ حساب کے انتظار میں کھڑے ہوں گے زمین تانبے کی ہوئی اور سورج ایک میل پر ہوگا۔ گرمی سے لوگوں کے بھیجے کھولتے ہوں گے اور پسینہ اس کثرت سے نکلے گا کہ کسی کے ٹخنے تک ہوگا اور کسی کے گھٹنے تک۔ اور کافر کے منہ تک چڑھ کر مثل لگام کے جکڑ جائے گا جس میں وہ ڈبکیاں کھائے گا۔

سوال: کیا ایسی مصیبت میں ماں باپ وغیرہ کام نہیں آئیں گے؟

جواب: نہیں، کوئی کسی کے کام نہ آئے گا ماں باپ، بھائی بہن اور بیوی بچے وغیرہ سب اپنی اپنی مصیبتوں میں مبتلا ہوں گے۔ کوئی کسی کا مددگار نہ ہوگا۔

سوال: پھر اس مصیبت سے چھٹکارا کیسے ملے گا؟

جواب: اس مصیبت سے چھٹکارے کی یہ صورت ہوگی کہ لوگ اپنا سفارشی ڈھونڈھیں گے جو اس پریشانی سے نجات دلائے تمام انبیاء کرام کے پاس جائیں گے لیکن کوئی سفارش کے لیے تیار نہ ہوگا تو آخر میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر سفارش کے لیے عرض کریں گے۔ حضور فرمائیں گے اَنَا لَهَا یعنی میں اس کے لیے موجود ہوں۔ پھر حضور خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کریں گے حکم ہوگا۔ یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاسَکَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو۔ جو کچھ مانگو گے ملے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سجدے سے سر اٹھائیں گے۔ اب حساب کتاب شروع ہوجائے گا جنتی جنت میں، دوزخی دوزخ میں بھیجے جائیں گے۔ اور حضور علیہ السلام اپنے چاہنے والوں کی شفاعت فرمائیں گے۔

سوال: کیا ہمارے نبی کے علاوہ اور کوئی شفاعت نہ کر سکے گا؟

جواب: سب سے پہلے ہمارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم شفاعت فرمائیں

گے اس کے بعد تمام انبیاء، اولیاء، شہداء اور علماء اپنے اپنے ماننے والوں کی شفاعت کریں گے۔

سوال: جو شخص شفاعت کا انکار کرے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: شفاعت کا انکار کرنے والا گمراہ بدمذہب ہے۔

میزان اور پل صراط

سوال: میزان کسے کہتے ہیں؟

جواب: میزان ''ترازو'' کو کہتے ہیں جس پر قیامت کے دن لوگوں کے اچھے برے اعمال تولے جائیں گے۔

سوال: پل صراط کسے کہتے ہیں؟

جواب: جہنم کے اوپر بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ایک پل ہے۔ اس کو پل صراط کہتے ہیں۔

سوال: اس پل سے کون گذریں گے؟

جواب: اس پل سے ہر شخص کو گزرنا ہوگا اس لیے کہ جنت کا یہی راستہ ہے۔

سوال: پل صراط جب بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے تو سب لوگ اس پر کیسے گزر سکیں گے؟

جواب: کفار اس پر سے نہیں گزر سکیں گے اور جہنم میں گر پڑیں گے باقی لوگ

اپنے اپنے مرتبے کے مطابق اس پر سے گزر جائیں گے بعض لوگ بجلی کی طرح ادھر سے اُدھر پہنچ جائیں گے۔ کوئی ہوا کی طرح اور کوئی تیز رفتار گھوڑے کی مثل پل کو پار کرلے گا۔ بعض لوگ دوڑتے ہوئے آدمی کی طرح گزر جائیں گے۔ بعض آہستہ آہستہ بعض گھسٹتے ہوئے اور بعض چیونٹی کی چال چلتے ہوئے گزر جائیں گے اور بعض لوگ جہنم میں گر جائیں گے۔

سوال: سب سے پہلے پل صراط سے کون گزرے گا؟

جواب: سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزریں گے پھر دیگر انبیائے کرام پھر حضور کی اُمت پھر دوسرے انبیائے کرام کی اُمتیں گزریں گی۔

سوال: میزان و پل صراط کا انکار کرنے والا کیسا ہے؟

جواب: میزان و پل صراط کا انکار کرنے والا گمراہ بد مذہب ہے۔

جنت کا بیان

سوال: جنت کیا چیز ہے؟

جواب: جنت ایک عالی شان مکان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے تیار فرمایا ہے۔

سوال: جنت کیسی ہے؟

جواب: جنت ایسی ہے کہ اس کی مثل نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا

اور نہ کسی دل میں اس کا خیال گزرا۔

سوال: جنت میں کتنے درجے ہیں؟

جواب: جنت میں سو درجے ہیں۔ اور ایک درجے سے دوسرے درجے تک زمین و آسمان کا فاصلہ ہے۔ اور ہر درجے کے دروازے اتنے چوڑے ہیں کہ ایک بازو سے دوسرے بازو تک تیز رفتار گھوڑے کی ستر برس کی راہ ہے۔

سوال: جنت کس چیز سے بنائی گئی ہے؟

جواب: جنت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں سے اس طرح تیار کی گئی ہیں کہ ایک اینٹ سونے کی ہے تو دوسری چاندی کی۔ گارا مشک کا ہے اور کنکریوں کی جگہ موتی اور یاقوت لگائے گئے ہیں۔

سوال: جنت کی اور خوبیاں بیان کیجئے؟

جواب: جنت کی خوبیاں بہت ہیں جو بیان سے باہر ہیں۔ ان میں سے کچھ ذکر کی جاتی ہیں۔

(۱) جنت میں پانی، دودھ اور شہد وغیرہ کے دریا ہیں جن سے نہریں نکل کر جنتیوں کے مکان میں پہنچی ہیں اور نہروں کی زمین خالص مشک کی ہے۔

(۲) جنت کی عورتیں اتنی خوبصورت ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی

عورت زمین کی طرف جھانکے تو زمین سے آسمان تک اُجالا ہو جائے اور جنتی کا کنگن ظاہر ہو جائے تو سورج کی روشنی مٹ جائے جیسے کہ ستاروں کی روشنی سورج سے مٹ جاتی ہے۔

(۳) جنت میں لوگ کھائیں گے پئیں گے لیکن ہر قسم کی گندگی پاخانہ پیشاب، تھوک اور رینٹھ سے پاک ہوں گے۔ خوشبودار ڈکار اور پسینہ نکلے گا۔ سب کھانا ہضم ہو جائے گا۔

(۴) جنتیوں کو جنت میں ہر قسم کے لذیذ میوے اور کھانے ملیں گے۔ جو چاہیں گے فوراً ان کے سامنے موجود ہو جائے گا۔ اگر کسی چڑیا کا گوشت کھانے کو جی چاہے گا تو اسی وقت بھنا ہوا ان کے سامنے آجائے گا۔ اور اگر کسی چیز کے پینے کی خواہش ہو تو اسی چیز سے بھرا ہوا کوزہ فوراً ہاتھ میں آجائے گا۔

(۵) جنتی آپس میں ملاقات کرنا چاہیں تو ایک کا تخت دوسرے کے پاس خود بخود چلا جائے گا۔

(۶) جنتی ہمیشہ تندرست رہیں گے۔ کبھی بیمار نہ ہوں گے۔ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ کبھی نہ مریں گے۔ ہمیشہ جوان رہیں گے کبھی بوڑھے نہ ہوں گے۔ اور ہمیشہ آرام سے رہیں گے کبھی مشقت نہ اٹھائیں گے۔

(۷) کم درجہ جنتی کے لیے اسی (۸۰) ہزار خدمت گزار اور بہتر (۷۲) بیویاں ہوں گی۔

دوزخ کا بیان

سوال: دوزخ کیا چیز ہے؟

جواب: دوزخ ایک مکان ہے جس میں کافروں، بد مذہبوں اور گنہگار مسلمانوں کو عذاب دینے کے لیے آگ بھڑکائی گئی ہے۔

سوال: دوزخ کی آگ کیسی ہے؟

جواب: دوزخ کی آگ پہلے ہزار برس جلائی گئی تو سرخ تھی پھر ہزار برس جلائی گئی تو سفید ہوئی اور پھر ہزار برس جلائی گئی تو کالی ہوگئی اور اب اس کی آگ بالکل کالی ہے جس میں روشنی کا نام نہیں۔

سوال: کیا دوزخ میں اُجالا نہیں ہے؟

جواب: نہیں، دوزخ میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔

سوال: دوزخ کی آگ کتنی تیز ہے؟

جواب: دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے ستر (۷۰) گنا زیادہ تیز ہے۔

سوال: دوزخ کی گہرائی کتنی ہے؟

جواب: خدا ہی جانے کہ دوزخ کی گہرائی کتنی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر

پتھر کی چٹان دوزخ میں ڈالی جائے تو ستر (۷۰) برس میں بھی وہ تہہ تک نہ پہنچے۔

سوال: دوزخیوں کو کھانے پینے کے لیے کیا ملے گا؟

جواب: دوزخیوں کے بدن سے جو پیپ بہے گی وہ پینے کے لیے دی جائے گی اور کھانے کے لیے کانٹے دار ایسی ناگ پھنی دی جائے گی کہ اگر اس کا کچھ حصہ دنیا میں آجائے تو اس کی جلن اور بدبو سے ساری دنیا پریشان ہو جائے۔ مگر دوزخی مجبوراً اس کو کھائیں گے وہ گلے میں پھنس جائے گی اس کو اتارنے کے لیے پانی مانگیں گے تو تیل کی جلی ہوئی تلچھٹ کے مثل ایسا سخت کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا کہ پیٹ میں جاتے ہی سب آنتیں کٹ کر گر جائیں گی۔

سوال: دوزخ کا کچھ حال اور بیان کیجئے؟

جواب: (۱) دوزخ میں ہر طرف آگ ہی آگ ہے اس کی ہر چیز آگ کی بنی ہوئی ہے اور اس کی آگ میں اتنی تیزی ہے کہ اگر سوئی کی نوک برابر کھول دی جائے تو اس کی گرمی سے سب زمین والے مر جائیں اور اگر جہنمیوں کی زنجیر کی ایک کڑی دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دی جائیں تو وہ کانپنے لگیں یہاں تک کہ زمین میں دھنس جائیں۔

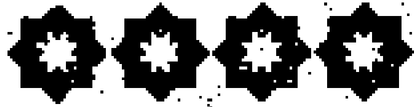
(۲) جہنم کے داروغہ کی شکل اتنی ڈراؤنی ہے کہ اگر وہ ظاہر ہو جائے تو زمین کے رہنے والے سب کے سب اس کی ہیبت سے مر جائیں۔

(۳) دوزخ میں بڑے بڑے اونٹ کے مثل سانپ اور خچروں کے برابر بچھو ہیں کہ جن کے ایک مرتبہ کاٹنے کی تکلیف چالیس سال تک رہے گی۔

(۴) جہنمیوں میں جس کو سب سے کم درجہ کا عذاب ہوگا اسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جس کی گرمی سے اس کا دماغ ایسا کھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی کھولتی ہے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

سوال: جنت اور دوزخ کو نہ ماننے والا ان کا انکار کرنے والا کیسا ہے؟

جواب: جنت اور دوزخ کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ (بہارِ شریعت)



کتاب الاعمال

وضو کا بیان

سوال: وضو کرنے کا بہتر طریقہ کیا ہے؟

جواب: پہلے نیت کرے پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط پڑھنے کے بعد کم از کم تین تین مرتبہ اوپر نیچے کے دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرے نہ کہ لمبائی میں۔ اور اس طرح کہ پہلے داہنی جانب کے اوپر کے دانت مانجے پھر بائیں جانب کے اوپر کے دانت پھر داہنی جانب کے نیچے کے دانت اور پھر بائیں جانب کے نیچے کے دانت مانجے۔ اس کے بعد دونوں ہاتھوں پر گٹوں سمیت پانی ملے۔ اور انگلیوں میں خلال کرے۔ پھر بائیں ہاتھ میں لوٹا لے کر داہنے ہاتھ پر انگلیوں کی طرف سے شروع کر کے گٹے تک تین بار پانی بہائے۔ پھر لوٹے کو داہنے ہاتھ میں لے کر بائیں ہاتھ پر تین بار اسی طرح پانی بہائے۔ اور خیال رکھے کہ انگلیوں کی گھائیاں پانی بہنے سے نہ رہ جائیں۔ اور اگر حوض یا تالاب وغیرہ سے وضو کرتا ہو تو گٹوں تک ہاتھوں کو ملنے کے بعد پانی میں پہلے داہنا ہاتھ ڈال کر تین بار ہلائے اور پھر بایاں ہاتھ ڈال کر تین بار ہلائے۔ پھر تین

بار کلی اس طرح کرے کہ منہ کی تمام جڑوں اور دانتوں کی سب کھڑکیوں میں پانی پہنچ جائے۔ اور اگر روزہ دار نہ ہو ہر کلی غرغرہ کے ساتھ کرے۔ پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا ناک میں ڈال کر اسے صاف کرے۔ اور سانس کی مدد سے تین بار داہنے ہاتھ سے نرم بانسوں تک پانی چڑھائے۔ پھر چہرے پر اچھی طرح پانی مل کر اس کو تین بار اس طرح دھوئے کہ ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک اور پیشانی کے اوپر کچھ سر کے حصہ سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک ہر ہر حصے پر پانی بہہ جائے۔

پھر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت پانی مل کر پہلے داہنے ہاتھ پر اور پھر بائیں ہاتھ پر سر ناخن سے شروع کرکے کہنیوں کے اوپر تک بال اور ہر حصہ کھال پر تین بار پانی بہائے۔ پھر سر کا مسح اس طرح کرے کہ دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے اور کلمہ کی انگلیاں چھوڑ کر باقی تین تین انگلیوں کے سرے ملا کر پیشانی کے بال اُگنے کی جگہ پر رکھے۔ اور سر کے اوپری حصہ پر گدی تک انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرتا ہوا لے جائے۔ اور ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں۔ پھر ہتھیلیوں سے سر کی دونوں کروٹوں کا مسح کرتے ہوئے پیشانی تک واپس لائے۔ یا تین تین انگلیاں سر کے اگلے حصے پر رکھے اور ہتھیلیاں سر کی کروٹوں پر جمائے ہوئے گدی تک کھینچتا ہوا لے جائے اور بس۔ پھر اس کے بعد کلمہ کی

انگلیوں کے پیٹ سے کان کے اندرونی حصہ کا مسح کرے۔ اور انگوٹھا کے پیٹ سے کان کے باہری حصہ کا مسح کرے۔ اور انگلیوں کی پیٹھ سے گردن کا مسح کرے۔ پھر پاؤں پر ٹخنوں سمیت پانی ملے اور پہلے داہنے پاؤں پھر بائیں پاؤں پر انگلیوں کی طرف سے ٹخنوں کے اوپر تک ہر بال اور ہر حصہ کھال پر تین تین بار پانی بہائے۔ اور انگلیوں میں خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے اس طرح کرے کہ داہنے پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کرکے انگوٹھے پر ختم کرے۔ اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کرکے چھنگلیا پر ختم کرے اور ہر عضو دھوتے وقت درود شریف پڑھتا رہے کہ افضل ہے۔

سوال: آپ کے بیان کے مطابق وضو کرنے کے لیے اتنا پانی نہ ملے تو کیا کرے؟

جواب: اگر اتنا پانی نہ ہو کہ ہر عضو پر تین تین بار بہایا جاسکے تو دو بار بہائے۔ اور اگر دو دو بار بہانے کے لیے کافی نہ ہو تو ایک ایک بار بہائے۔ اور اگر اتنا بھی پانی نہ ہو کہ منہ، کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ اور ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں ایک ایک بار دھو سکے تو اب تیمم کرکے نماز پڑھے۔

سوال: کسی چیز کے دھونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: کسی چیز کے دھونے کا مطلب یہ ہے کہ اس چیز کے ہر ہر حصہ پر پانی گزر جائے۔ اس کو تیل کی طرح ملنا اور صرف بھگانا کافی نہیں۔ (بہارِ شریعت)

سوال: وضو میں کتنی چیزیں فرض ہیں؟

جواب: وضو میں چار چیزیں فرض ہیں (۱) منہ دھونا شروع پیشانی یعنی بال جمنے کی جگہ سے ٹھوڑی تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک اس طرح کہ ذرہ برابر کوئی حصہ پانی بہنے سے نہ رہ جائے۔ یہاں تک کہ کیل اور بلاق کا سوراخ اگر تنگ ہو تو ان کو نکال کر پانی بہانا فرض ہے اور اگر کشادہ ہو کہ پانی بہنے میں رکاوٹ نہ ہو تو بغیر نکالے پانی بہانا کافی ہے۔

(۲) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا یعنی سرِ ناخن سے کہنیوں تک اس طرح دھونا کہ بال کی نوک برابر کوئی حصہ پانی گزرنے سے نہ رہ جائے ورنہ وضو نہ ہوگا۔ حتیٰ کہ انگوٹھیاں اور کنگن وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ نیچے پانی نہ بہے تو اتار کر دھونا فرض ہے اور اگر صرف ہلا کر دھونے سے پانی بہہ جاتا ہو تو حرکت دینا ضروری ہے۔

(۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا

(۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا اس طرح کہ سر ناخن سے ٹخنوں تک کوئی حصہ سوئی کی نوک برابر پانی بہنے سے نہ رہ جائے ورنہ وضو نہ ہوگا۔ (فتاویٰ عالمگیری)

تیمّم کا بیان

سوال: تیمّم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: پہلے تیمّم کی نیت کرے۔ پھر دونوں ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کر کے زمین پر مارے۔ اور زیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لے پھر اس سے سارے منہ کا مسح کرے۔ پھر دوبارہ دونوں ہاتھ زمین پر مار کر داہنے ہاتھ سے اور بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ سے کہنیوں سمیت ملے تیمّم ہو جائے گا۔

سوال: تیمّم کی نیت کس طرح کرنی چاہیے؟

جواب: نیت کے معنی ارادہ کرنے کے ہیں۔ جب تیمّم کرنے لگے تو ارادہ کرے کہ ناپاکی دور کرنے اور پاکی حاصل کرنے کے لیے تیمّم کرتا ہوں بس یہ ارادہ کر لینا ہی تیمّم کی نیت ہے۔

سوال: کیا نیت کا زبان سے کہنا ضروری نہیں ہے

جواب: نہیں، نیت کا زبان سے کہنا ضروری نہیں، ہاں کہہ لے تو بہتر ہے۔ (بہارِ شریعت)

سوال: زبان سے نیت کرے تو کیا کہے؟

جواب: یوں کہے: نَوَیْتُ اَنْ اَتَیَمَّمْ تَقَرُّبًا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی۔

سوال: کیا تیمّم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں ہے؟

جواب: نہیں تیمّم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں ہے۔

سوال: تیمّم کا یہ طریقہ وضو کے لیے ہے یا غسل کے لیے؟

جواب: تیمّم کا یہی طریقہ وضو اور غسل دونوں کے لیے ہے۔

سوال: تیمّم میں کتنی باتیں فرض ہیں؟

جواب: تیمّم میں تین باتیں فرض ہیں: (۱) نیت کرنا (۲) پورے منہ پر ہاتھ پھیرنا اس طرح کہ کوئی حصہ چھوٹنے نہ پائے، اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی ہو تو تیمّم نہ ہوگا (۳) دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا، اس میں بھی خیال رہے کہ ہاتھوں کا کوئی حصہ ذرہ برابر باقی نہ رہ جائے ورنہ تیمّم نہ ہوگا۔ اگر انگوٹھی پہنے ہو تو اتار کر اس کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔ اور عورت اگر چوڑی یا زیور پہنے ہو تو اسے ہٹا کر ہر حصہ پر ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔ (بہارِ شریعت)

سوال: کن چیزوں سے تیمّم کرنا جائز ہے؟

جواب: پاک مٹی، پتھر، ریت، ملتانی مٹی، گیرو، کچی یا پکی اینٹ، مٹی اور اینٹ پتھر یا چونا کی دیواروں سے تیمّم کرنا جائز ہے۔ موتی اور سیپ کے چونے سے تیمّم کرنا جائز نہیں۔ (بہارِ شریعت)

سوال: اور کن چیزوں سے تیمّم کرنا جائز نہیں؟

جواب: سونا، چاندی، تانبا، پیتل، لوہا، لکڑی، المونیم، جستہ، کپڑا، راکھ، چاول، گیہوں اور ہر قسم کے غلوں سے تیمّم کرنا ناجائز ہے۔ یعنی جو چیزیں آگ میں پگھل جاتی ہیں یا جل کر راکھ ہو جاتی ہیں ان چیزوں سے تیمّم کرنا جائز نہیں۔

(بہارِ شریعت)

سوال: تیمّم کرنا کب جائز ہے؟

جواب: جب پانی پر قدرت نہ ہو تو تیمّم کرنا جائز ہے۔

سوال: پانی پر قدرت نہ ہونے کی کیا صورت ہے؟

جواب: پانی پر قدرت ہونے کی صورت یہ ہے کہ ایسی بیماری ہو کہ وضو یا غسل سے اس کے زیادہ ہو جانے کا صحیح اندیشہ ہو یا ایسے مقام پر موجود ہو کہ وہاں چاروں طرف ڈیڑھ ڈیڑھ کلومیٹر تک پانی کا پتہ نہ ہو۔ یا اتنی سردی ہو کہ پانی کے استعمال سے مر جانے یا بیمار ہو جانے کا قوی اندیشہ ہو۔ یا کنواں موجود ہے مگر ڈول رسی نہیں پاتا ہے، اس کے علاوہ پانی پر قدرت نہ ہونے کی اور بھی صورتیں ہیں: جن کو تم بڑی کتابوں میں پڑھو گے۔

سوال: اگر پانی پر قدرت نہ ہونے کی وجہ سے تیمّم کر کے نماز پڑھ لی پھر وقت

کے اندر پانی پر قدرت ہو گئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز ادا کی گئی اب اسے لوٹانے کی حاجت نہیں۔ البتہ تیمّم ٹوٹ گا۔

(درمختار، بہارِ شریعت وغیرہ)

سوال: کن چیزوں سے تیمّم ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ علاوہ ان کے پانی پر قدرت ہو جانے سے بھی تیمّم ٹوٹ جاتا ہے۔

نماز کی باقی شرطوں کا بیان

سوال: کپڑوں کے پاک ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: نماز پڑھنے والے کے بدن پر جو کپڑے ہوں جیسے کرتا پاجامہ ٹوپی، عمامہ اور شیروانی وغیرہ ان سب کا پاک ہونا ضروری ہے۔ یعنی اگر ان میں سے کسی ایک پر نجاست غلیظہ ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے کہ بغیر پاک کیے نماز پڑھ لی تو نماز ہوگی ہی نہیں۔ اور جان بوجھ کر پڑھ لی تو گنہگار بھی ہوا۔ اور نجاست غلیظہ ایک درہم کے برابر لگ جائے تو اسکا پاک کرنا واجب ہے کہ بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ اور قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوا۔ اور اگر نجاست غلیظہ ایک درہم سے کم لگی ہے تو

اس کا پاک کرنا سنت ہے۔ کہ بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو ہو گئی مگر خلاف سنت ہوئی۔ ایسی نماز کا دوبارہ پڑھنا بہتر ہے۔ (بہارِ شریعت)

سوال: اگر نجاست خفیفہ لگ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: نجاست خفیفہ کپڑے یا بدن کے جس حصہ میں لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم ہے۔ یا آستین میں لگی ہے تو اس کی چوتھائی سے کم میں لگی ہے یا ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم میں لگی ہے تو معاف ہے اگر پوری چوتھائی میں لگی ہو تو بغیر دھوئے نماز نہ ہوگی۔ (بہارِ شریعت)

سوال: نجاست غلیظہ کیا چیزیں ہیں؟

جواب: انسان کے بدن سے ایسی چیز نکلے کہ اس سے وضو یا غسل واجب ہو جاتا ہو تو وہ نجاست غلیظہ ہے۔ جیسے پاخانہ، پیشاب بہتا، خون پیپ، منہ بھر قے، دکھتی آنکھ کا پانی وغیرہ۔ اور حرام چوپائے جیسے کتا شیر، لومڑی، بلی، چوہا، گدھا، خچر، ہاتھی اور سور وغیرہ کا پاخانہ پیشاب اور گھوڑے کی لید۔ اور ہر حلال چوپائے کا پاخانہ جیسے گائے بھینس کا گوبر، بکری اونٹ کی مینگنی، مرغی اور بط کی بیٹ، ہاتھی کی سونڈ کی رطوبت اور شیر کتے وغیرہ درندے چوپایوں کا لعاب، یہ سب نجاست غلیظہ ہیں اور دودھ پیتا لڑکا ہو یا لڑکی ان کا پیشاب بھی نجاست غلیظہ ہے۔ (بہارِ شریعت)

سوال: نجاست خفیفہ کیا چیزیں ہیں؟

جواب: جن جانوروں کا گوشت حلال ہے۔ جیسے گائے بیل، بھینس، بکری وغیرہ ان کا پیشاب نیز گھوڑے کا پیشاب، اور جس پرند کا گوشت حرام ہو جیسے کوا چیل، شکرا، باز اور بہری وغیرہ کی بیٹ یہ سب نجاست خفیفہ ہیں۔

سوال: اگر کپڑے میں نجاست لگ جائے تو کتنی بار دھونے سے پاک ہوگا؟

جواب: اگر نجاست دَل دار ہے جیسے پاخانہ اور گوبر وغیرہ تو اس کے دھونے میں کوئی گنتی مقرر نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے۔ اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا۔ ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا بہتر ہے۔

اور اگر نجاست پتلی ہو جیسے پیشاب وغیرہ تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ قوت کے ساتھ نچوڑنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا۔

سوال: نماز کی تیسری شرط جگہ پاک ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: جگہ پاک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نماز پڑھنے والے کے دونوں قدموں، دونوں ہاتھوں، گھٹنوں اور سجدے کی جگہ پاک ہو ورنہ نماز ہوگی ہی نہیں۔

سوال: نماز کی چوتھی شرط سترِ عورت کا کیا مطلب ہے؟

جواب: نماز پڑھنے والا اگر مرد ہو تو ناف سے گھٹنے تک اپنا بدن چھپائے اور عورت سوائے ٹخنے سے نیچے پاؤں، منہ اور دونوں ہتھیلیوں کے تمام بدن ڈھانکے ورنہ نماز ہوگی ہی نہیں۔

سوال: نماز کی پانچویں شرط وقت ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: نماز کے لیے وقت شرط ہونے کا یہ مطلب ہے کہ جس نماز کے لئے جو وقت مقرر ہے اسی وقت میں پڑھی جائے اگر اس کے وقت سے پہلے پڑھی گئی تو نماز ہوگی ہی نہیں۔

سوال: نماز کی چھٹی شرط قبلہ کی طرف منہ کرنے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز پڑھتے وقت ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والوں کا منہ قبلہ کی طرف ہو ورنہ نماز ہوگی ہی نہیں۔

سوال: نماز کی ساتویں شرط نیت کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز شروع کرتے وقت دل میں ارادہ ہو کہ فلاں وقت کی فلاں نماز پڑھتا ہوں مثلاً فجر کی فرض نماز پڑھتا ہوں۔ اگر ایسا ارادہ نہ کیا تو فجر کے وقت پڑھنے کے باوجود فجر کی فرض نماز نہ ہوگی۔

سوال: کیا نیت کا زبان سے کہنا ضروری ہے؟

جواب: نہیں، زبان سے کہنا ضروری نہیں۔ صرف دل کا ارادہ کافی ہے، اور کہہ لے تو بہتر ہے۔ (بہارِ شریعت)

اذان کا بیان

سوال: اذان کہنا فرض ہے یا سنت؟

جواب: فرض نمازوں کو جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرنے کے لیے اذان کہنا سنت مؤکدہ ہے۔ مگر اس کا حکم مثل واجب ہے۔ یعنی اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار ہوں گے۔

سوال: اذان کس وقت کہنی چاہیے؟

جواب: جب نماز کا وقت ہو جائے تو اذان کہنی چاہیے۔ وقت سے پہلے جائز نہیں اگر وقت سے پہلے کہی گئی تو لوٹائی جائے۔

سوال: فرض نمازوں کے علاوہ اور بھی کسی وقت اذان کہی جاتی ہے؟

جواب: ہاں بچے اور مغموم کے کان میں، مرگی والے، غضبناک اور بدمزاج آدمی یا جانور کے کان میں، سخت لڑائی اور آگ لگنے کے وقت، میت کو دفن کرنے کے بعد، جن کی سرکشی کے وقت اور جنگل میں جب راستہ بھول جائے اور کوئی بتانے والا نہ ہو تو ان صورتوں میں اذان کہنا مستحب ہے۔ (بہارِ شریعت شامی جلد اول ۲۵۸)

سوال: اذان کا بہترین طریقہ کیا ہے؟

جواب: کسی بلند جگہ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور کلمہ کی دونوں انگلیوں کو کانوں میں ڈال کر بلند آواز سے اذان کے کلمات کو ٹھہر ٹھہر کر کہے جلدی نہ کرے۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہتے وقت داہنی جانب اور حَیَّ عَلَی الفَلَاح کہتے وقت بائیں جانب منہ پھیرے۔

سوال: اذان کے جواب کا کیا مسئلہ ہے؟

جواب: اذان کے جواب کا مسئلہ یہ ہے کہ اذان کہنے والا جو کلمہ کہے تو سننے والا وہی کلمہ کہے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے اور فجر کی اذان میں اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے (بہارِ شریعت)

سوال: خطبہ کی اذان کا جواب دینا کیسا ہے؟

جواب: خطبہ کی اذان کا زبان سے جواب دینا مقتدیوں کو جائز نہیں۔

سوال: تکبیر یعنی اقامت کہنا کیسا ہے؟

جواب: اقامت کہنا بھی سنت موکدہ ہے اور اس کی تاکید اذان سے زیادہ ہے۔

سوال: کیا اذان کہنے والا ہی اقامت کہے دوسرا نہ کہے؟

جواب: ہاں اذان کہنے والا ہی اقامت کہے اس کی اجازت کے بغیر دوسرا نہ کہے

اگر بغیر اجازت دوسرے نے کہی اور اذان دینے والے کو ناگوار ہو تو مکروہ ہے۔

(بہارِ شریعت)

سوال: اقامت کے وقت لوگوں کا کھڑا رہنا کیسا ہے؟

جواب: اقامت کے وقت لوگوں کا کھڑا رہنا مکروہ و منع ہے لہٰذا اس وقت بیٹھے رہیں پھر جب تکبیر کہنے والا حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر پہنچے تو اٹھیں۔

(فتاویٰ عالمگیری، درمختار، شامی اور طحطاوی وغیرہ)

سوال: اذان و اقامت کے درمیان صلوٰۃ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: صلوٰۃ پڑھنا یعنی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کہنا جائز و مستحسن ہے۔ اس صلوٰۃ کا نام اصطلاح شرع میں تثویب ہے اور تثویب نماز مغرب کے علاوہ باقی نمازوں کے لیے مستحسن ہے۔ (عالمگیری)

نماز پڑھنے کا طریقہ

سوال: نماز پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑا ہو کہ دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ رہے۔ پھر دونوں ہاتھ کان تک لے جائے کہ انگوٹھے کان کی لو سے چھو جائیں۔ اور انگلیاں نہ ملی ہوئی رکھے نہ خوب کھلی ہوئی بلکہ اپنی حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ رخ ہوں۔ پھر

نیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے اس طرح کہ داہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پیٹھ پر ہوں اور انگوٹھا اور چھنگلیا کلائی کے اغل بغل پھر ثنا پڑھے۔

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ۔

پاک ہے تو اے اللہ اور میں تیری حمد کرتا ہوں تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

پھر تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط اور تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے۔ پھر آہستہ آمین کہے اس کے بعد کوئی سورت یا کم سے کم تین چھوٹی آیتیں پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑ لے اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوئی ہوں نہ اس طرح کہ سب انگلیاں ایک طرف ہوں اور نہ یوں کہ چار انگلیاں ایک طرف اور انگوٹھا ایک طرف۔ اور پیٹھ بچھی ہوئی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو۔ اونچا نیچا نہ ہو اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہے پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے۔ اور اکیلے نماز پڑھتا ہو تو اس کے بعد رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہے۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا

سجدہ میں جائے اس طرح کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے۔ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں ناک اور پھر پیشانی رکھے نہ اس طرح کہ صرف پیشانی چھو جائے اور ناک کی نوک لگ جائے۔ بلکہ پیشانی اور ناک کی ہڈی جمائے۔ اور سجدہ کی حالت میں بازوؤں کو کروٹوں سے الگ رکھے اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے۔ اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو جمے ہوں اور ہتھیلیاں بچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کو ہوں اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر سر اٹھائے۔ ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے۔ اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ کو ہوں پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور اسی طرح سجدہ کرے۔ پھر سر اٹھائے پھر ہاتھ کو گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے۔ اب صرف بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر اَلْحَمْدُ اور سورت پڑھے پھر پہلی رکعت کی طرح رکوع اور سجدہ کرنے کے بعد داہنا قدم کھڑا کر کے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

تمام تحیتیں، نمازیں اور پاکیزگیاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت نازل ہو اور برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

تشہد پڑھتے ہوئے جب کلمہ لا کے قریب پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ لا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر اس کو نہ ہلائے اور کلمہ الاّ پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کرے۔

اب اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہوں تو اٹھ کھڑا ہو اور پہلے کی طرح تیسری اور چوتھی رکعت پڑھے مگر فرضوں کی ان رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا ضروری نہیں۔ اب پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرے گا اس میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.	اے اللہ! درود بھیج ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے درود بھیجا سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر۔ بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکت فرمائی سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔

پھر دعائے ماثورہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط	اے اللہ تو بخش دے مجھ کو اور میرے والدین کو اور اس کو جو پیدا ہو اور تمام مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات کو زندہ ہوں اور جو مر گئے۔ بیشک تو دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے۔ اپنی رحمت کے صدقے میں اے تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے

یا اور کوئی دوسری دعائے ماثورہ پڑھے پھر اس کے بعد داہنے مونڈھے کی طرف منہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ کہے پھر بائیں طرف بھی اس طرح کہے۔ اب نماز پوری ہوگئی۔ نماز کے بعد اپنے دین و دنیا کی بھلائی کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔

سوال: اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تب بھی اسی طرح نماز پڑھے گا یا اس کے لیے کچھ اور حکم ہے؟

جواب: اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے لیے یہ حکم ہے۔ کہ تعوذ و تسمیہ نہ پڑھے اور قرأت نہ کرے بلکہ خاموش کھڑا رہے اور رکوع سے کھڑے ہونے کے وقت سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ بھی نہ کہے باقی سب دعائیں پڑھے جیسا کہ بتایا گیا ہے۔

سوال: نماز وتر کس طرح پڑھی جاتی ہے؟

جواب: نماز وتر بھی اسی طرح پڑھی جاتی ہے۔ جس طرح اور نماز پڑھی جاتی ہے لیکن وتر کی تیسری رکعت میں الحمد اور سورت پڑھنے کے بعد کانوں تک دونوں ہاتھ لے جائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ واپس لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے پھر دعائے قنوت پڑھے۔ جسے تم پہلے حصہ میں پڑھ چکے ہو۔ پھر اس کے بعد اور نمازوں کی طرح رکوع اور سجدہ وغیرہ کر کے سلام پھیر دے۔

اصطلات شرعیہ کا بیان

سوال: فرض کسے کہتے ہیں؟

جواب: فرض وہ فعل ہے کہ اس کو جان بوجھ کر چھوڑنا سخت گناہ اور جس عبادت کے اندر وہ ہو بغیر اس کے وہ عبادت درست ہی نہ ہو۔

سوال: واجب کسے کہتے ہیں؟

جواب: واجب وہ فعل ہے کہ اس کو جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ اور نماز میں چھوڑنے سے نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری۔ اور بھول کر چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو لازم۔ اس کا ایک بار قصداً چھوڑنا گناہ صغیرہ اور چھوڑنے کی عادت کر لینا گناہ کبیرہ۔

سوال: سنت مؤکدہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: سنت مؤکدہ وہ فعل ہے کہ جس کا چھوڑنا برا اور کرنا ثواب ہے اور اتفاقاً چھوڑنے پر عتاب اور چھوڑنے کی عادت کر لینے پر مستحق عذاب۔

سوال: سنت غیر مؤکدہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: سنت غیر مؤکدہ وہ فعل ہے کہ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ عادۃً ہو عتاب نہیں مگر شرعاً ناپسند ہو۔

سوال: مستحب کسے کہتے ہیں؟

جواب: مستحب وہ فعل ہے کہ جس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر کچھ گناہ نہیں۔

سوال: مباح کسے کہتے ہیں؟

جواب: مباح وہ فعل ہے کہ جس کا کرنا اور نہ کرنا برابر ہو۔

سوال: حرام کسے کہتے ہیں؟

جواب: حرام وہ فعل ہے کہ جس کا ایک بار بھی جان بوجھ کر کرنا سخت گناہ ہو اور اس سے بچنا فرض اور ثواب ہو۔

سوال: مکروہ تحریمی کسے کہتے ہیں؟

جواب: مکروہ تحریمی وہ فعل ہے کہ جس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اگرچہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے۔

سوال: مکروہ تنزیہی کسے کہتے ہیں؟

جواب: مکروہ تنزیہی وہ فعل ہے جس کا کرنا شریعت کو پسند نہ ہو اور اس سے بچنا بہتر اور ثواب ہے۔

سوال: خلاف اولیٰ کسے کہتے ہیں؟

جواب: خلاف اولیٰ وہ فعل ہے جس کا نہ کرنا بہتر اور کرنے میں کوئی مضائقہ اور عتاب نہیں۔

نماز کے فرائض

سوال: نماز میں کتنی چیزیں فرض ہیں؟

جواب: نماز میں چھ چیزیں فرض ہیں (۱) قیام (۲) قرأت (۳) رکوع (۴) سجدہ (۵) قعدۂ اخیر (۶) خروجِ بِصُنعِہٖ

سوال: قیام کا کیا مطلب ہے؟

جواب: قیام کا مطلب ہے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا۔

سوال: عورتیں بیٹھ کر نماز پڑھتی ہیں ان کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: عورتوں کو بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا حکم ہے فرض اور واجب جتنی نمازیں بغیر عذر بیٹھ کر پڑھ چکی ہیں ان کی قضا پڑھیں اور توبہ کریں۔

سوال: کیا نفل نماز بھی کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: نہیں نماز نفل کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری نہیں بغیر عذر بھی نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے۔

سوال: قرأت کا کیا مطلب ہے؟

جواب: قرأت کا مطلب ہے قرآن مجید پڑھنا۔

سوال: نماز میں کتنا قرآن مجید پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: کم از کم ایک آیت پڑھنا فرض ہے۔ اور پوری سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔ اور فرض کی پہلی دو رکعتوں مین اور وتر، سنت اور نفل کی ہر رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت یا ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا بھی واجب ہے۔ (بہارِ شریعت)

سوال: کن نمازوں میں قرآن مجید زور سے پڑھنا چاہیے؟

جواب: مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اور فجر جمعہ اور عیدو بقر عید کی دونوں رکعتوں میں اور ماہ رمضان کی وتر اور تراویح کی نمازوں میں امام کو قرآن

مجید زور سے پڑھنا چاہیے۔

سوال: کن نمازوں میں قرآن مجید آہستہ پڑھنا چاہیے؟

جواب: ظہر اور عصر کی چاروں رکعتوں میں، مغرب کی تیسری رکعت اور عشاء کی آخری دو رکعتوں میں امام اور منفرد سب کو قرآن مجید آہستہ پڑھنا چاہیے اور منفرد کو وتر میں بھی آہستہ پڑھنا چاہیے۔

سوال: قرآن مجید زور سے پڑھنے کی ادنیٰ مقدار کیا ہے؟

جواب: زور سے پڑھنے کی ادنیٰ مقدار یہ ہے کہ پاس والے سن سکیں۔

سوال: قرآن مجید آہستہ پڑھنے کا ادنیٰ درجہ کیا ہے؟

جواب: آہستہ پڑھنے کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ خود سنے اگر اس قدر آہستہ پڑھا کہ خود نہ سنا تو نماز نہ ہوئی۔ (بہارِ شریعت)

سوال: رکوع کا ادنیٰ درجہ کیا ہے؟

جواب: رکوع کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ ہاتھ گھٹنے تک پہنچ جائے اور پورا رکوع یہ ہے کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔ اور سر پیٹھ کے برابر رکھے اونچا نیچا نہ رکھے۔

سوال: سجدہ کی حقیقت کیا ہے؟

جواب: پیشانی زمین پر جمنا سجدہ کی حقیقت ہے۔ اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگنا شرط ہے۔ تو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے تو نماز نہ ہوئی۔ بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی جب بھی نماز نہ ہوئی۔ (درمختار۔ بہارِ شریعت)

سوال: سجدہ کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: سجدہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ زمین پر پیشانی اور ناک کی ہڈی جمائے۔ اور بازوؤں کی کروٹوں اور پیٹ کورانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے الگ رکھے۔ اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو جمائے۔

سوال: اگر سجدہ میں ناک ہڈی تک نہ دبی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ناک ہڈی تک نہ دبی تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے اگر نہیں پڑھے گا تو گنہگار ہوگا۔ (بہارِ شریعت)

سوال: قعدہ اخیرہ کا کیا مطلب ہے؟

جواب: نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اَلتَّحِیَّاتُ وَرَسُوْلُهٗ تک پڑھنے کی مقدار بیٹھنا فرض ہے۔

سوال: خروج بِصُنعِہٖ کسے کہتے ہیں؟

جواب: قعدہ اخیرہ کے بعد قصداً منافی نماز کوئی کلام سلام وغیرہ کرنے کو خروج بصنعہ کہتے ہیں۔ لیکن سلام کے علاوہ کوئی دوسرا منافی قصداً پایا گیا تو نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

نماز کے واجبات

سوال: نماز میں جو چیزیں واجب ہیں انہیں بتائیے؟

جواب: نماز میں یہ چیزیں واجب ہیں۔ تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر ہونا، الحمد

پڑھنا،فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور نفل و وتر کی ہر رکعت میں الحمد کے ساتھ سورت یا تین چھوٹی آیتیں ملانا۔فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا،الحمد کا سورت سے پہلے ہونا ہر رکعت میں سورت سے پہلے ایک ہی بار الحمد پڑھنا،قرأت کے بعد متصلاً رکوع کرنا،سجدہ میں دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا،تعدیل ارکان، قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا،جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا، قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد کچھ نہ پڑھنا،ہر قعدہ میں پورا تشہد پڑھنا،لفظ السلام دو بار کہنا،وتر میں دعائے قنوت پڑھنا،دعائے قنوت سے پہلے تکبیر کہنا،عیدین کی چھ تکبیریں،عیدین کی دوسری رکعت کے رکوع کی تکبیر،ہر جہری نماز میں امام کو جہر سے قرأت کرنا،اور غیر جہری میں آہستہ پڑھنا،ہر واجب اور فرض کا اس کی جگہ پر ہونا،رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا،اور ہر رکعت میں دو ہی سجدہ ہونا،دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا،چار رکعت والی نماز میں تیسری پر قعدہ نہ ہونا،آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ تلاوت کرنا،سہو ہو تو سجدۂ سہو کرنا،دو فرض یا دو واجب یا واجب اور فرض کے درمیان تین تسبیح کی مقدار وقفہ نہ ہونا،امام جب قرأت کرے خواہ بلند آواز سے یا آہستہ اس وقت مقتدی کا چپ رہنا،سوا قرأت کے تمام واجبات میں امام کی متابعت کرنا،فرائض اور واجبات کے علاوہ باقی باتیں سنت یا مستحب ہیں جن کو تم بڑی کتابوں میں پڑھو گے۔

نماز فاسد کرنے والی چیزیں

سوال: کن چیزوں سے نماز فاسد ہو جاتی ہیں؟

جواب: کلام کرنے سے خواہ عمداً ہو یا خطاً یا سہواً۔ اپنی خوشی سے بات کرے یا کسی کے مجبور کرنے پر۔ بہر صورت نماز جاتی رہے گی۔ زبان سے کسی کو سلام کرے۔ عمداً یا سہواً نماز فاسد ہو جائے گئی۔ اسی طرح زبان سے سلام کا جواب دینا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ کسی کی چھینک کے جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہا یا خوشی کی خبر سن کر جواب میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یا تعجب خیز خبر سن کر جواب میں سُبْحَانَ اللّٰہ کہا یا بری خبر سن کر جواب میں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا۔ تو ان تمام صورتوں میں نماز جاتی رہے گی۔ لیکن اگر خود اس کو چھینک آئی تو حکم ہے کہ چپ رہے اور اگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تو بھی نماز میں حرج نہیں۔ نماز پڑھنے والے نے اپنے امام کے علاوہ دوسرے کو لقمہ دیا تو نماز فاسد ہو گئی اسی طرح اپنے مقتدی کے سوا دوسرے کا لقمہ لینا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ اور غلط لقمہ دینے والے کی نماز جاتی رہتی ہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کی الف کو کھینچ کر آللّٰہ اَکْبَرُ کہنا یا اَکْبَرْ یا اَکْبَارْ کہنا نماز کو برباد کر دیتا ہے۔ اسی طرح اَللّٰہُ اَکْبَرُ کی رُ کو ڈُ پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اور نَسْتَعِیْنُ کو الف کے ساتھ نَسْتَاعِیْنُ پڑھنے سے نماز جاتی رہتی ہے اور انعمت کی ت کو زبر کی بجائے زیر یا پیش پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

آہ، اُوہ، اُف تف درد یا مصیبت کی وجہ سے کہے یا آواز کے ساتھ روئے اور حروف پیدا ہوئے تو ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہے گی۔ لیکن اگر

مریض کی زبان سے بے اختیار آہ یا اُوہ نکلے تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ اسی طرح چھینک، کھانسی، جماہی اور ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے ہیں معاف ہیں۔ دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نگل گیا اگر چنے سے کم ہے تو نماز مکروہ ہوئی اور چنے برابر ہے تو نماز فاسد ہو گئی۔ عورت نماز پڑھ رہی تھی۔ بچہ نے اس کی چھاتی چوسی اگر دودھ نکل آیا تو نماز جاتی رہی۔ نمازی کے آگے سے گذرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا خواہ گذرنے والا مرد ہو یا عورت۔ البتہ گذرنے والا سخت گنہگار ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ نمازی کے آگے سے گذرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو زمین میں دھنس جانے کو گذرنے سے بہتر جانتا۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار، بہارِ شریعت)

سوال: کیا داہنے پاؤں کا انگوٹھا اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو نماز ٹوٹ جائے گی؟

جواب: نہیں ٹوٹے گی۔ اور عوام میں جو مشہور ہے کہ ''داہنے پاؤں کا انگوٹھا اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو نماز ٹوٹ جائے گی'' غلط ہے۔ (ردالمحتار)

نماز کے مکروہات

سوال: نماز کے اندر جو باتیں مکروہ ہیں انہیں بتایئے؟

جواب: کپڑے یا داڑھی یا بدن کے ساتھ کھیلنا، کپڑا سمیٹنا مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھا لینا۔ کپڑا لٹکانا یعنی سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکے ہوں۔ کسی آستین کا آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہونا۔ دامن سمیٹ کر نماز پڑھنا، شدت

کا پاخانہ پیشاب معلوم ہوتے وقت یا ریاح کے غلبہ کے وقت نماز پڑھنا، مرد کا جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا، کنکریاں ہٹانا مگر جس وقت کہ پورے طور پر سجدہ ادا نہ ہوتا ہو تو ایک بار کی اجازت ہے اور بچنا بہتر ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہو تو ہٹانا واجب ہے اگرچہ ایک بارے سے زیادہ کی حاجت پڑے۔ انگلیاں چٹکانا انگلیوں کی قینچی باندھنا، کمر پر ہاتھ رکھنا، اِدھر اُدھر منہ پھیر کر دیکھنا، آسمان کی طرف نگاہ اُٹھانا، تشہد یا سجدوں کے درمیان کتے کی طرح بیٹھنا، مرد کا سجدہ میں کلائیوں کا بچھانا، کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا، کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو۔ پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر نہ ہو۔ ناک اور منہ کو چھپانا، بے ضرورت کھنکار نکالنا، بالقصد جماہی لینا اور خود آئے تو حرج نہیں۔

جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا، تصویر کا نمازی کے سر پر یعنی چھت میں ہونا یا معلق ہونا یا سجدہ کی جگہ میں ہونا کہ اس پر سجدہ واقع ہو۔ نمازی کے آگے یا داہنے یا بائیں یا پیچھے تصویر کا ہونا جبکہ معلق یا نصب ہو یا دیوار وغیرہ میں منقوش ہو۔ قرآن مجید الٹا پڑھنا۔ کسی واجب کو ترک کرنا مثلاً رکوع و سجود میں پیٹھ کو سیدھی نہ کرنا یا قومہ اور جلسہ میں سیدھا ہونے سے پہلے سجدہ کو چلا جانا، قیام۔ کے علاوہ اور کسی موقع پر قرآن مجید پڑھنا۔ قرأت کو رکوع میں ختم کرنا، امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں جانا یا اس سے پہلے سر اُٹھانا۔ یہ تمام باتیں مکروہ تحریمی ہیں۔ (درمختار، ردالمحتار، بہارِ شریعت)

سوال: اگر نماز میں غلطی سے کوئی مکروہ تحریمی کام ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر نماز میں کوئی مکروہ تحریمی ہو جائے تو ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے اگر نہیں پڑھے گا تو گنہگار ہوگا۔ (درمختار)

اسلامی آداب

کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے۔ صرف ایک ہاتھ یا فقط انگلیاں نہ دھوئے کہ سنت ادا نہ ہوگی۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر پونچنا منع ہے۔ اور کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر پونچھ لیں کہ کھانے کا اثر باقی نہ رہے۔ کھانے سے قبل جوانوں کے ہاتھ پہلے دھلائے جائیں۔ اور کھانے کے بعد بوڑھوں کے ہاتھ پہلے دھلائے جائیں اس کے بعد جوانوں کے یہی حکم علماء و مشائخ کا ہے۔ کہ کھانے سے قبل ان کے ہاتھ آخر میں دھلائے جائیں اور کھانے کے بعد ان کے ہاتھ پہلے دھلائے جائیں۔ بِسْمِ اللّٰه پڑھ کر کھانا شروع کریں۔ اور روٹی پر کوئی چیز نہ رکھیں ہاں اگر کاغذ میں نمک ہو تو اسے رکھ سکتے ہیں۔ ہاتھ کو روٹی سے نہ پوچھیں۔ ننگے سر کھانا ادب کے خلاف ہے۔ بائیں ہاتھ کو زمین پر ٹیک دیکر کھانا مکروہ ہے۔ کھانا داہنے ہاتھ سے کھائیں بائیں ہاتھ سے کھانا شیطان کا کام ہے۔ کھانے کے وقت بایاں پاؤں بچھا دے اور داہنا کھڑا رکھے یا سُرین پر بیٹھے اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھے۔ کھانے کے وقت چپ رہنا مجوسیوں کا طریقہ ہے۔ مگر بے ہودہ باتیں نہ بکے بلکہ اچھی باتیں کرے کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لے ان میں جوٹھا نہ لگا رہنے دے اور برتن کو بھی انگلیوں سے پونچھ کر چاٹ لے کھانے کی ابتداء نمک سے کی

جائے اور ختم بھی اسی پر کریں اس سے بہت سی بیماریاں دفع ہو جاتی ہیں۔ کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔

پانی بِسْمِ اللّٰه پڑھ کر داہنے ہاتھ سے پیئے۔ اور تین سانس میں پیئے۔ ہر مرتبہ برتن کو منہ سے ہٹا کر سانس لے پہلی اور دوسری مرتبہ ایک ایک گھونٹ پیئے اور تیسری سانس میں جتنا چاہے پی ڈالے۔ کھڑے ہو کر پانی ہرگز نہ پیئے حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص بھول کر ایسا کر گزرے وہ قے کر دے۔ اور پانی کو چوس کر پیئے غٹ غٹ بڑے بڑے گھونٹ نہ پیئے۔ جب پی چکے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہے اور بائیں ہاتھ سے نہ پیئے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ بائیں ہاتھ سے کھانا پینا شیطان کا کام ہے۔ آج کل یہ تہذیب نکلی ہے۔ کہ پینے کے بعد گلاس میں جو پانی بچا اسے پھینک دیتے ہیں یہ اسراف و گناہ ہے۔ اور صراحی میں منہ لگا کر پینا منع ہے اس لیے کہ ہو سکتا ہے کوئی نقصان دہ چیز اس کی حلق میں چلی جائے۔ اسی طرح لوٹے کی ٹونٹی سے بھی پانی پینا منع ہے مگر جبکہ دیکھ لیا ہو کہ اس میں کوئی چیز نہیں ہے تو حرج نہیں۔

مستحب یہ ہے کہ باوضو سوئے اور کچھ دیر داہنی کروٹ پر داہنے ہاتھ کو رخسار کے نیچے رکھ کر قبلہ رو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر۔ پیٹ کے بل نہ لیٹے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔ اور پاؤں پر پاؤں رکھ کر چیت لیٹنا منع ہے جبکہ لنگی پہنے ہو اور ایک پاؤں کھڑا ہو کہ اس طرح بے ستری کا اندیشہ ہے اور اگر پاجامہ

پہنے ہو یا پاؤں کو پھیلا کر ایک دوسرے پر رکھے تو حرج نہیں۔ اور ایسی چھت پر سونا منع ہے۔ کہ جس پر گرنے سے کوئی روک نہ ہو۔ اور لڑکا جب دس سال کا ہو جائے تو اپنی ماں یا بہن وغیرہ کے ساتھ نہ سلایا جائے۔ بلکہ اس عمر کا لڑکا اتنے بڑے لڑکوں یا مردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔

اور ہمارے ملک میں شمال جانب پاؤں پھیلا کر سونا بلاشبہ جائز ہے اسے ناجائز سمجھنا غلطی ہے۔ اور جب سو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔

محفل میلاد شریف

میلاد شریف یعنی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت اقدس کو بیان کرنے کے لیے محفل منعقد کرنا۔ اس میں حضور کے فضائل و معجزات وغیرہ کا بھی ذکر کرنا جائز و مستحسن ہے۔ اسے ناجائز و بدعت کہنا گمراہی و بدمذہبی ہے۔ اور اس محفل میں ذکر ولادت کے وقت کھڑے ہو کر صلاۃ وسلام پڑھنا اور پھر شیرینی بانٹنا بھی جائز ہے۔

اسی طرح محرم میں مجلس منعقد کرنا اور کربلا کے واقعات معتبر کتابوں سے بیان کرنا بھی جائز ہے۔ موضوع اور گڑھی ہوئی روایتوں کو بیان کرنا جائز نہیں کہ مجلس محرم ہو یا محفل میلاد، موضوع روایتوں کے بیان کرنے سے خیر و برکت کے بجائے گناہ ہوتا ہے۔

محفل میلاد اور دوسری پاک محفلوں میں ضرور شریک ہونا چاہیے کہ باعث خیر و برکت اور ثواب ہے۔ پھر جب ایسی محفلوں میں جائے تو ننگے بدن اور ننگے سر نہ جائے کہ ادب کے خلاف ہے۔ بلکہ ٹوپی اور کرتا پہن کر جائے۔ اور

ہو سکے تو خوشبو بھی لگائے۔ اگر محفل میں ایسے وقت پہنچے کہ بیان ہو رہا ہو تو سلام نہ کرے بلکہ چپکے سے کسی خالی جگہ پر ادب کے ساتھ بیٹھ جائے اور بیان کو غور سے سنے سوئے نہیں اور شیرینی لینے کے لیے شور وغوغہ نہ کرے بلکہ چپ چاپ اپنی جگہ بیٹھا رہے اگر کچھ مل جائے تو لے لے ورنہ خاموشی کے ساتھ اُٹھ کر چلا آئے۔

قبروں کی زیارت

قبروں کی زیارت کرنا مستحب ہے۔ کم سے کم ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے۔ جمعہ، سنیچر، پیر یا جمعرات کو جانا بہتر ہے اور شب براۃ وشب قدر وغیرہ متبرک راتوں میں زیارت کے لیے جانا بھی افضل ہے۔ اسی طرح عید وبقر عید کے دن بھی بہتر ہے۔ اور اولیائے کرام کے مزارات مقدسہ پر سفر کر کے جانا جائز ہے۔ اسے شرک وکفر کہنا کھلی ہوئی گمراہی اور بدمذہبی ہے۔ قبروں کی زیارت کا طریقہ یہ ہے کہ پائینتی کی جانب سے جا کر میت کے منہ کے سامنے کھڑا ہو اور یہ کہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ دَارِ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّاِنَّا اِنْشَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَةَ. اور اولیائے کرام کے مزارات پر حاضر ہو تو قبر پر ہاتھ نہ پھیرے اسے بوسہ نہ دے اور نہ سجدہ کرے بلکہ اگر زندگی میں ان کے پاس جتنی دور یا نزدیک ہوتا اب بھی قبر کی زیارت میں اسی کا لحاظ رکھے (عالمگیری) اور ادب کے ساتھ فاتحہ پڑھ کر الٹے قدم واپس ہو جائے۔

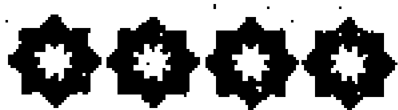
فاتحہ کا آسان طریقہ

پہلے تین یا پانچ یا سات بار درود شریف پڑھے۔ پھر جس قدر ہو سکے قرآن شریف کی سورتیں اور آیتیں تلاوت کرے۔ کم سے کم چاروں قل سورۂ فاتحہ الٓمّٓ سے مفلحون تک پڑھے آخر میں تین یا پانچ یا سات بار درود شریف پڑھے اور بارگاہ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کرے۔ یااللہ! ہم نے جو کچھ درود شریف پڑھا ہے اور قرآن مجید کی آیتیں تلاوت کی ہیں ان کا ثواب (اگر کھانا یا شیرینی ہو تو اتنا اور کہے کہ اس کھانا یا شیرینی کا ثواب) میری جانب سے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نذر پہنچا دے پھر ان کے وسیلے سے جملہ انبیائے کرام علیہم السلام وصحابہ اور تمام اولیاء وعلماء کو عطا فرما۔

(پھر اگر کسی خاص بزرگ کو ایصال ثواب کرنا ہو تو ان کا نام خصوصیت سے لے مثلاً یوں کہے کہ) خصوصاً حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا خواجہ اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نذر پہنچا دے اور پھر جملہ مومنین ومومنات کی ارواح کو ثواب عطا فرما۔

اور کسی عام آدمی کو ایصال ثواب کرنا تو اس کا ذکر خصوصیت سے کرے مثلاً یوں کہے کہ خصوصاً ہمارے والد، والدہ یا دادا، دادی یا نانا، نانی کی روح کو ثواب پہنچا دے اور پھر جملہ مومنین ومومنات کی ارواح کو ثواب پہنچا دے۔

آمِیْنَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○



کتاب الایمان
اسلامی عقائد کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ

سوال: اللہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ اس ذاتِ واجب الوجود کا نام ہے جو قدیم، اَزلی، اَبدی ہے اور تمام صفات کمالیہ کا جامع ہے۔

سوال: واجب الوجود کے کیا معنی ہیں؟

جواب: واجب الوجود ایسی ذات کو کہتے ہیں جس کا موجود ہونا واجب یعنی ضروری ہو اور خود بخود ہو، اپنے وجود کے لیے کسی دوسرے کا محتاج نہ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسری چیز واجب الوجود نہیں۔ اس لیے کہ دوسری چیزیں اپنے وجود کے لیے اللہ تعالیٰ کی محتاج ہیں اور وہ کسی کا محتاج نہیں۔

سوال: قدیم کے کیا معنی ہیں؟

جواب: قدیم اس ذات کو کہتے ہیں جو ازلی اور ابدی ہو یعنی جس کے وجود کی ابتداء اور انتہا نہ ہو، جو ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ رہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ تمام صفات کمالیہ کا جامع ہے اس کا مطلب کیا ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ کمال و خوبی کی ہر صفت اللہ تعالیٰ میں

موجود ہے۔

سوال: کیا اللہ تعالیٰ میں جھوٹ اور ظلم جیسی باتیں بھی پائی جاتی ہیں؟

جواب: نہیں، ہرگز نہیں، اللہ تعالیٰ جھوٹ، ظلم، جہالت، خیانت دغا اور بے حیائی وغیرہ تمام عیوب سے پاک ہے اس کے لیے اس قسم کی باتیں قطعاً محال ہیں۔ اور یہ کہنا کہ اس معنیٰ کہ جھوٹ پر قدرت ہے کہ وہ جھوٹ بول سکتا ہے محال کو ممکن ٹھہرانا اور اللہ کو عیبی بتانا بلکہ اللہ سے انکار کرنا ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کی صفات کمالیہ کیا کیا ہیں؟

جواب: حیات، قدرت، سننا، دیکھنا کلام اور علم وغیرہ۔

سوال: صفتِ حیات کا کیا مطلب ہے؟

جواب: حیات کا مطلب ہے زندگی یعنی اللہ تعالیٰ زندہ ہے۔ اس کے لیے زندگی کی صفت ثابت ہے مگر وہ خود بخود زندہ ہے اپنی زندگی کے لیے کسی کا محتاج نہیں۔ اور دوسری چیزیں اپنی زندگی کے لیے اللہ تعالیٰ کی محتاج ہیں۔

سوال: قدرت کے کیا معنیٰ ہیں؟

جواب: قدرت کے معنیٰ طاقت وقوت کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ تمام عالم کو پیدا کرنے، انہیں قائم رکھنے پھر فنا کرنے اور پھر انہیں وجود میں لانے کی طاقت وقوت رکھتا ہے۔

سوال: سننے، دیکھنے اور کلام کرنے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: سننے، دیکھنے اور کلام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہلکی سے ہلکی

آواز کو سنتا ہے۔ اور باریک سے باریک چیز کو دیکھتا ہے۔ اس کے دیکھنے اور سننے میں دور و نزدیک اور اُجالے اندھیرے کا کوئی فرق نہیں۔ اور کلام فرماتا ہے یعنی بولتا اور بات کرتا ہے لیکن اس کا سننا، دیکھنا اور کام کرنا کان، آنکھ اور زبان سے نہیں کہ یہ چیزیں جسم ہیں اور وہ جسم سے پاک ہے۔

سوال: صفت علم کے کیا معنی ہیں؟

جواب: علم کے معنی ہیں جاننا یعنی اللہ تعالیٰ ہر موجود و معدوم کا جاننے والا ہے۔ اس کے علم سے کوئی چیز باہر نہیں۔ اسے ذرّہ ذرّہ کا علم ہے۔ وہ دلوں کے خیالات اور وسوسوں کو جانتا ہے اس کے علم کی کوئی انتہا نہیں۔ اور علم ذاتی اسی کا خاصہ ہے۔ جو شخص علم غیب یا علم شہادت غیر خدا کے لیے ذاتی طور پر مانے وہ کافر ہے۔ ذاتی کے معنی یہ ہیں کہ بے خدا کے دیئے خود حاصل ہو۔

سوال: مذکورہ بالا صفتوں کے علاوہ خدائے تعالیٰ کے لیے اور بھی صفتیں ہیں یا نہیں؟

جواب: ہاں ان کے علاوہ خدائے تعالیٰ کی اور بھی بہت سی صفتیں ہیں۔ جیسے پیدا کرنا، مارنا، جلانا، روزی دینا اور عزت و ذلت دینا وغیرہ اور اسکی کسی صفت میں کمی بیشی یا تغیر تبدل نہیں ہو سکتا۔

سوال: کیا خدائے تعالیٰ کی صفتیں بھی قدیم ہیں۔

جواب: ہاں جس طرح اس کی ذات قدیم ہے اس کی صفتیں بھی قدیم ہیں۔ باقی اور کوئی چیز قدیم نہیں۔

نبی

سوال: نبی کے کیا معنی ہیں؟

جواب: نبی کے معنی ہیں غیب کی خبریں دینے والا، اور شرع کی اصطلاح میں نبی اس بشر کو کہتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی ہو۔

سوال: بشر کے معنی کیا ہیں؟

جواب: بشر کے معنی ہیں انسان یعنی نبی انسان ہوتا ہے جن اور فرشتہ نہیں ہوتا۔

سوال: کیا نبی کو اپنے مثل بشر کہنا جائز ہے؟

جواب: نبی کو اپنے مثل بشر کہنا ان کی شان گھٹانا ہے اسی لیے انبیاء سابقین علیہم الصلاۃ والتسلیم کو ان زمانے کے کفار اپنے مثل بشر کہا کرتے تھے جیسا کہ پارہ ۱۲ رکوع ۳ میں ہے۔ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے کافروں نے کہا کہ ہم تمہیں اپنے ہی مثل بشر سمجھتے ہیں۔ اور پارہ ۱۳ رکوع ۱۴ میں ہے۔ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا یعنی کافروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ تم ہمارے ہی مثل بشر ہو۔ اور پارہ ۱۹ رکوع ۱۲ میں ہے۔ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا یعنی کافروں نے حضرت صالح علیہ السلام سے کہا کہ تم ہمارے مثل بشر ہو۔ اور پارہ ۱۹ رکوع ۱۴ میں ہے مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا یعنی کافروں نے حضرت شعیب علیہ السلام سے کہا کہ تم ہمارے ہی مثل بشر ہو۔ لہٰذا نبی کو اپنے مثل بشر کہنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔

سوال: وحی کے معنی کیا ہیں؟

جواب: وحی کے معنی ہیں پیغام دینا، دل میں ڈالنا اور خفیہ بات کرنا وغیرہ اور ہمارے حضور علیہ الصلاۃ والسلام پر کئی طرح وحی آئی۔ کبھی اللہ تعالیٰ نے خود براہِ راست خطاب فرمایا۔ جیسے کہ معراج کی رات میں، کبھی کلام الٰہی فرشتہ لے کر نازل ہوا جیسے کہ قرآن اترا اور کبھی کسی اور طرح مطالبِ احکام قلب مبارک پر نازل ہوتے تھے۔ جس کی روشنی میں حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے دین کی بے شمار باتوں کی تفصیل بیان فرمائی اور قرآن حکیم کے اجمال وابہام کی تشریح فرمائی۔

سوال: کیا ہم ہندوؤں کے پیشواؤں کو نبی کہہ سکتے ہیں؟

جواب: کسی شخص کو نبی کہنے کے لیے قرآن وحدیث سے ثبوت چاہیے اور ہندوؤں کے پیشواؤں کے بارے میں نبی ہونے پر قرآن وحدیث سے کوئی ثبوت نہیں۔ اس لیے انہیں نبی نہیں کہہ سکتے۔

سوال: حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ہمیں کیا عقیدے رکھنے چاہیں؟

جواب: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پیارے اور اس کے رسول ہیں۔ آپ انسان وجن بلکہ ملائکہ حیوانات اور جمادات سب کی طرف معبوث ہوئے جس طرح انسان کے ذمہ حضور کی اطاعت فرض ہے اسی طرح ہر مخلوق پر حضور کی فرمان برداری ضروری ہے۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام ملائکہ، انس وجن، حور وغلمان اور حیوانات

وجمادات غرض تمام عالم کے لیے رحمت ہیں اور مسلمانوں پر نہایت ہی مہربان ہیں۔

حضور خاتم النبیین ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ آپ پر ختم کر دیا کہ آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا۔ آپ تمام مخلوقات میں سب سے افضل واعلیٰ ہیں۔ آپ بے مثال ہیں۔ آپ کا مثل محال ہے۔ مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ یعنی جو کچھ ہوا اور جو کچھ آئندہ ہوگا آپ کو سب باتوں کا علم ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے محبوبیت کبریٰ سے نوازا کہ تمام مخلوق خدائے تعالیٰ کی رضا چاہتی ہے اور خدائے تعالیٰ حضور کی رضا چاہتا ہے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے معراج سے سرفراز فرمایا کہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور عرش وکرسی تک بلکہ عرش سے آگے رات کے ایک خفیف حصہ میں جسم کے ساتھ تشریف لے گئے اور بغیر واسطہ خدائے تعالیٰ سے کلام فرمایا، قیامت کے دن شفاعت کبریٰ کا مرتبہ حضور کے خصائص میں سے ہے کہ جب تک حضور شفاعت نہ فرمائیں گے کسی کو شفاعت کی مجال نہ ہوگی۔ شفاعت کبریٰ کے علاوہ آپ کئی طرح شفاعت فرمائیں گے کسی کو جہنم سے نکالیں گے اور کسی کے درجات بلند فرمائیں گے۔۔۔۔ شفاعت کے جملہ اقسام کی تفصیلات جاننے کے لیے ہماری کتاب **"انوار الحدیث"** کا مطالعہ کرو۔

حضور کی محبت مدار ایمان ہے بلکہ اسی محبت ہی کا نام ایمان ہے حضور کی اطاعت عین اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت حضور کی اطاعت کے بغیر ناممکن ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم یعنی ان کی عظمت کا اعتقاد رکن

ایمان ہے۔ اور فعل تعظیم ایمان کے بعد ہر مرض سے مقدم ہے جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے مقام صہبا میں عصر کی فرض نماز پر حضور کی تعظیم کو مقدم رکھا۔ تعظیم سے مراد ہر وہ فعل ہے جس سے اظہارِ عظمت ہو اور شریعت نے اس سے منع نہ کیا ہو۔

سوال: حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد انبیائے کرام میں کون لوگ بڑے مرتبہ والے ہیں؟

جواب: حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے بعد سب سے بڑے مرتبہ والے حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں۔ علیہ الصلاۃ والسلام۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام ان حضرات کو مرسلین الوالعزم[1] کہا جاتا ہے۔ (1 عالی حوصلہ والے)

شرک وکفر اور گناہوں کا بیان

سوال: گناہ کبیرہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: بڑے بڑے گناہوں کو گناہ کبیرہ کہتے ہیں جیسے شرک، کفر، زنا، چوری، شراب نوشی، جھوٹ، غیبت، چغلی، نماز نہ پڑھنا، روزہ نہ رکھنا اور زکوٰۃ نہ دینا وغیرہ۔

سوال: کیا کبیرہ گناہ کرنے والا مسلمان نہیں رہ جاتا؟

جواب: شرک وکفر کرنے والا مسلمان نہیں رہ جاتا ہے بلکہ کافر ومشرک ہو جاتا ہے اور شرک وکفر کے علاوہ دوسرے کبیرہ گناہوں کا مرتکب مسلمان تو رہتا ہے لیکن ناقص مسلمان ہوتا ہے لیکن ناقص مسلمان ہوتا ہے جسے فاسق کہتے ہیں۔

سوال: شرک کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا شرک ہے

سوال: اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک ٹھہرانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: ذات میں شریک کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دو یا دو سے زیادہ اللہ مانے جیسے عیسائی کہ تین خدا مان کر مشرک ہوئے اور جیسے ہندو کہ کئی خدا ماننے کے سبب شرک ہیں۔

سوال: اللہ تعالیٰ کی صفات میں کسی کو شریک ٹھہرنے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: صفات میں شریک ٹھہرانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کی طرح کسی دوسرے کے لیے کوئی صفات ثابت کرے مثلاً سمع، بصر، علم اور حیات جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے بغیر کسی کے دیے ذاتی طور پر ثابت ہے اسی طرح کسی دوسرے کے لیے سمع، بصر، علم اور حیات ہونا ذاتی طور مانے کہ بغیر اللہ کے دیے اسے یہ صفتیں خود حاصل ہیں تو شرک ہے۔ اور اگر کسی دوسرے کے لیے عطائی طور پر مانے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے یہ صفتیں عطا فرمائی ہیں تو شرک نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود انسان کے بارے میں فرمایا فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا (پارہ ۲۹ رکوع ۱۹) یعنی ہم نے انسان کو سمیع و بصیر بنایا۔

سوال: کیا حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے لیے علم غیب ماننا شرک ہے؟

جواب: نہیں، حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے لیے اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا علم غیب ماننا

شرک نہیں۔ حدیث کی مشہور و معتمد کتاب بخاری جلد اول ۴۵۳ میں ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ابتدائے آفرینش سے جنتیوں کے جنت میں اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے تک سارے حالات کی خبر دی ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ حضور کو مخلوقات کی پیدائش سے لے کر قیامت تک کے سارے حالات کا علم ہے اور یہ علم غیب ہے اور زرقانی جلد اول ۲۰۱ میں ہے کہ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اِنَّ لَهٗ صِفَةً بِهَا يُدْرِكُ مَاسَيَكُوْنُ فِي الْغَيْبِ ۔یعنی نبی کے لیے ایک ایسی صفت ہوتی ہے کہ جس سے وہ آئندہ غیب کی باتیں جان لیا کرتے ہیں۔

سوال: کیا انبیاء اولیاء کو نفع نقصان پہنچانے پر قادر سمجھنا شرک ہے؟

جواب: نہیں، اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت وقوت سے انبیاء و اولیاء کو نفع نقصان پہنچانے پر قدرت ہے انکے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا شرک نہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت وقوت سے دوست دشمن کو نفع نقصان پہنچانے پر قادر سمجھنا شرک نہیں۔ ہاں انبیاء و اولیاء یا دوست و دشمن کو بطور خود نفع نقصان پہنچانے پر قادر سمجھنا شرک ہے۔

سوال: دوست و دشمن جن کو نفع نقصان پہنچانے پر قادر سمجھا گیا وہ زندہ ہیں اور انبیاء و اولیاء جن کو نفع و نقصان پہنچانے پر قادر سمجھا گیا وہ وصال فرما چکے تو کیا اس سے کچھ فرق نہیں پڑے گا؟

جواب: نہیں، زندہ اور وصال کر جانے سے کچھ فرق نہیں پڑے گا اس لیے کہ

جو شرک ہے وہ بہر صورت شرک ہے اور جو چیز شرک نہیں وہ بہر صورت شرک نہیں لہٰذا دوست اور دشمن کو خدا کی دی ہوئی طاقت وقوت سے نفع نقصان پہنچانے پر قادر سمجھنا شرک نہیں تو انبیاء واولیاء کے ساتھ بھی ایسا عقیدہ رکھنا شرک نہیں۔ اور دوست ودشمن کو بطور خود نفع نقصان پہنچانے پر قادر سمجھنا شرک ہے تو انبیاء واولیاء کے ساتھ بھی ایسا عقیدہ رکھنا شرک ہے۔

سوال: حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے حالات سے واقف ہیں۔ ہماری باتوں کو دور ونزدیک سے سنتے ہیں اور ہمارے کاموں کو ہر جگہ سے دیکھتے ہیں کیا ایسا عقیدہ رکھنا شرک ہے؟

جواب: نہیں، ایسا عقیدہ رکھنا شرک نہیں۔ بیشک حضور علیہ الصلاۃ والسلام ہمارے تمام حالات سے واقف ہیں ہماری تمام باتوں کو دور ونزدیک سے سنتے ہیں اور ہمارے کاموں کو ہر جگہ سے دیکھتے ہیں بلکہ حدیث شریف میں ہے کہ قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے سب کو اس طرح ملاحظہ فرماتے ہیں جیسے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی۔ (زرقانی جلد ۷ صفحہ ۲۰۴)

سوال: کسی کو دور سے پکارنا مثلاً یا رسول اللہ! یا علی مشکل کشا، یا غوث المدد کہنا کیا یہ شرک ہے؟

جواب: نہیں، شرک نہیں ہے۔ نبی اور ولی بیشک ہماری پکار سنتے ہیں۔ اور ہماری مدد فرماتے ہیں یہ اور اس قسم کے دوسرے اختلافی مسائل کے لیے جاء الحق

حصہ اول کا مطالعہ کریں۔

سوال: بزرگان دین کے عرس میں جانا، ان کے مزارات پر حاضری دینا اور نذر و نیاز کرنا، یہ سب باتیں شرک ہیں؟

جواب: نہیں، شرک نہیں ہیں بلکہ جائز و مستحسن ہیں۔

سوال: کیا قبر کو سجدہ کرنا شرک ہے؟

جواب: ہاں، قبر کو عبادت کی نیت سے سجدہ کرنا شرک ہے اور تعظیم کی نیت سے سجدہ کرنا حرام ہے۔

سوال: قبر کو چومنے اور بوسہ دینے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ قبر کو بوسہ دینا بعض علماء نے جائز کہا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ منع ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ چہارم ۱۶۶)

سوال: کفر کسے کہتے ہیں؟

جواب: ضروریات دین میں سے کسی ایک بات کا انکار کرنا کفر ہے۔

سوال: ضروریات دین کیا کیا ہیں؟

جواب: ضروریات دین بہت ہیں ان میں چند یہ ہیں:

اللہ تعالیٰ کو ایک اور واجب الوجود ماننا، اس کی ذات و صفات میں کسی کو شریک نہ سمجھنا، ظلم اور جھوٹ وغیرہ تمام عیوب سے اس کو پاک ماننا، اس کے ملائکہ اور اس کی تمام کتابوں کو ماننا، قرآن مجید کی ہر آیت کو حق سمجھنا، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام انبیائے

کرام کی نبوت کو تسلیم کرنا، ان سب کو عظمت والا جاننا انہیں ذلیل اور چھوٹا نہ سمجھنا، ان کی ہر بات جو قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوا سے حق جاننا، حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو خاتم النبین ماننا، ان کے بعد کسی نبی کے پیدا ہونے کو جائز نہ سمجھنا، قیامت، حساب و کتاب اور جنت و دوزخ کو حق ماننا، نماز روزہ اور حج و زکوٰۃ کی فرضیت کو تسلیم کرنا، زنا چوری اور شراب نوشی وغیرہ حرام قطعی کی حرمت کا اعتقاد کرنا اور کافر کو کافر جاننا وغیرہ۔

سوال: کسی سے شرک یا کفر ہو جائے تو کیا کرے؟

جواب: توبہ اور تجدید ایمان کرے۔ بیوی والا ہو تو تجدید نکاح کرے۔ اور مرید ہو تو تجدید بیعت بھی کرے۔

سوال: شرک و کفر کے علاوہ کوئی دوسرا گناہ ہو جائے تو معافی کی کیا صورت ہے؟

جواب: توبہ کرے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں روئے گڑگڑائے۔ اپنی غلطی پر نادم و پشیمان ہو اور دل میں پکا عہد کرے کہ اب کبھی ایسی غلطی نہ کرونگا۔ صرف زبان سے توبہ توبہ کہہ لینا توبہ نہیں ہے۔

سوال: کیا ہر قسم کا گناہ توبہ سے معاف ہو سکتا ہے؟

جواب: جو گناہ کسی بندہ کی حق تلفی سے ہو مثلاً کسی کا مال غصب کرلیا کسی پر تہمت لگائی یا ظلم کیا تو ان گناہوں کی معافی کے لیے ضروری ہے کہ پہلے اس بندے کا حق واپس کیا جائے یا اس سے معافی مانگی جائے پھر اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے تو معافی ہو سکتی ہے۔ اور جس گناہ کا تعلق کسی بندہ کی حق تلفی سے نہیں ہے بلکہ صرف اللہ تعالیٰ سے ہے۔ اسکی دو قسمیں ہیں۔

ایک وہ جو صرف توبہ سے معاف ہو سکتا ہے جیسے شراب نوشی کا گناہ، اور دوسرے وہ جو صرف توبہ سے نہیں معاف ہو سکتا ہے۔ جیسے نمازوں کے نہ پڑھنے کا گناہ، اس کے لیے ضروری ہے کہ وقت پر نمازوں کے ادا نہ کرنے کا جو گناہ ہوا اس سے توبہ کرے اور نمازوں کی قضا پڑھے۔ اگر آخر عمر میں کچھ قضا رہ جائے تو ان کے فدیہ کی وصیت کر جائے۔



بدعت کا بیان

سوال: بدعت کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاح شرع میں بدعت ایسی چیز کے ایجاد کرنے کو کہتے ہیں جو حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے ظاہری زمانہ میں نہ ہو خواہ وہ چیز دینی ہو یا دنیوی۔

سوال: بدعت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: بدعت کی تین قسمیں ہیں: بدعت حسنہ، بدعت سیئہ اور بدعت مباحہ۔

سوال: بدعت حسنہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو قرآن و حدیث کے اصول و قواعد کے مطابق ہو اور انہی پر قیاس کیا گیا ہو اسے بدعت حسنہ کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ اول بدعت واجبہ جیسے قرآن و حدیث سمجھنے کے علم کے لیے نحو کا سیکھنا اور گمراہ فرقے مثلاً خارجی، رافضی، قادیانی اور وہابی وغیرہ پر رد کے لیے دلائل قائم کرنا۔

دوم بدعت مستحبہ جیسے مدرسوں کی تعمیر اور ہر وہ نیک کام جس کا رواج ابتدائی زمانہ میں نہیں تھا جیسے اذان کے بعد صلاۃ والسلام پکارنا۔ درمختار باب الاذان میں ہے۔ اَلتَّسْلِیْمُ بَعْدَ الْاَذَانِ حَدَثَ فِیْ رَبِیْعِ الْاٰخِرِ سَنَةَ سَبْعِ مِائَةٍ وَّاِحْدٰی وَثَمَانِیْنَ وَهُوَ بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ مُلَخَّصًا۔ یعنی اذان کے بعد اَلصَّلاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ پڑھنا ماہ ربیع الآخر ۷۸۱ھ میں جاری ہوا اور یہ بدعت حسنہ ہے۔

سوال: بدعت سیئہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو قرآن وحدیث کے اصول وقواعد کے مخالف ہو اسے بدعت سیئہ کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ اول بدعت محرمہ جیسے ہندوستان کی مروجہ تعزیہ داری۔ اور اہلسنت وجماعت کے خلاف نئے عقیدہ والوں کے مذاہب، دوم بدعت مکروہہ جیسے جمعہ اور عیدین کا خطبہ غیر عربی میں پڑھنا۔

سوال: بدعت مباحہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ چیز جو حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے ظاہری زمانہ میں نہ ہو۔ اور جس کے کرنے نہ کرنے پر ثواب وعذاب نہ ہو اسے بدعت مباحہ کہتے ہیں۔ جیسے کھانے پینے میں کشادگی اختیار کرنا اور ریل گاڑی وغیرہ میں سفر کرنا۔

نوٹ: بدعت کی تعریف اور اس کی قسموں کی تفصیل بڑی بڑی کتابوں کے حوالوں کے ساتھ **"انوار الحدیث"** میں دیکھو۔

سوال: حدیث شریف کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ سے کون سی بدعت مراد ہے؟

جواب: اس حدیث شریف سے صرف بدعت سیئہ مراد ہے اس لیے کہ اگر بدعت کی تمام قسمیں مراد لی جائیں جیسا کہ ظاہر حدیث سے مفہوم ہوتا ہے۔ تو فقہ، علم کلام اور صرف ونحو وغیرہ کی تدوین اور ان کا پڑھانا سب ضلالت وگمراہی ہو جائے گا۔

سوال: کیا بدعت کا حسنہ اور سیئہ ہونا حدیث شریف سے بھی ثابت ہوا ہے؟

جواب: ہاں بدعت کا حسنہ اور سیئہ ہونا حدیث شریف سے بھی ثابت ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تراویح کی باقاعدہ جماعت قائم کرنے کے بعد فرمایا۔ نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ یعنی یہ بہت اچھی بدعت ہے (مشکوٰۃ ۱۱۵) اور جیسا کہ مسلم شریف میں ہے عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ یعنی حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والسلام والتسلیم نے فرمایا کہ جو اسلام میں کسی اچھے طریقے کو رائج کرے گا تو اس کو اپنے رائج کرنے کا بھی ثواب ملے گا اور ان لوگوں کے عمل کرنے کا بھی ثواب ملے گا جو اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کرتے رہیں گے اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی۔ اور جو شخص مذہب اسلام میں کسی

برے طریقہ کو رائج کرے گا تو اس شخص پر اس کے رائج کرنے کا بھی گناہ ہوگا اور ان لوگوں کے عمل کرنے کا بھی گناہ ہوگا جو اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کرتے رہیں گے۔ اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی۔ (مشکوٰۃ شریف ۳۳)

ان احادیث کریمہ سے معلوم ہوا کہ یہ بدعت حسنہ بھی ہوتی ہے اور سیئہ بھی۔۔۔۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بدعت حسنہ یعنی کار خیر کا ایجاد کرنا ثواب کا باعث ہے اور بدعت سیئہ یعنی برے کام نکالنا گناہ کا سبب ہے۔

سوال: کیا میلاد شریف کی محفل منعقد کرنا بدعت سیئہ ہے؟

جواب: میلاد شریف کی محفل منعقد کرنا اس میں حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی پیدائش کے حالات اور دیگر فضائل و مناقب بیان کرنا برکت کا باعث ہے۔ اسے بدعت سیئہ کہنا گمراہی و بدمذہبی ہے۔

سوال: کیا حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانہ میں میت کا تیجہ ہوتا تھا؟

جواب: میت کا تیجہ اور اسی طرح دسواں، بیسواں اور چالیسواں وغیرہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظاہری زمانہ میں نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ یہ سب بعد کی ایجاد ہیں اور بدعت حسنہ ہیں۔ اس لیے کہ ان میں میت کے ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی ہوتی ہے۔ صدقہ خیرات کیا جاتا ہے اور غربا و مساکین کو کھانا کھلایا جاتا ہے اور یہ سب ثواب کے کام ہیں۔ ہاں اس موقع پر شادی کی طرح دوست واحباب اور عزیز و اقارب کی دعوت کرنا ضرور بدعت سیئہ ہے۔ (فتح القدیر جلد دوم ۱۰۲)

قراءت کا بیان

سوال: اگر سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد سورت ملانا بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو کیا کرے؟

جواب: اگر سورت ملانا بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو کھڑا ہو جائے اور سورت ملائے پھر رکوع کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔

سوال: اگر سنت یا نفل میں سورت ملانا بھول جائے اور رکوع کے بعد سجدہ وغیرہ میں یاد آئے تو کیا کرے؟

جواب: اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔

سوال: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورت ملانا بھول جائے تو کیا کرے؟

جواب: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورت ملانا بھول جائے اور رکوع کے بعد یاد آئے تو پچھلی دو رکعتوں میں پڑھے اور سجدۂ سہو کرے اور مغرب کی پہلی دو رکعتوں میں بھول جائے تو تیسری میں پڑھے اور ایک رکعت کی سورت جاتی رہی اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ (درمختار، بہارِ شریعت)

سوال: اگر فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سے کسی ایک میں سورت ملانا بھول جائے اور رکوع کے بعد یاد آئے تو کیا کرے؟

جواب: تیسری یا چوتھی میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور سجدۂ سہو کرے۔ (بہارِ شریعت، ردالمحتار)

سوال: پہلی رکعت میں جو سورت پڑھی پھر اسی سورت کو دوسری رکعت میں بھول کر شروع کر دی تو کیا کرے؟

جواب: پھر وہی سورت شروع کر دی تو اسی کو پڑھے اور قصداً ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے ہاں اگر دوسری سورت یاد نہ ہو تو حرج نہیں۔

سوال: دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت پڑھی یعنی پہلی میں قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری میں اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ پڑھی تو کیا حکم ہے؟

جواب: دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت یا آیت پڑھنا مکروہ تحریمی اور گناہ ہے۔ مگر بھول کر ایسا ہو تو نہ گناہ ہے اور نہ سجدۂ سہو۔

سوال: بھول کر دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کر دی پھر یاد آیا تو کیا کرے؟

جواب: جو شروع کر چکا ہے اس کو پوری کرے اگر چہ ابھی ایک ہی حرف پڑھا ہو۔ (ردالمحتار، بہارِ شریعت)

سوال: پہلی میں اَلَمْ تَرَ کَیْفَ اور دوسری میں لِاِیْلٰفِ چھوڑ کر اَرَاَیْتَ الَّذِیْ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: دوسری میں ایک چھوٹی سورت چھوڑ کر پڑھنا منع ہے اور بھول کر شروع کر دی تو اسی کو ختم کرے چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ (بہارِ شریعت)

سوال: قرآن خوانی اور تیجے کے مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے قرآن مجید پڑھیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: سب لوگ کا بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنا حرام ہے۔ اگر چند آدمی ہوں تو حکم ہے کہ سب آہستہ پڑھیں۔ (درمختار، بہارِ شریعت)

سوال: قرآن مجید پڑھنے میں زیادہ ثواب ہے یا سننے میں؟

جواب: قرآن مجید سننے میں زیادہ ثواب ہے۔ (غنیہ)

سوال: قرآن مجید پڑھ کر بھول جانا کیسا ہے؟

جواب: قرآن مجید پڑھ کر بھول جانا بہت بڑا گناہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص قرآن مجید پڑھ کر بھول جائے تو وہ قیامت کے دن کوڑھی ہو کر آئے گا۔

سوال: بے وضو قرآن مجید چھونا کیسا ہے؟

جواب: بے وضو قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے۔ بے چھوئے زبانی یا دیکھ کر پڑھے تو حرج نہیں۔ (بہارِ شریعت)

سوال: اگر قرآن شریف جزدان میں ہو تو بے وضو اس کا چھونا کیسا ہے؟

جواب: قرآن شریف اگر جزدان میں ہو تو بغیر وضو جزدان پر ہاتھ لگانے میں حرج نہیں اور جزدان میں نہ ہو تو رومال اور ٹوپی سے پکڑنا جائز ہے۔ پہنے ہوئے کرتے کے دامن سے پکڑنا جائز نہیں یونہی جس چادر کو اوڑھے ہوئے ہے اس سے پکڑنا بھی جائز نہیں۔ (بہارِ شریعت)

جماعت اور امامت

سوال: جماعت سے نماز پڑھنے میں کتنا ثواب ہے؟

جواب: جماعت کے ساتھ ایک نماز پڑھنے سے ستائیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔ (بخاری شریف جلد اول ۸۹)

سوال: جماعت فرض ہے یا واجب؟

جواب: جماعت واجب ہے۔ بغیر عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور سزا کا مستحق ہے اور چھوڑنے کی عادت کر لینے والا فاسق ہے۔

سوال: جماعت چھوڑنے کے عذر کیا کیا ہیں؟

جواب: اندھا یا اپاہج ہونا، اتنا بوڑھا یا بیمار ہونا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہو۔ سخت بارش یا شدید کیچڑ کا حائل ہونا، آندھی یا سخت اندھیری یا سخت سردی کا ہونا اور پاخانہ یا پیشاب کی شدید حاجت ہونا، ان کے علاوہ جماعت چھوڑنے کے کچھ عذر اور بھی ہیں جن کو تم بڑی کتابوں میں پڑھو گے۔

سوال: کچھ رکعتیں ہو جانے کے بعد جو شخص جماعت میں شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: ایسے شخص کو مسبوق کہتے ہیں۔

سوال: مسبوق اگر ایک رکعت ہو جانے کے بعد جماعت میں شامل ہوا تو باقی

رکعتیں کیسے پوری کرے؟

جواب: اگر ایک رکعت ہو جانے کے بعد شریک ہوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اللہ اکبر کہتا ہوا اُٹھ کھڑا ہو پہلے ثنا اور تعوذ و تسمیہ پڑھنے کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھے پھر کوئی سورت ملائے اور رکوع و سجدہ کے بعد قعدہ کرے اور پھر سلام پھیر دے۔ (درمختار، بہارِ شریعت)

سوال: اگر دو رکعت ہو جانے کے بعد شریک ہوا تو چھوٹی ہوئی رکعتیں کیسے پڑھے؟

جواب: اگر دو رکعتیں ہو جانے کے بعد شریک ہوا تو پہلی رکعت میں ثنا اور تعوذ و تسمیہ کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھے اور سورت ملائے اور دوسری رکعت میں تسمیہ کے بعد سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھے پھر رکوع اور سجدے سے فارغ ہو کر قعدہ کرے اور سلام پھیر دے۔ چھوٹی ہوئی دو رکعت پڑھنے کا طریقہ ظہر، عصر اور عشاء کے لیے لیکن اگر مغرب میں دو رکعت چھوٹ جائے تو حسب دستور پہلی رکعت میں ثنا، تعوذ اور تسمیہ پڑھنے کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھے اور سورت ملائے پھر رکوع سجدے کے بعد قعدہ کرے۔ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور رکوع سجدے سے فارغ ہو کر قعدہ کرے اور پھر سلام پھیر دے۔ (درمختار، بہارِ شریعت)

سوال: مسبوق اگر تین رکعتیں ہو جانے کے بعد شریک ہوا تو باقی نماز کیسے پوری کرے؟

جواب: مسبوق اگر ظہر، عصر یا عشاء میں تین رکعتیں ہو جانے بعد شریک ہوا تو پہلی رکعت میں ثنا، تعوذ اور تسمیہ پڑھنے کے بعد سورۂ فاتحہ اور دوسری سورت پڑھے پھر رکوع اور

سجدے سے فارغ ہو کر قعدہ کرے پھر اور ایک رکعت فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھے مگر قعدہ نہ کرے پھر تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھ کر نماز پوری کرے۔ (درمختار)

سوال: اگر کسی نماز کی کل رکعت چھوٹ جائے تو کیسے پڑھیں؟

جواب: اگر کسی نماز کی کل رکعت چھوٹ جائے تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہوا اور ثنا، تعوذ و تسمیہ کے بعد جس طرح اکیلا نماز پڑھتا ہے۔ اسی طرح پوری نماز پڑھے۔ (درمختار، بہارِ شریعت)

سوال: جب امام سلام پھیرنا شروع کرے مسبوق اسی وقت کھڑا ہو جائے یا کچھ دیر ٹھہر کر؟

جواب: امام جب داہنی طرف کے سلام سے فارغ ہو کر بائیں طرف سلام پھیرنا شروع کرے اس وقت کھڑا ہو۔ اس سے پہلے نہ کھڑا ہو۔

سوال: امامت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟

جواب: امامت کا سب سے زیادہ حقدار وہ شخص ہے جو نماز و طہارت کے احکام کو سب سے زیادہ جانتا ہو۔ پھر وہ شخص جو تجوید یعنی قراءت کا علم زیادہ رکھتا ہو۔ اگر کئی شخص ان باتوں میں برابر ہوں تو وہ شخص زیادہ حقدار ہے جو کہ زیادہ متقی ہو۔ اگر اس میں بھی برابر ہوں تو زیادہ عمر والا پھر جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں۔ پھر زیادہ تہجد گزار پھر زیادہ خوبصورت پھر وہ شخص کہ باعتبار نسب کے زیادہ شریف ہو۔ غرضیکہ چند آدمی برابر ہوں تو ان میں جو شرعی ترجیح رکھتا ہے وہی زیادہ حقدار

ہے۔(بہارِشریعت)

سوال: اگرامام مقرر ہےاورکوئی شخص اس سے زیادہ علم اورزیادہ تہجد والا آجائے تو امامت کا حقدار کون ہے؟

جواب: جوامام مقرر ہے وہی امامت کا حقدار ہے۔

سوال: کن لوگوں کوامام بنانا گناہ ہے؟

جواب: فاسق معلن سے جیسے شرابی، جواری، زنا کار، سود خور، چغل خور اور داڑھی منڈوانے والا یا داڑھی کٹا کر ایک مشت سے کم رکھنے والا اور وہ بدمذہب کہ جس کی بدمذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو۔ ان لوگوں کو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔(بہارِشریعت)

سوال: وہابی اور دیوبندی کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: وہابی دیوبندی کے عقیدے کفری ہیں مثلاً ان لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ جیسا علم حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہے ایسا علم تو بچوں، پاگلوں اور جانوروں کو بھی حاصل ہے۔ جیسا کہ ان کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان صفحہ ۸ پر حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے لیے کل علم غیب کا انکار کرتے ہوئے صرف بعض علم غیب کے بارے میں یوں لکھا "اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔

(مَعَاذَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)

اسی طرح ان کے پیشواؤں کی کتابوں میں بہت سے کفری عقیدے ہیں جنہیں وہ حق مانتے ہیں۔ اس لیے ان کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز و گناہ ہے۔ اگر کسی نے غلطی سے پڑھ لی تو پھر سے پڑھے۔ اگر دوبارہ نہیں پڑھے گا تو گنہگار ہوگا۔ (بہارِ شریعت وغیرہ)

سوال: کن لوگوں کو امام بنانا مکروہ ہے؟

جواب: گنوار، اندھے، ولد الزنا، نامرد، کوڑھی، فالج کی بیماری والے برص والا جس کا برص ظاہر ہو۔ ان سب کو امام بنانا مکروہ تنزیہی ہے اور کراہت اس وقت ہے جبکہ جماعت میں اور کوئی ان سے بہتر ہو اور اگر یہی مستحق امامت ہے تو کراہت نہیں اور اندھے کی امامت میں تو بہت خفیف کراہت ہے۔ (درمختار، غنیہ، بہارِ شریعت)

وتر کا بیان

سوال: وتر پڑھنا واجب ہے یا سنّت؟

جواب: وتر پڑھنا واجب ہے اور اس کے پڑھنے کی تاکید فرض نمازوں کے برابر ہے۔

سوال: نماز وتر پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نماز وتر پڑھنے کا طریقہ تم ''اسلامی تعلیم حصہ سوئم'' میں پڑھ چکے ہو۔

سوال: کیا وتر کی تینوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا واجب ہے؟

جواب: ہاں وتر کی تینوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا واجب ہے اور بہتر ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی یا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ پڑھے۔ دوسری رکعت میں قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔

سوال: وتر میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے یا سنت؟

جواب: وتر میں دُعائے قنوت پڑھنا واجب ہے۔

سوال: جس شخص کو دُعائے قنوت یاد نہ ہو وہ کیا پڑھے؟

جواب: وہ یہ دُعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (فتاویٰ عالمگیری)

سوال: اگر دُعائے قنوت نہ پڑھے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر دُعائے قنوت قصداً نہ پڑھے تو نماز وتر پھر سے پڑھے اور اگر بھول کر نہ پڑھے تو سجدۂ سہو کرے۔

سوال: اگر دُعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو کیا کرے؟

جواب: اگر دُعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو نہ قیام کی طرف لوٹے اور نہ رکوع میں پڑھے بلکہ آخر میں سجدۂ سہو کرے۔

سوال: مقتدی دُعائے قنوت پڑھ کر فارغ نہ ہوا تھا کہ امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی کیا کرے؟

جواب: مقتدی دُعائے قنوت ختم کیے بغیر امام کے ساتھ رکوع میں چلا جائے۔ (عالمگیری، ردالمحتار، بہارِ شریعت)

سوال: ماہِ رمضان میں جس نے عشاء کی فرض نماز جماعت سے نہیں پڑھی وہ وتر جماعت سے پڑھے یا تنہا؟

جواب: ایسا شخص وتر تنہا پڑھے۔

سوال: اگر نماز وتر قضا ہو جائے تو کیا اسکا پڑھنا واجب ہے؟

جواب: ہاں وتر کی قضا پڑھنی واجب ہے اگر چہ کتنا ہی زمانہ ہو گیا ہو اور جب قضا پڑھے تو اس میں دُعائے قنوت بھی پڑھے۔ (بہارِ شریعت)

سوال: وتر کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: وتر کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا بہتر ہے اس کی پہلی رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ اور دوسری میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر رات میں تہجد پڑھنے کے لیے نہ اٹھا تو یہ دو رکعتیں تہجد کے قائم مقام ہو جائیں گی۔ (بہارِ شریعت)

سنت اور نفل کا بیان

سوال: کتنی نمازیں سنت موکدہ ہیں؟

جواب: دو رکعت فجر کے فرض سے پہلے، چار رکعت ظہر کے فرض سے پہلے اور دو رکعت ظہر فرض کے بعد۔ دو رکعت مغرب فرض کے بعد۔ دو رکعت عشاء فرض کے بعد۔ چار رکعت جمعہ فرض سے پہلے اور چار رکعت جمعہ فرض کے بعد۔ یہ سب نمازیں سنت موکدہ ہیں۔ جن کو سنن الہدیٰ بھی کہا جاتا ہے۔ (بہارِ شریعت)

سوال: کتنی نمازیں سنت غیر موکدہ ہیں؟

جواب: چار رکعت عصر کے فرض سے پہلے، چار رکعت عشاء فرض کے پہلے، ظہر فرض کے بعد دو کے بجائے چار رکعت، اسی طرح عشاء فرض کے بعد دو کے بجائے

چار رکعت۔ مغرب کے بعد چھ رکعت۔ صلوٰۃ الاوابین دو رکعت تحیۃ المسجد دو رکعت تحیۃ الوضو۔ دو رکعت نماز اشراق۔ کم سے کم دو رکعت نماز چاشت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت، کم سے کم دو رکعت نماز تہجد اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت نیز صلوٰۃ التسبیح، نماز استخارہ اور نماز حاجت وغیرہ یہ سب نمازیں سنت غیر مؤکدہ ہیں۔ جن کو سنن الزوائد اور کبھی مستحب بھی کہتے ہیں۔

سوال: جماعت کھڑی ہونے کے بعد کسی سنت کا شروع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جماعت کھڑی ہو جانے کے بعد فجر کی سنتوں کے علاوہ کسی سنت کا شروع کرنا جائز نہیں۔ اگر یہ جانے کہ فجر کی سنت پڑھنے کے بعد جماعت مل جائے گی۔ اگرچہ قعدہ ہی میں شامل ہوگا تو سنت پڑھ لے مگر صف کے برابر کھڑے ہو کر پڑھنا جائز نہیں بلکہ صف سے دور ہٹ کر پڑھے۔

سوال: اگر فجر کی جماعت ہو رہی ہو اور جانتا ہو کہ سنت پڑھیں گے تو جماعت نہیں ملے گی ایسی صورت میں کیا کرے؟

جواب: اگر جانے کہ قعدہ میں بھی جماعت نہیں ملے گی تو سنتیں چھوڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔ (بہارِ شریعت)

سوال: اگر فجر کی سنت قضا ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر فجر کی سنت فرض کے ساتھ قضا ہو اور زوال سے پہلے پڑھے تو فرض کے ساتھ سنت بھی پڑھے اور زوال کے بعد پڑھے تو سنت کی قضا نہیں۔ (ردالمحتار، بہارِ شریعت)

سوال: اگر فجر کی فرض پڑھ لی اور سنت قضا ہوگئی تو کیا فرض کے بعد فوراً سنت پڑھ سکتا ہے؟

جواب: نہیں فرض کے بعد سورج نکلنے سے پہلے سنت پڑھنا جائز نہیں، پڑھنا ہو تو سورج بلند ہونے کے بعد زوال سے پہلے پڑھے۔

سوال: ظہر یا جمعہ کے پہلے کی سنتیں فوت ہوگئیں اور فرض پڑھ لی تو فرض کے بعد سنتیں پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: فرض پڑھنے کے بعد اگر وقت ختم ہوگیا تو ان سنتوں کی قضا نہیں اور اگر وقت باقی ہے تو پڑھے۔ اور افضل یہ ہے کہ پچھلی سنتیں پڑھنے کے بعد ان کو پڑھے۔ (فتح القدیر، بہارِ شریعت)

سوال: نفل نماز کھڑے ہوکر پڑھنے کی قدرت ہو تو بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: کھڑے ہوکر پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہوکر پڑھنا افضل ہے اس لیے کہ بیٹھ کر پڑھنے سے کھڑے ہوکر پڑھنے میں دوگنا ثواب ہے اور وتر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھی جاتی ہے اس کا بھی یہی حکم ہے کہ کھڑے ہوکر پڑھنا افضل ہے۔ (بہارِ شریعت)

سوال: کن وقتوں میں نفل نماز پڑھنا جائز نہیں؟

جواب: طلوع و غروب اور نصف النہار، ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں۔ نہ فرض نہ واجب اور نہ نفل۔ ہاں اگر اس روز عصر کی نماز نہیں پڑھی ہے تو سورج

ڈوبنے کے وقت پڑھ لے جیسا کہ تم اسلامی تعلیم حصہ دوئم میں جان چکے ہو۔ اورطلوع فجر سے طلوع آفتاب کے درمیان سوائے دورکعت سنت فجر کے تحیۃ المسجد اورتحیۃ الوضو وغیرہ کوئی نفل جائز نہیں۔اور نماز عصر سے مغرب کی فرض پڑھنے کے درمیان نفل منع ہے۔نیز خطبہ کے وقت اور نماز عیدین پیشتر نفل مکروہ ہے۔خواہ گھر میں پڑھے یا عیدگاہ ومسجد میں اور نماز عیدین کے بعد بھی نفل مکروہ ہے جبکہ عیدگاہ یا مسجد میں پڑھے گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں۔(فتاوئ عالمگیری، بہارِ شریعت)

سوال: جس کے ذمہ چھ یا اس سے زیادہ فرض نمازیں قضا ہیں وہ عصر یا فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اپنی قضا نمازیں پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: فجر فرض کے بعد سورج نکلنے سے پہلے تک پڑھ سکتا ہے اور عصر فرض کے بعد سورج زرد ہونے سے پہلے تک بعد میں نہیں پڑھ سکتا۔

تراویح کا بیان

سوال: تراویح سنت ہے یا نفل؟

جواب: تراویح مرد وعورت سب کے لیے سنت مؤکدہ ہے اس کا چھوڑنا جائز نہیں۔(بہارِ شریعت)

سوال: تراویح کا وقت کیا ہے؟

جواب: اس کا وقت عشاء فرض کے بعد سے طلوع فجر تک ہے۔وتر سے پہلے بھی ہوسکتی ہے اور بعد میں بھی یعنی اگر کچھ رکعتیں باقی رہ گئیں کہ امام وتر کو کھڑا ہوگیا تو

امام کے ساتھ وتر پڑھ لے پھر باقی ادا کر لے جبکہ فرض جماعت سے پڑھی ہو اور یہ افضل ہے یعنی اگر تراویح پوری کر کے وتر تنہا پڑھے تو بھی جائز ہے۔

سوال: تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب: تراویح کی بیس رکعتیں ہیں۔

سوال: بیس رکعت تراویح میں کیا حکمت ہے؟

جواب: بیس رکعت تراویح میں حکمت یہ ہے سنتوں سے فرائض اور واجبات کی تکمیل ہوتی ہے اور صبح سے شام تک فرض وواجب کل بیس رکعتیں ہیں۔ تو مناسب ہوا کہ تراویح بھی بیس رکعتیں ہوں تا کہ مکمل کرنے والی سنتوں کی رکعات اور جن کی تکمیل ہوتی ہے یعنی فرض وواجب کی رکعات کی تعداد برابر ہو جائیں۔ (بحرالرائق، درمختار)

سوال: تراویح کی بیس رکعتیں کس طرح پڑھی جائیں؟

جواب: بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھی جائیں یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور ترویحہ یعنی چار رکعت پر اتنی دیر تک بیٹھنا مستحب ہے کہ جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی ہیں۔ (عالمگیری، بہارِ شریعت)

سوال: تراویح کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز تراویح سنت رسول اللہ کی اللہ تعالیٰ کے لیے (مقتدی اتنا اور زیادہ کرے، پیچھے اس امام کے) منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

سوال: ترویحہ پر بیٹھنے کی حالت میں چپ کر کے بیٹھا رہے یا کچھ پڑھے؟

جواب: اختیار ہے چاہے یہ دعا پڑھی جاتی ہے۔ سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ

وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ.

سوال: تراویح جماعت سے پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: تراویح جماعت سے پڑھنا سنت کفایہ ہے یعنی اگر مسجد میں تراویح کی جماعت نہ ہوئی تو محلّہ کے سب لوگ گنہگار ہوئے اور اگر کچھ لوگوں نے تراویح کی نماز مسجد میں جماعت سے پڑھ لی تو گھر پہ تراویح پڑھنے والے بھی بری الذمہ ہو گئے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

سوال: تراویح میں قرآن مجید ختم کرنا کیسا ہے؟

جواب: پورے مہینہ کی تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے اور دو بار ختم کرنا افضل ہے اور تین بار ختم کرنا اور فضیلت رکھتا ہے۔ بشرطیکہ مقتدیوں کو تکلیف نہ ہو مگر ایک بار ختم کرنے میں مقتدیوں کی تکلیف کا لحاظ نہیں کیا جائے گا۔ (بہارِ شریعت)

سوال: بلا عذر بیٹھ کر تراویح پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: بلا عذر بیٹھ کر تراویح پڑھنا مکروہ ہے بلکہ بعض فقہائے کرام کے نزدیک تو نماز ہوگی ہی نہیں۔ (بہارِ شریعت)

سوال: بعض لوگ شروع رکعت سے شریک نہیں ہوتے بلکہ جب امام رکوع میں جانے لگتا ہے تو شریک ہوجاتے ہیں اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ناجائز ہے۔ ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے کہ اس میں منافقین سے مشابہت پائی جاتی ہے۔ (غنیہ، بہارِ شریعت وغیرہ)

قضا نماز کا بیان

سوال: ادا اور قضا کسے کہتے ہیں؟

جواب: کسی عبادت کو اس کے وقت مقررہ پر بجالانے کو ادا کہتے ہیں اور وقت گذر جانے کے بعد عمل کرنے کو قضا کہتے ہیں۔

سوال: کن نمازوں کی قضا ضروری ہے؟

جواب: فرض نمازوں کی قضا فرض ہے، وتر کی قضا واجب ہے اور فجر کی سنت نیز ظہر و جمعہ کی پہلی سنتوں کی بعض صورتوں میں سنت ہے۔ جیسا کہ تم سنت کے بیان میں پڑھ چکے ہو۔

سوال: چھوٹی ہوئی نماز کس وقت پڑھنی چاہیے؟

جواب: چھ یا اس سے زیادہ چھوٹی ہوئی نمازیں پڑھنے کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ ہاں جلد پڑھنا چاہیے تاخیر نہیں کرنا چاہیے اور عمر میں جب بھی پڑھے گا بری الزمہ ہوجائے گا لیکن سورج نکلنے ڈوبنے اور زوال کے وقت قضا نماز پڑھنا جائز نہیں۔ (بہارِ شریعت)

سوال: اگر پانچ یا اس سے کم نمازیں قضا ہوں تو انہیں کب پڑھنی چاہیے؟

جواب: جس شخص کی پانچ یا اس سے کم نمازیں قضا ہوں وہ صاحب ترتیب ہے اس پر لازم ہے کہ وقتی نماز سے پہلے قضا نمازیں بالترتیب پڑھے اگر وقت میں گنجائش ہوتے ہوئے وقتی نماز پہلے پڑھ لی تو نہ ہوئی اس مسئلہ کی مزید تفصیل تم بڑی کتابوں میں پڑھو گے۔

سوال: اگر کوئی نماز قضا ہو جائے مثلاً فجر کی نماز تو نیت کس طرح کرنی چاہیے؟

جواب: جس روز اور جس وقت کی نماز قضا ہو اس روز اور اس وقت کی نیت قضا میں ضروری ہے مثلاً اگر جمعہ کے روز فجر کی نماز قضا ہوگئی تو اس طرح نیت کرے کہ نیت کی میں نے دو رکعت نماز قضا جمعہ کے فجر فرض کی اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔ اسی پر دوسری قضا نمازوں کی نیتوں کو قیاس کرنا چاہیے۔

سوال: اگر مہینہ دو مہینہ یا سال دو سال کی نمازیں قضا ہو جائیں تو نیت کس طرح کرنی چاہیے؟

جواب: ایسی صورت میں جو نماز مثلاً ظہر کی قضا پڑھنی ہے تو اس طرح نیت کرے کہ نیت کی میں نے چار رکعت نماز قضا جو میرے ذمہ باقی ہیں ان میں سے پہلے ظہر فرض کی اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔ اور اگر مغرب کی پڑھنی ہو تو یوں کہے۔ نیت کی میں نے تین رکعت نماز قضا جو میرے ذمہ باقی ہیں ان میں سے پہلے مغرب فرض کی اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر وقس علی ھذا البواقی۔

سوال: کیا قضا نمازوں کی رکعتیں بھی خالی اور بھری یعنی سورہ فاتحہ کے ساتھ اور بغیر سورت کے پڑھی جاتی ہیں؟

جواب: ہاں جو رکعتیں ادا میں سورت کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔ وہ قضا میں بھی سورت کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں اور جو رکعتیں ادا میں بغیر سورت کے پڑھی جاتی ہیں وہ قضا میں بھی بغیر سورت کے پڑھی جاتی ہیں۔

سوال: بعض لوگ شب قدر یا رمضان کے آخری جمعہ کو قضائے عمری کے نام سے دو یا چار رکعت پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضا اسی ایک نماز سے ادا ہوگئی تو اسکے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: یہ خیال کہ "عمر بھر کی قضا اسی ایک نماز سے ادا ہوگئی" باطل ہے۔ تاوقتیکہ ہر ایک نماز کی قضا الگ الگ نہ پڑھیں گے ادا نہ ہوگی۔

سوال: پانچ وقت کی نمازوں میں کل کتنی رکعت قضا پڑھی جائے گی؟

جواب: بیس رکعت، دو رکعت فجر، چار رکعت ظہر، چار رکعت عصر، تین رکعت مغرب، چار رکعت عشاء اور تین رکعت وتر، خلاصہ یہ کہ فرض اور وتر کی قضا ہے۔ سنت نمازوں کی قضا نہیں۔

سوال: پانچوں وقت کی ادا نمازوں میں کچھ کمی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: فجر کی نماز میں کمی نہیں ہو سکتی۔ البتہ اگر ظہر میں صرف چار رکعت سنت، چار رکعت فرض اور دو رکعت سنت یعنی کل دس رکعت پڑھے اور عصر میں صرف

چار رکعت فرض ادا کرے اور مغرب میں تین رکعت فرض اور دو رکعت سنت یعنی کل پانچ رکعت پڑھے۔ اور عشاء میں صرف چار رکعت فرض، دو رکعت سنت پھر تین رکعت وتر یعنی کل نو رکعت ادا کرے تو یہ بھی جائز ہے کوئی حرج نہیں۔

سجدۂ سہو کا بیان

سوال: سجدۂ سہو کسے کہتے ہیں؟

جواب: سہو کے معنی ہیں بھولنے کے۔ کبھی نماز میں بھول سے کوئی خاص خرابی پیدا ہو جاتی ہے اس خرابی کو دور کرنے کے لیے قعدۂ اخیرہ میں دو سجدے کیے جاتے ہیں۔ ان کو سجدۂ سہو کہتے ہیں۔

سوال: سجدۂ سہو کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: سجدۂ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں اَلتَّحِیَّاتُ وَرَسُوْلُهٗ تک پڑھنے کے بعد صرف داہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے: پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (درمختار وغیرہ)

سوال: کن باتوں سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے؟

جواب: جو باتیں کہ نماز میں واجب ہیں ان میں سے کسی ایک کے بھول کر چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔ مثلاً فرض کی پہلی یا دوسری رکعت میں الحمد یا سورت پڑھنا بھول گیا۔ یا سنت اور نفل کی کسی رکعت میں الحمد یا سورت پڑھنا بھول گیا۔ یا الحمد سے پہلے سورت پڑھ دی تو ان صورتوں میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہوتا ہے۔

سوال: فرض اور سنت کے چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: فرض چھوٹ جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ سجدۂ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی ہے۔ لہٰذا پھر سے پڑھنا پڑے گا۔ اور سنت و مستحب مثلاً تعوذ، تسمیہ، ثنا، آمین اور تکبیرات انتقال کے چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا بلکہ نماز ہو جاتی ہے مگر دوبارہ پڑھنا مستحب ہے۔ (ردالمحتار، بہارِ شریعت)

سوال: کسی واجب کو قصداً چھوڑ دیا تو سجدۂ سہو سے تلافی ہوگی یا نہیں؟

جواب: کسی وجب کو قصداً چھوڑ دیا تو سجدۂ سہو سے اس نقصان کی تلافی نہیں ہوگی بلکہ نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا۔ اسی طرح اگر بھول کر کسی واجب کو چھوڑ دیا اور سجدہ سہو نہ کیا۔ جب بھی نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ (درمختار۔ بہارِ شریعت)

سوال: ایک نماز میں کئی واجب چھوٹ گئے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک نماز میں کئی واجب چھوٹ جائیں تو اس صورت میں بھی سہو کے وہی دو سجدے کافی ہیں۔ (ردالمحتار)

سوال: رکوع، سجدہ یا قعدہ میں بھول کر قرآن پڑھ دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں بھی سجدۂ سہو واجب ہے۔ (ردالمحتار)

سوال: فرض و وتر میں قعدہ اولیٰ بھول کر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو رہا تھا کہ یاد آ گیا تو اس صورت میں کیا کرے؟

جواب: اگر ابھی سیدھا نہیں کھڑا ہوا ہے۔ تو بیٹھ جائے اور سجدۂ سہو نہ کرے۔ اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو نہ لوٹے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر لوٹا تو اس صورت

میں بھی سجدۂ سہو واجب ہے۔ (درمختار)

سوال: اگر فرض کا قعدہ اخیرہ نہیں کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو کیا کرے؟

جواب: اگر قعدۂ اخیر نہیں کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور التحیات پڑھ کر داہنی طرف سلام پھیرے اور سجدۂ سہو کرے۔ اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر لیا تو سجدہ سے سر اٹھاتے ہی وہ فرض نفل ہو گیا۔ لہٰذا اگر چاہے تو علاوہ مغرب کے دوسری نماز میں ایک رکعت اور ملائے تاکہ رکعت طاق نہ رہے۔

سوال: اگر سنت یا نفل کا قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو کیا کرے؟

جواب: سنت اور نفل کا ہر قعدہ، قعدۂ اخیرہ ہے یعنی فرض ہے اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کرے لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرے۔ (درمختار، بہارِ شریعت)

سوال: اگر قعدۂ اخیرہ میں اَلتَّحِیَّاتُ وَرَسُوْلُهٗ تک پڑھنے کے بعد بھول کر کھڑا ہو گیا تو کیا کرے؟

جواب: اگر بقدر تشہد قعدۂ اخیرہ کرنے کے بعد بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور دوبارہ اَلتَّحِیَّاتُ پڑھے بغیر سجدۂ سہو کرے پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (درمختار)

سوال: قعدہ اولیٰ میں بھول کر درود شریف بھی پڑھ دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اللھم صل علی سیدنا محمد تک پڑھا یا اس سے زیادہ پڑھا تو سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر اس سے کم پڑھا تو نہیں۔ (درمختار)

سوال: جہری نماز میں بھول کر آہستہ پڑھ دیا یا سری نماز میں جہر سے پڑھ دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر جہری نماز میں امام نے بھول کر کم سے کم ایک آیت آہستہ پڑھ دی یا سری نماز میں جہر سے پڑھ دیا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ اور اگر ایک کلمہ پڑھا تو معاف ہے۔ اور منفرد نے سری نماز میں ایک آیت جہر سے پڑھی تو سجدۂ سہو واجب ہے اور جہر میں آہستہ پڑھی تو نہیں۔

سوال: قرأت وغیرہ کسی موقع پر ٹھہر کر سوچنے لگا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار وقفہ ہوا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ (ردالمحتار، بہارِ شریعت)

سوال: جس پر سجدۂ سہو واجب ہے اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور نماز ختم کرنے کی نیت سے سلام پھیر دیا تو کیا کرے؟

جواب: اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہیں ہوا لہٰذا جب تک کلام وغیرہ کوئی فعل منافی نماز نہ کیا ہو سجدۂ کرے اور تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (درمختار، ردالمحتار، بہارِ شریعت)

بیمار کی نماز کا بیان

سوال: اگر بیماری کے سبب کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا ہے تو کیا کرے؟

جواب: اگر کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا ہے۔ کہ مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں

اچھا ہوگا یا چکر آتا ہے یا کھڑے ہوکر پڑھنے سے پیشاب کا قطرہ آئے گا یا بہت شدید درد ناقابل برداشت ہو جائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھے۔ (درمختار، بہارِ شریعت)

سوال: اگر کسی چیز کی ٹیک لگا کر کھڑا ہوسکتا ہے تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر خادم یا لاٹھی یا دیوار وغیرہ پر ٹیک لگا کر کھڑا ہوسکتا ہے تو فرض ہے۔ کہ کھڑا ہوکر پڑھے۔ اس صورت میں اگر بیٹھ کر نماز پڑھے گا تو نہیں ہوگی۔ (بہارِ شریعت)

سوال: اگر کچھ دیر کھڑا ہوسکتا ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہوسکتا ہے اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑا ہوکر اللہ اکبر کہہ لے۔ تو فرض ہے کہ کھڑا ہوکر اتنا کہے پھر بیٹھے ورنہ نماز نہ ہوگی۔

سوال: بیماری کے سبب اگر رکوع سجدہ بھی نہ کرسکتا ہو تو کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں رکوع و سجدہ اشارہ سے کرے مگر رکوع کے اشارہ سے سجدہ کے اشارہ میں سر کو زیادہ جھکائے۔ (درمختار)

سوال: اگر بیٹھ کر بھی نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں لیٹ کر نماز پڑھے اس طرح کہ چت لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں کرے مگر پاؤں نہ پھیلائے۔ بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے۔ اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر ذرا اونچا کرلے اور رکوع و سجدہ سر جھکا کر اشارہ سے کرے یہ صورت افضل ہے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ داہنی یا بائیں کروٹ لیٹ کر منہ قبلہ کی طرف کرے۔ (درمختار)

سوال: اگر سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو کیا کرے؟

جواب: اگر سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز ساقط ہو جاتی ہے۔ پھر اگر نماز کے چھ وقت اسی حالت میں گذر گئے تو قضا بھی ساقط ہو جاتی ہے۔ (درمختار، بہارِ شریعت وغیرہ)

سجدۂ تلاوت کا بیان

سوال: سجدۂ تلاوت کسے کہتے ہیں؟

جواب: قرآن مجید میں چودہ مقامات ایسے ہیں کہ جن کے پڑھنے یا سننے سے سجدہ کرنا واجب ہوتا ہے اسے سجدۂ تلاوت کہتے ہیں۔

سوال: سجدۂ تلاوت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: سجدۂ تلاوت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔ بس، نہ اس میں اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھانا ہے اور نہ اس میں تشہد ہے اور نہ سلام۔

سوال: اگر بیٹھ کر سجدہ کیا تو سجدہ ادا ہوگا یا نہیں؟

جواب: ادا ہو جائے گا مگر مسنون یہی ہے کہ کھڑے ہو کر سجدہ میں جائے اور سجدہ کے بعد پھر کھڑا ہو۔ (فتاویٰ عالمگیری، بہارِ شریعت)

سوال: سجدۂ تلاوت کے شرائط کیا ہیں؟

جواب: سجدۂ تلاوت کے لیے تحریمہ کے سوا وہ تمام شرائط ہیں جو نماز کے لیے

ہیں مثلاً طہارت، ستر عورت، استقبال قبلہ اور نیت وغیرہ۔

سوال: اُردو زبان میں آیت سجدہ کا ترجمہ پڑھا تو سجدہ واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب: اُردو یا کسی زبان میں آیت کا ترجمہ پڑھنے یا سننے سے بھی سجدہ واجب ہوتا ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، بہارِ شریعت)

سوال: کیا آیت سجدہ پڑھنے کے فوراً بعد سجدہ کرنا واجب ہوتا ہے؟

جواب: اگر آیت سجدہ نماز کے باہر پڑھی ہے تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں۔ ہاں بہتر ہے کہ فوراً کرے اور وضو ہو تو تاخیر مکروہ تنزیہی۔

سوال: اگر نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب ہے۔ تین آیت سے زیادہ کی تاخیر کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ اور اگر فوراً نماز کا سجدہ کر لیا۔ یعنی آیت سجدہ کے بعد تین آیت سے زیادہ نہ پڑھا اور رکوع کر کے سجدہ کر لیا تو اگرچہ سجدۂ تلاوت کی نیت نہ ہو ادا ہو جائے گا۔ (بہارِ شریعت، فتاویٰ عالمگیری، درمختار)

سوال: ایک مجلس میں سجدہ کی ایک آیت کو کئی بار پڑھا تو ایک سجدہ واجب ہوگا یا کئی سجدہ؟

جواب: ایک مجلس میں سجدہ کی آیت کو بار بار پڑھنے یا سننے سے ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

سوال: مجلس میں آیت پڑھی یا سنی اور سجدہ کر لیا پھر اسی مجلس میں وہی آیت پڑھی یا سنی تو دوسرا سجدہ واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب: دوسرا سجدہ نہیں واجب ہوگا وہی پہلا سجدہ کافی ہے۔

سوال: مجلس بدلنے اور نہ بدلنے کی صورتیں کیا ہیں؟

جواب: دو ایک لقمہ کھانا، دو ایک گھونٹ پینا، کھڑا ہو جانا، دو ایک قدم چلنا، سلام کا جواب دینا، دو ایک بات کرنا اور مسجد یا مکان کے ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ کی طرف چلنا ان تمام صورتوں میں مجلس نہ بدلے گی۔ ہاں اگر مکان بڑا ہے جیسے شاہی محل تو ایسے مکان میں ایک گوشہ سے دوسرے میں جانے سے بدل جائے گی۔ اور تین لقمے کھانا، تین گھونٹ پینا، تین کلمے بولنا، تین قدم میدان میں چلنا اور نکاح یا خرید و فروخت کرنا، ان تمام صورتوں میں مجلس بدل جائے گی۔

مسافر کی نماز کا بیان

سوال: مسافر کسے کہتے ہیں؟

جواب: شریعت میں مسافر وہ شخص ہے جو تین روز کی راہ تک جانے کے ارادہ سے بستی سے باہر ہوا۔ (بہارِ شریعت وغیرہ)

سوال: کلومیٹر کے حساب سے تین روز کی مقدار کتنی ہے؟

جواب: خشکی میں تین روز راہ کی مقدار تقریباً ۹۲ کلومیٹر ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص موٹر، ریل گاڑی یا ہوائی جہاز وغیرہ سے تین دن کی راہ تھوڑے وقت میں طے کرے تو مسافر ہوگا یا نہیں؟

جواب: مسافر ہو جائے گا خواہ کتنی ہی جلدی طے کر لے۔ (درمختار)

سوال: مسافر پر نماز کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: مسافر پر واجب ہے کہ قصر کرے یعنی ظہر، عصر اور عشاء چار رکعت والی فرض نماز کو دو پڑھے کہ اس کے حق میں دو ہی رکعت پوری نماز ہے۔

سوال: اگر کسی نے قصداً چار ہی پڑھی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر قصداً چار پڑھی اور دونوں قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گیا اور آخری دو رکعتیں نفل ہو گئیں مگر گنہگار و مستحق نار ہوا تو بہ کرے اور اگر دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوا۔ (ہدایہ، بہارِ شریعت)

سوال: فجر، مغرب، وتر میں قصر ہے کہ نہیں؟

جواب: نہیں، فجر، مغرب اور وتر میں قصر نہیں ہے۔

سوال: سنتوں میں قصر ہے یا نہیں؟

جواب: سنتوں میں قصر نہیں ہے اگر موقع ہو تو پوری پڑھیں ورنہ معاف ہیں۔ (عالمگیری، بہارِ شریعت)

سوال: مسافر کس وقت سے نماز میں قصر شروع کرے؟

جواب: مسافر جب بستی کی آبادی سے باہر ہو جائے تو اس وقت سے نماز میں قصر شروع کرے۔ (بہارِ شریعت وغیرہ)

سوال: بس اسٹینڈ اور ریلوے اسٹیشن پر قصر کرے گا یا نہیں؟

جواب: بس اسٹینڈ اور ریلوے اسٹیشن اگر آبادی سے باہر ہوں اور تین دن کی

راہ تک سفر کا ارادہ بھی ہو تو بس اسٹینڈ اور ریلوے اسٹیشن پر قصر کرے گا۔ ورنہ نہیں (بہارِ شریعت وغیرہ)

سوال: اگر دو ڈھائی دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا۔ وہاں پہنچ کر پھر دوسری جگہ کا ارادہ ہوا وہ بھی تین دن سے کم کا راستہ ہے تو وہ شرعاً مسافر ہوگا یا نہیں؟

جواب: وہ شخص شرعاً مسافر نہ ہوگا تاوقتیکہ جہاں سے چلے وہاں سے تین دن کی راہ کا اکٹھے ارادہ نہ کرے یعنی اگر دو دو ڈھائی ڈھائی دن کی راہ کے ارادہ سے چلتا رہا تو اسی طرح اگر ساری دنیا گھوم آئے مسافر نہ ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ، بہارِ شریعت)

سوال: مسافر کب تک قصر کرتا رہے؟

جواب: مسافر جب تک کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہ کرے یا اپنی بستی میں نہ پہنچ جائے قصر کرتا رہے۔ (عالمگیری)

سوال: مسافر اگر مقیم کے پیچھے نماز پڑھے تو کیا کرے؟

جواب: مسافر اگر مقیم کے پیچھے پڑھے تو پوری پڑھے قصر نہ کرے۔

سوال: مقیم اگر مسافر کے پیچھے پڑھے تو کیا کرے؟

جواب: مقیم اگر مسافر کے پیچھے پڑھے تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی دو رکعت پڑھے اور ان رکعتوں میں قرأت بالکل نہ کرے۔ بلکہ سورۂ فاتحہ پڑھنے کی مقدار چپ چاپ کھڑا رہے۔ (درمختار وغیرہ)

جمعہ کا بیان

سوال: جمعہ کی نماز فرض ہے یا واجب؟

جواب: جمعہ کی نماز فرض ہے اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ موکد ہے۔ (درمختار، بہارِ شریعت وغیرہ)

سوال: جمعہ فرض ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: گیارہ شرطیں ہیں کہ ان میں سے اگر ایک شرط بھی نہ پائی جائے تو جمعہ فرض نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار، بہارِ شریعت)

سوال: وہ گیارہ شرطیں کیا کیا ہیں؟

جواب: (۱۔۲) شہر میں مقیم اور آزاد ہونا، لہٰذا مسافر اور غلام پر جمعہ فرض نہیں۔ (۳) صحت یعنی ایسے مریض پر کہ جمعہ مسجد تک نہ جاسکے جمعہ فرض نہیں (۴،۵،۶) مرد ہونا اور عاقل بالغ ہونا، یعنی عورت مجنون اور نابالغ پر جمعہ فرض نہیں (۷،۸) انکھیارا ہونا اور چلنے پر قادر ہونا، لہٰذا اندھے، لنجے اور ایسے فالج والے پر کہ جو مسجد تک نہ جاسکتا ہو جمعہ فرض نہیں (۹) قید میں نہ ہونا مگر جبکہ کسی دین کی وجہ سے قید کیا گیا ہو اور ادا کرنے پر قادر ہو تو فرض ہے۔ (۱۰) حاکم یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا (۱۱) بارش یا آندھی وغیرہ کا اس قدر نہ ہونا کہ جس سے نقصان کا قوی اندیشہ ہو۔ (بہارِ شریعت)

سوال: جن لوگوں پر جمعہ فرض نہیں ہے اگر وہ لوگ جمعہ میں شریک ہو جائیں تو ان کی نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: ہو جائے گی یعنی ظہر کی نماز ان کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گی۔

سوال: جمعہ جائز ہونے کے لیے کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: جمعہ جائز ہونے کے لیے چھ شرطیں ہیں کہ ان میں سے اگر ایک بھی نہیں پائی گئی تو جمعہ ہوگا ہی نہیں (بہارِ شریعت)

سوال: جمعہ جائز ہونے کی پہلی شرط کیا ہے؟

جواب: جمعہ جائز ہونے کی پہلی شرط مصر یا فنائے مصر ہونا ہے۔

سوال: مصر اور فنائے مصر کسے کہتے ہیں؟

جواب: مصر وہ جگہ ہے کہ جس میں متعدد کوچے اور بازار ہوں اور وہ ضلع یا تحصیل ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں۔ اور مصر کے آس پاس کی جگہ جو مصر کی مصلحتوں کے لیے ہو اسے فنائے مصر کہتے ہیں جیسے اسٹیشن اور قبرستان وغیرہ (بہارِ شریعت وغیرہ)

سوال: جمعہ جائز ہونے کی دوسری شرط کیا ہے؟

جواب: جمعہ جائز ہونے کی دوسری شرط یہ ہے کہ بادشاہ یا اس کا نائب جمعہ قائم کرے۔ اور اگر اسلامی حکومت نہ ہو تو سب سے بڑا سنی صحیح العقیدہ عالم قائم کرے کہ بغیر اس کی اجازت کے جمعہ نہیں قائم ہو سکتا۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو تو عام

لوگ جس کو امام بنائیں وہ قائم کرے۔ (عالمگیری، درمختار، بہارِ شریعت)

سوال: جمعہ جائز ہونے کی تیسری شرط کیا ہے؟

جواب: جمعہ جائز ہونے کے لیے تیسری شرط ظہر کے وقت کا ہونا ہے۔ لہٰذا وقت سے پہلے یا بعد میں پڑھی نہ ہوئی یا درمیان نماز میں عصر کا وقت آ گیا جمعہ باطل ہو گیا ظہر کی قضا پڑھیں۔

سوال: جمعہ جائز ہونے کی چوتھی شرط کیا ہے؟

جواب: جمعہ جائز ہونے کی چوتھی شرط یہ ہے کہ ظہر کے وقت میں نماز سے پہلے خطبہ ہو جائے (درمختار، بہارِ شریعت)

سوال: جمعہ کے خطبہ میں کتنی باتیں سنت ہیں؟

جواب: انیس باتیں سنت ہیں، خطیب کا پاک ہونا، کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا، خطبہ سے پہلے خطیب کا بیٹھنا، خطیب کا منبر پر ہونا اور سامعین کی طرف منہ اور قبلہ کی طرف پیٹھ ہونا، حاضرین کا خطیب کی طرف متوجہ ہونا، خطبہ سے پہلے اعوذ بِاللّٰہِ آہستہ پڑھنا، اتنی بلند آواز سے خطبہ پڑھنا کہ لوگ سنیں، اَلْحَمْدُ سے شروع کرنا، اللہ تعالیٰ کی ثنا کرنا، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی رسالت کی گواہی دینا، حضور پر درود بھیجنا، کم سے کم ایک آیت کی تلاوت کرنا، پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت ہونا، دوسرے میں حمد و ثنا، شہادت اور درود کا اعادہ کرنا، دوسرے میں مسلمانوں کے لیے دعا کرنا، دونوں خطبوں کا ہلکا

ہونا، اور دونوں خطبوں کے درمیان تین آیت کی مقدار بیٹھنا۔

سوال: اُردو میں خطبہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں پورا خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ کسی دوسری زبان کو ملانا دونوں باتیں سنت متوارثہ کے خلاف اور مکروہ ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، بہارِ شریعت)

سوال: جمعہ جائز ہونے کی پانچویں شرط کیا ہے؟

جواب: جمعہ جائز ہونے کی پانچویں شرط جماعت کا ہونا ہے۔

سوال: جمعہ کی جماعت کے لیے کم سے کم کتنے آدمی کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: جمعہ کی جماعت کے لیے امام کے علاوہ کم سے کم تین مرد کا ہونا ضروری ہے۔ (عالمگیری، بہارِ شریعت)

سوال: جمعہ جائز ہونے کی چھٹی شرط کیا ہے؟

جواب: جمعہ جائز ہونے کی چھٹی شرط اذن عام ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے تاکہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی کی روک ٹوک نہ ہو۔ (عالمگیری، بہارِ شریعت)

سوال: نمازِ جمعہ کی نیت کیسے کرے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز جمعہ کی اللہ تعالیٰ کے لیے (مقتدی اتنا اور کہے۔ پیچھے اس امام کے) منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

سوال: گاؤں میں جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: گاؤں میں جمعہ کی نماز پڑھنا جائز نہیں لیکن جہاں قائم ہو بند نہ کیا جائے کہ عوام جس طرح بھی اللہ و رسول کا نام لیں غنیمت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

سوال: گاؤں میں جمعہ کی نماز پڑھنے سے اس دن کی ظہر نماز ساقط ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں، گاؤں میں جمعہ کی نماز پڑھنے سے اس دن کی ظہر نماز نہیں ساقط ہوتی۔ (فتاویٰ رضویہ)

سوال: کچھ لوگ گاؤں میں جمعہ پڑھنے کے بعد چار رکعت احتیاط الظہر پڑھتے ہیں۔ کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: نہیں، بلکہ گاؤں میں اسکے بجائے چار رکعت ظہر فرض پڑھنا ضروری ہے۔ اگر نہیں پڑھے گا تو گنہگار ہوگا۔

سوال: خطبہ کی اذان امام کے سامنے مسجد کے اندر پڑھنا سنت ہے یا باہر؟

جواب: خطبہ کی اذان امام کے سامنے مسجد کے باہر پڑھنا سنت ہے جیسا کہ حدیث کی مشہور کتاب ابوداؤد شریف جلد اول ۱۶۲ میں ہے کہ خطبہ کی اذان حضور علیہ الصلاۃ والسلام اور صحابہ کرام کے زمانے میں خطیب کے سامنے مسجد کے دروازے پر ہوا کرتی تھی۔ اسی لیے فتاویٰ قاضی خاں، فتاویٰ عالمگیری، بحر الرائق اور فتح القدیر وغیرہ میں مسجد کے اندر اذان دینے کو منع فرمایا اور طحطاوی علی مراقی الفلاح نے مکروہ لکھا۔

عید و بقر عید کا بیان

سوال: عید و بقر عید کی نماز واجب ہے یا سنت؟

جواب: عید و بقر عید کی نماز واجب ہے۔ مگر ان کے واجب اور جائز ہونے کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لیے ہیں۔ صرف فرق اتنا ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ نماز اسے پہلے ہے اور عیدین کا خطبہ نماز کے بعد اور تیسرا فرق یہ ہے کہ عیدین میں اذان و اقامت نہیں ہے صرف دوبارہ اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃ کہنے کی اجازت ہے۔ (بہارِ شریعت)

سوال: عید و بقر عید کی نماز کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب: عید و بقر عید کی نماز کا وقت ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے زوال کے پہلے تک ہے۔ (بہارِ شریعت)

سوال: عید کی نماز پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: پہلے اس طرح نیت کرے۔ نیت کی میں نے دو رکعت نماز واجب عید الفطر یا عید الضحیٰ کی چھ تکبیروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لیے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا کعبہ شریف کی طرف پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ پھر ثنا پڑھے پھر کانوں تک ہاتھ لے جائے اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے، پھر ہاتھ اٹھائے اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے۔ تیسری بار پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ اس کے بعد امام آہستہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اور بِسْمِ

اللّٰہِ پڑھ کر بلند آواز سے اَلْحَمْدُ کے ساتھ کوئی سورت پڑھے۔ پھر رکوع اور سجدے سے فارغ ہو کر دوسری رکعت میں پہلے الحمد کے ساتھ کوئی سورت پڑھے۔ پھر تین بار کانوں تک ہاتھ لے جائے اور ہر بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور کسی مرتبہ ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا رکوع میں جائے اور باقی نماز دوسری نمازوں کی طرح پوری کرے۔ سلام پھیرنے کے بعد امام دو خطبے پڑھے پھر دعا مانگے۔

سوال: عیدالفطر کے دن کون کون سے کام مستحب ہیں؟

جواب: حجامت بنوانا، ناخن ترشوانا، غسل کرنا، مسواک کرنا، اچھے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، صبح کی نماز محلّہ کی مسجد میں پڑھنا، عیدگاہ سویرے جانا، نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا، عیدگاہ تک پیدل جانا، دوسرے راستہ سے واپس آنا، نماز کے لیے جانے سے پہلے طاق یعنی تین، پانچ یا سات کھجوریں کھالینا اور کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھانا، خوشی ظاہر کرنا، آپس میں مبارکباد دینا، کثرت سے صدقہ دینا، عیدگاہ اطمینان و وقار کے ساتھ نیچی نگاہ کیے ہوئے جانا، یہ سب باتیں عیدالفطر کے دن مستحب ہیں۔

سوال: عیدالاضحیٰ کے تمام احکام عیدالفطر کی طرح ہیں یا کچھ فرق ہے؟

جواب: عیدالاضحیٰ کے تمام احکام عیدالفطر کی طرح ہیں صرف بعض باتوں میں فرق ہے اور وہ ہیں۔ (۱) عیدالاضحیٰ میں مستحب یہ ہے کہ نماز ادا کرنے سے پہلے کچھ نہ کھائے اگرچہ قربانی نہ کرنا ہو اور اگر کھا گیا تو کراہت نہیں۔ (۲) عیدگاہ کے راستہ میں بلند آواز سے تکبیر کہتا ہوا جائے (۳) قربانی کرنی ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلی سے دسویں ذی الحجہ

تک نہ حجامت بنوائے اور نہ ناخن ترشوائے۔ (۴) نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب ہے اور تین بار افضل، اس کو تکبیر تشریق کہتے ہیں وہ یہ ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ.

قربانی کا بیان

سوال: قربانی کرنا کس پر واجب ہے؟

جواب: قربانی کرنا ہر مالک نصاب پر واجب ہے۔

سوال: قربانی کا مالک نصاب کون ہے؟

جواب: قربانی کا مالک نصاب وہ شخص ہے جو ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا کا مالک ہو، یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کا سامان تجارت یا سامان غیر تجارت کا مالک ہو اور مملوکہ چیزیں حاجت اصلیہ سے زائد ہوں۔

سوال: مالک نصاب پر اپنے نام سے زندگی میں صرف ایک مرتبہ قربانی کرنا واجب ہے یا ہر سال؟

جواب: اگر ہر سال مالک نصاب ہے تو ہر سال اپنے نام سے قربانی کرنا واجب ہے اور اگر دوسرے کی طرف سے بھی کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے دوسری قربانی کا انتظام کرے۔

سوال: قربانی کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: قربانی کا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ منہ اس کا قبلہ کی طرف ہو اور اپنا دایاں پاؤں اس کے پہلو پر رکھ کر تیز چھری لے کر یہ دعا پڑھے۔ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ لَکَ وَمِنْکَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ پڑھ کر ذبح کریں۔ پھر یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

سوال: صاحب نصاب اگر کسی وجہ سے اپنے نام قربانی نہ کرسکا اور قربانی کے دن گذر گئے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ایک بکری کی قیمت صدقہ کرنا اس پر واجب ہے۔

موت اور غسل و کفن کا بیان

سوال: کسی کی موت کا وقت قریب آئے تو کیا کریں؟

جواب: موت کا وقت قریب آئے تو کلمہ کی تلقین کریں یعنی اس کے پاس بلند آواز سے پڑھیں۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مگر اسے پڑھنے کا حکم

نہ کریں۔ اور جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے لا کر سر پر باندھ دیں تاکہ منہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں۔ اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیئے جائیں۔

سوال: میت کے نہلانے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: میت کے نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس چارپائی یا تختہ پر نہلانا ہو اس کو دھونی دی جائے۔ اور میت کو اس پر لٹا کر ناف سے گھٹنوں تک کسی کپڑے سے چھپا دیں۔ پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے استنجا کرائے پھر نماز کے جیسا وضو کرائے یعنی منہ پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئیں۔ پھر سر کا مسح کریں۔ پھر پاؤں دھوئیں مگر میت کے وضو میں گٹوں تک پہلے ہاتھ دھونا۔ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے۔ ہاں کوئی کپڑا یا روئی کی پھریری بھگو کر دانتوں مسوڑوں، ہونٹوں اور نتھوں پر پھیر دیں۔

پھر سر اور داڑھی کے بال ہوں تو گل خیرو یا مسلم کارخانہ کے پاک صابون سے دھوئیں ورنہ خالی پانی بھی کافی ہے پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر سر سے پاؤں تک بیر کی پتی ڈال کر پکایا ہوا پانی ڈالیں کہ تختہ تک پہنچ جائے۔ پھر داہنی کروٹ پر لٹا کر اسی طرح کریں۔ اور بیر کے پتے کا جوش دیا ہوا پانی نہ ہو تو خالص نیم گرم پانی کافی ہے۔ پھر ٹیک لگا کر میت کو بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ نیچے کی جانب پیٹ پر ہاتھ پھیریں۔ اگر کچھ نکلے تو دھو ڈالیں مگر وضو اور غسل دوبارہ

نہ کرائیں۔ پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں۔ (بہارِ شریعت)

سوال: کفن میں سنت کے مطابق کتنے کپڑے دے جائیں گے؟

جواب: مرد کو سنت کے مطابق تین کپڑے دے جائیں گے'۔ لفافہ ازار، قمیص۔ اور عورت کو پانچ تین یہ اور اوڑھنی و سینہ بند۔

سوال: کفن کے یہ کپڑے کتنے بڑے ہوں؟

جواب: لفافہ یعنی چادر میت کے قد سے اتنی بڑی ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں۔ اور ازار یعنی لنگی چوٹی سے قدم تک ہو یعنی لفافہ سے اتنی چھوٹی جو بندش کے لیے زیادہ تھی اور قمیص جس کو کفنی کہتے ہیں گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک آگے پیچھے برابر ہو چاک اور آستینیں اس میں نہ ہوں۔ مرد کی کفنی مونڈھے پر چیریں اور عورت کے لیے سینہ کی طرف۔ اوڑھنی تین ہاتھ لمبی ہونی چاہیے اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک چوڑی۔ اور سینہ بند پستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔

سوال: کفن پہنانے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے چادر بچھائیں اس کے بعد تہبند پھر اس کے اوپر کفنی۔ اب میت کو اس پر لٹائیں۔ داڑھی اور تمام بدن پر خوشبو ملیں۔ ماتھا، ناک، ہاتھ، گھٹنے اور قدم پر کافور لگائیں۔ پھر ازار یعنی تہبند لپیٹیں۔ پہلے بائیں جانب سے پھر داہنی طرف سے پھر اسی طرح لفافہ لپیٹیں تا کہ داہنا

اوپر رہے۔ پھر سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں تاکہ اُڑنے کا اندیشہ نہ رہے۔

اور عورت کو کفنی پہنا کر اس کے بال کے دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں اور اوڑھنی آدھی پیٹھ کے نیچے سے بچھا کر سر کے اوپر سے لائیں اور منہ پر نقاب کی طرح ڈال دیں کہ سینہ پر رہے اور جو لوگ زندگی کی طرح اڑھاتے ہیں وہ غلط ہے۔ پھر ازار و لفافہ لپیٹیں۔ اسکے بعد سب کے اوپر سینہ بند بالائے پستان سے ران تک لا کر باندھ دیں۔ (بہارِ شریعت وغیرہ)

نماز جنازہ کا بیان

سوال: نماز جنازہ فرض ہے یا واجب؟

جواب: نماز جنازہ فرض کفایہ ہے یعنی اگر ایک شخص نے پڑھ لی تو سب لوگ بری الزمہ ہو گئے اور اگر خبر ہو جانیکے بعد کسی نے نہ پڑھی تو سب گنہگار ہوئے۔ (عالمگیری، بہارِ شریعت)

سوال: نماز جنازہ میں کتنی چیزیں فرض ہیں؟

جواب: نماز جنازہ میں دو چیزیں فرض ہیں۔ چار بار اللہ اکبر کہنا، قیام یعنی کھڑا ہونا۔ (درمختار، ردالمحتار، بہارِ شریعت)

سوال: نماز جنازہ میں کتنی چیزیں سنت مؤکدہ ہیں؟

جواب: نماز جنازہ میں تین چیزیں سنت مؤکدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ثناء حضور علیہ الصلاۃ والسلام پر درود اور میت کے لیے دعا۔

سوال: نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: پہلے نیت کرے۔ نیت کی میں نے نماز جنازہ کی چار تکبیروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لیے۔ دعا اس میت کے لیے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا کعبہ شریف کی طرف پھر کانوں تک دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ واپس لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے پھر یہ ثنا پڑھے۔ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَآءُکَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُکَ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے اور درود ابراہیمی پڑھے جس کو تم پہلے حصہ میں پڑھ چکے ہو۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے اور بالغ کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ. اس کے بعد چوتھی تکبیر کہے پھر بغیر کوئی دعا پڑھے دونوں ہاتھ کھول کر سلام پھیر دے۔ (درمختار، ردالمحتار، بہارِ شریعت)

سوال: اگر نابالغ بچے کا جنازہ ہو تو کون سی دعا پڑھی جائے؟

جواب: اگر نابالغ بچے کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھی جائے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا.

سوال: اگر نابالغ لڑکی کا جنازہ ہو تو کون سی دعا پڑھی جائے؟

جواب: اگر نابالغ لڑکی کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھی جائے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا

فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً.

سوال: عصر یا فجر کی نماز کے بعد جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔ اور یہ جو عوام میں مشہور رہے۔ کہ نہیں جائز ہے۔ غلط ہے (عالمگیری)

سوال: کیا سورج نکلنے، ڈوبنے اور زوال کے وقت نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے؟

جواب: جنازہ اگر انہی وقتوں میں لایا گیا تو نماز انہی وقتوں میں پڑھیں کوئی کراہت نہیں۔ کراہت اس صورت میں ہے کہ پیشتر سے تیار موجود ہے اور تاخیر کی یہاں تک کہ وقت کراہت آ گیا۔ (بہارِ شریعت، عالمگیری)

زکوٰۃ کا بیان

سوال: زکوٰۃ کسے کہتے ہیں؟

جواب: مال کے ایک مخصوص حصے کا مسلمان فقیر کو مالک بنا دینا۔ اسے زکوٰۃ کہتے ہیں۔

سوال: زکوٰۃ فرض ہے یا واجب؟

جواب: زکوٰۃ فرض ہے، اس کی فرضیت کا منکر کافر اور ادا نہ کرنے والا فاسق اور ادائیگی میں تاخیر کرنے والا گنہگار مردود الشہادۃ ہے۔ (بہارِ شریعت)

سوال: زکوٰۃ فرض ہونے کی شرطیں کیا ہیں؟

جواب: زکوٰۃ فرض ہونے کے لیے چند شرطیں ہیں۔ مسلمان عاقل بالغ اور آزاد

ہونا، مال بقدر نصاب کا پورے طور پر ملکیت میں ہونا، نصاب کا حاجتِ اصلیہ اور دَین سے فارغ ہونا، مالِ تجارت یا سونا چاندی ہونا اور مال پر پورا سال گذر جانا، لہٰذا کافر، غلام، مجنون اور نابالغ پر زکوٰۃ فرض نہیں، اسی طرح مال بقدرِ نصاب نہ ہو یا ہو مگر پورے طور پر ملکیت میں نہ ہو جیسے کہ مال دریا میں گر گیا یا گم ہو گیا تو زکوٰۃ فرض نہیں، یونہی نصاب حاجتِ اصلیہ اور دَین سے فارغ نہ ہو یا مالِ تجارت اور سونا چاندی نہ ہو یا مال پر پورا سال نہ گذرا ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار، بہارِ شریعت)

سوال: نصاب کسے کہتے ہیں؟

جواب: مال کی جس مقدار پر شریعت نے زکوٰۃ دینا فرض کیا ہے اس مقدار کو نصاب کہتے ہیں۔

سوال: چاندی کا نصاب کیا ہے؟

جواب: چاندی کا نصاب باون تولہ چھ ماشہ یعنی ۶۱۴،۲۵ گرام وزن کی چاندی ہے۔

سوال: باون تولہ چھ ماشہ چاندی میں کتنی زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب: چاندی سونا اور اموالِ تجارت میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے۔

سوال: سونے کا نصاب کیا ہے؟

جواب: سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہے یعنی ۸۷،۴۸ گرام۔

سوال: سونے چاندی کی زکوٰۃ میں سونا چاندی دینا ضروری ہے یا ان کی قیمت بھی دی جاسکتی ہے؟

جواب: سونا چاندی دینا ضروری نہیں۔ بازار بھاؤ سے ان کی قیمت لگا کر پیسہ، غلہ اور کپڑا وغیرہ دینا بھی جائز ہے۔ (بہارِ شریعت)

سوال: کیا سونا چاندی کے زیورات کی بھی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے؟

جواب: سونا چاندی زیورات کی شکل میں ہوں یا برتن، گھڑی اور سرمہ دانی وغیرہ کسی سامان کی شکل میں ہوں یا سکّے ہوں سب کی زکوٰۃ واجب ہے۔

(درمختار، بہارِ شریعت)

سوال: تجارتی مال کا نصاب کیا ہے؟

جواب: تجارتی مال کی قیمت لگائی جائے پھر اس سے سونا یا چاندی کا نصاب پورا ہو تو اس کے حساب سے زکوٰۃ نکالی جائے۔

سوال: روپیہ جو نوٹ کی شکل میں ہو اس کی زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟

جواب: روپیہ جو نوٹ کی شکل میں ہو یا پیسہ ہو بہر صورت اس کی زکوٰۃ واجب ہے۔ (بہارِ شریعت)

سوال: کم سے کم کتنے روپے ہوں کہ جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے؟

جواب: اگر سونا چاندی نہ ہو اور نہ مال تجارت ہو تو کم سے کم اتنے روپے ہوں کہ بازار میں ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا خریدا جاسکے تو

ان روپوں کی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

سوال: اگر سونا چاندی کا نصاب پورا نہ ہو اور تجارتی مال کی قیمت اور نقد روپیہ بھی اتنا نہ ہو کہ بازار میں سونا یا چاندی کا پورا نصاب خریدا جاسکے تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: چاندی کی قیمت لگائی جائے پھر چاندی اور تجارتی مال کی قیمت اور نقد روپیہ ملا کر سونا کا نصاب پورا کیا جائے۔ اگر اس طرح نہ پورا ہو تو سونا کی قیمت لگائی جائے تو پھر سب کو اکٹھا کرنے سے اگر چاندی کا نصاب پورا ہو جائے تو زکوٰۃ واجب ہے ورنہ نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، بہارِ شریعت)

سوال: حاجت اصلیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: زندگی بسر کرنے کے لیے جس چیز کی آدمی کو ضرورت ہوتی ہے جیسے رہنے کا مکان جاڑے گرمیوں میں پہننے کے کپڑے، خانہ داری کے سامان، پیشہ وروں کے اوزار، کھانے کے لیے غلہ اور سواری کے لیے سائیکل وغیرہ یہ سب حاجتِ اصلیہ میں سے ہیں۔ ان میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ (بہارِ شریعت)

سوال: کرایہ کا مکان اور دیگ وغیرہ کی زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟

جواب: کرایہ کے مکان اور دیگ وغیرہ کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے (بہارِ شریعت)

سوال: نصاب کا دین سے فارغ ہونے کا مطلب کیا ہے؟

جواب: نصاب کا دین سے فارغ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مالک نصاب پر

دین نہ ہو۔ یا دین ہو تو اتنا ہو کہ اگر دین ادا کردے تو بھی نصاب باقی رہے۔ تو اس صورت میں زکوٰۃ واجب ہے اور اگر اتنا دین ہو کہ ادا کردے تو نصاب باقی نہ رہے اس صورت میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار، بہارِ شریعت)

سوال: مال پر پورا سال گذر جانے کا مطلب کیا ہے؟

جواب: مال پر پورا سال گذر جانے کا مطلب یہ ہے کہ حاجتِ اصلیہ سے جس تاریخ کو پورا نصاب بچ گیا اس تاریخ سے نصاب کا سال شروع ہو گیا پھر سال آئندہ اگر اسی تاریخ کو پورا نصاب پایا گیا تو زکوٰۃ دینا واجب ہے۔ اگر درمیان سال میں نصاب کی کم ہوگئی ہو تو یہ کمی کچھ اثر نہ کرے گی۔ (بہارِ شریعت)

سوال: کیا زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے نیت شرط ہے؟

جواب: ہاں زکوٰۃ دیتے وقت یا زکوٰۃ کے لیے مال علیحدہ کرتے وقت زکوٰۃ کی نیت شرط ہے نیت کے یہ معنی ہیں کہ اگر پوچھا جائے تو بلا تامل بتا سکے کہ زکوٰۃ ہے۔ (عالمگیری، بہارِ شریعت)

سوال: فقیر پر قرض ہے زکوٰۃ کی نیت سے اس قرض کو معاف کردے تو زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں؟

جواب: نہیں ادا ہوگی، ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ زکوٰۃ کا مال فقیر کو دے کر اپنا قرض لے لے اس طرح زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت)

عُشر کا بیان

سوال: عُشر کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس چیز کی پیداوار سے مقصد زمین سے نفع حاصل کرنا ہے۔ اس پیدوار کی زکوٰۃ فرض ہے اور اس زکوٰۃ کا نام عُشر ہے یعنی دسواں حصہ اس لیے کہ اکثر صورتوں میں دسواں حصہ فرض ہوتا ہے۔ اگرچہ بعض صورتوں میں بیسواں حصہ بھی فرض ہوتا ہے۔

سوال: کن چیزوں کی پیداوار میں عُشر واجب ہے؟

جواب: گیہوں، جو، جوار، باجرہ، دھان اور ہر قسم کے غلے اور السی کسم، اخروٹ، بادام اور ہر قسم کے میوے، روئی، پھول، گنا، خربوز، تربوز، کھیرا، ککڑی، بیگن اور ہر قسم کی ترکاری سب میں عشر واجب ہے تھوڑا پیدا ہو یا زیادہ۔ (درمختار، ردالمحتار، بہارِ شریعت)

سوال: کن صورتوں میں دسواں حصہ اور کن صورتوں میں بیسواں حصہ واجب ہوتا ہے؟

جواب: جو پیداوار بارش یا زمین کی نمی سے ہو اس میں دسواں حصہ واجب ہوتا ہے، اور جو پیداوار چرسے، ڈول، پمپنگ مشین یا ٹیوب ویل وغیرہ کے پانی سے ہو یا خریدے ہوئے پانی سے ہو اس میں بیسواں حصہ واجب ہوتا ہے۔ (درمختار، بہارِ شریعت)

سوال: کیا کھیتی کے اخراجات ہل، بیل اور کام کرنے والوں کی مزدوری نکال کر دسواں بیسواں واجب ہوتا ہے؟

جواب: نہیں کھیتی کے اخراجات نکال کر دسواں بیسواں نہیں واجب ہوتا بلکہ

پوری پیداوار پر ہوتا ہے۔ (درمختار، ردالمحتار، بہارِ شریعت)

سوال: گورنمنٹ کو جو مال گذاری دی جاتی ہے وہ عُشر کی رقم سے مجرا کی جائے گی یا نہیں؟

جواب: وہ رقم عشر سے مجرا نہیں کی جائے گی۔

سوال: زمین اگر بٹائی پر دی تو عشر کس پر واجب ہے؟

جواب: زمین اگر بٹائی پر دی تو عشر دونوں پر واجب ہے۔

زکوٰۃ کا مال کن لوگوں پر صرف کیا جائے؟

سوال: زکوٰۃ اور عشر کا مال کن لوگوں کو دیا جاتا ہے؟

جواب: زکوٰۃ اور عشر کا مال جن لوگوں کو دیا جاتا ہے ان میں سے چند یہ ہیں:

(۱) فقیر یعنی وہ شخص کہ جس کے پاس کچھ مال ہے لیکن نصاب بھر نہیں ہے (۲) مسکین یعنی وہ شخص کہ جس کے پاس کھانے کے لیے غلہ اور بدن چھپانے کے لیے کپڑا بھی نہ ہو۔ (۳) قرضدار یعنی وہ شخص کہ جس کے ذمہ قرض ہو اور اس کے پاس قرض سے فاضل کوئی مال بقدر نصاب نہ ہو (۴) مسافر جس کے پاس سفر کی حالت میں مال نہ رہا اسے بقدر ضرورت زکوٰۃ دے دینا جائز ہے۔ (درمختار، ردالمحتار، بہارِ شریعت)

سوال: کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں؟

جواب: جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں وہ یہ ہے (۱) مالدار یعنی وہ شخص جو

مالک نصاب ہو (۲) بنی ہاشم یعنی حضرت علی، حضرت جعفر، حضرت عقیل اور حضرت عباس وحارث بن عبد المطلب کی اولاد کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (۳) اپنی اصل اور فرع یعنی ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی وغیرہم اور بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسا، نواسی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (۴) عورت اپنے شوہر کو اور شوہر اپنی عورت کو اگرچہ مطلقہ ہوتا وقتیکہ عدت میں ہو زکوٰۃ نہیں دے سکتا (۵) مالدار مرد کے نابالغ بچے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا اور مالدار کی بالغ اولاد کو جبکہ مالک نصاب نہ ہو دے سکتا ہے (۶) کافر کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ (درمختار، عالمگیری، بہارِ شریعت)

سوال: سید کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: سید کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں اس لیے کہ وہ بنی ہاشم میں سے ہیں۔

سوال: عالم کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: عالم اگر سنی ہو اور صاحب نصاب نہ ہو تو اسے زکوٰۃ دینا جائز ہے بلکہ جاہل کو دینے سے افضل ہے۔ (عالمگیری)

سوال: وہابی کی زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: وہابی یا کسی دوسرے مرتد اور بد مذہب کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

سوال: زکوٰۃ کا پیسہ مسجد میں لگانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے مستحق کو مالک بنا دینا ضروری ہے۔ لہٰذا زکوٰۃ کا مال مسجد میں لگانا، مدرسہ تعمیر کرانا یا اسے میت کو کفن دینا، پل، سرائے یا سڑک

بنوانا، نہر یا کنواں کھدوانا جائز نہیں یعنی اگر ان چیزوں میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرے گا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ (بہارِ شریعت)

سوال: کچھ لوگ اپنے آپ کو خاندانی فقیر کہتے ہیں ان کو زکوٰۃ اور غلہ کا عشر دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر وہ لوگ صاحب نصاب ہوں تو انہیں زکوٰۃ اور عشر دینا جائز نہیں۔ ہاں اگر صاحب نصاب نہ ہوں تو دے سکتا ہے۔

سوال: جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ان کو غلہ کا عشر اور فطرہ بھی دینا جائز نہیں۔

جواب: ہاں جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ان کا غلہ عشر اور فطرہ بھی دینا جائز نہیں۔ (بہارِ شریعت)

سوال: کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا افضل ہے؟

جواب: زکوٰۃ اور صدقات میں افضل یہ ہے کہ پہلے اپنے بھائیوں بہنوں کو دے پھر ان کی اولاد کو پھر چچا اور پھوپھیوں کو پھر ان کی اولاد کو پھر ماموں اور خالہ کو پھر ان کی اولاد کو بھی دوسرے رشتہ داروں کو پھر پڑوسیوں کو پھر اپنے پیشہ والوں کو پھر اپنے شہر یا گاؤں کے رہنے والوں کو۔ اور ایسے طالب علم کو بھی زکوٰۃ دینا افضل ہے کہ جو علم دین حاصل کر رہا ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، بہارِ شریعت)

سوال: بھائی بہن چچا اور پھوپھی وغیرہ دوسرے رشتہ دار اگر صاحب نصاب ہوں تو ان کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں، بھائی بہن وغیرہ کوئی بھی ہو اگر صاحب نصاب ہے تو اسے

زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ (درمختار، عالمگیری، بہارشریعت)

صدقہ فطر کا بیان

سوال: صدقہ فطر کسے کہتے ہیں؟

جواب: عیدالفطر کے دن جو صدقہ دیا جاتا ہے اسے صدقہ فطر کہتے ہیں۔

سوال: صدقہ فطر واجب ہے یا سنت؟

جواب: صدقہ فطر واجب ہے اور عمر بھر اس کا وقت ہے یعنی جب بھی ادا کرے گا ادا ہی ہوگا قضا نہ ہوگا اگرچہ نماز عیدالفطر سے پہلے ادا کر دینا مسنون ہے۔ (درمختار، بہارِشریعت)

سوال: صدقہ فطر کس پر واجب ہوتا ہے؟

جواب: صدقہ فطر مالک نصاب پر واجب ہوتا ہے۔

سوال: کیا زکوٰۃ اور صدقہ فطر کے نصاب میں کچھ فرق بھی ہے؟

جواب: ہاں زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کا سامان تجارت حاجت اصلیہ سے زائد ہونا ضروری ہے۔ اور صدقہ فطر میں چاندی یا سونا کے نصاب کی قیمت کا اگر سامان غیر تجارت بھی حاجت اصلیہ سے زائد ہو تو صدقہ فطر واجب ہوگا۔ مثلاً کسی کے پاس تانبے پیتل کے برتن تجارت کے لیے نہ ہوں مگر حاجتِ اصلیہ سے زائد ہوں اور ان کی قیمت چاندی یا سونا کے نصاب کے برابر ہو تو ان برتنوں کے سبب زکوٰۃ نہیں واجب ہوگی مگر صدقہ فطر واجب ہوگا۔

سوال: صدقہ فطر کس کی طرف سے دینا واجب ہے؟

جواب: ہر مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنی ہر نابالغ اولاد کی طرف سے ایک ایک صدقہ فطر دینا واجب ہے۔ ہاں اگر نابالغ اولاد خود مالک نصاب ہو تو اس کا صدقہ اس کے مال سے ادا کرے۔

سوال: صدقہ فطر کس وقت واجب ہوتا ہے؟

جواب: عید کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقہ فطر واجب ہوتا ہے لہٰذا جو شخص صبح صادق ہونے سے پہلے مر گیا یا صبح صادق ہونے کے بعد بچہ پیدا ہوا تو صدقہ فطر واجب نہ ہوا۔ اور اگر صبح صادق ہونے کے بعد مرا یا صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے بچہ پیدا ہوا تو صدقہ فطر واجب ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، بہارِ شریعت)

سوال: صدقہ فطر عید سے پہلے رمضان شریف میں دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، درمختار)

سوال: صدقہ فطر کی مقدار کیا ہے؟

جواب: صدقہ فطر کی مقدار یہ ہے کہ گیہوں یا اس کا آٹا آدھا صاع دیں اور کھجور، منقیٰ یا جو یا اس کا آٹا ایک صاع دیں۔

سوال: صاع کتنی مقدار کا ہوتا ہے؟

جواب: اعلیٰ درجہ کی تحقیق اور احتیاط یہ ہے کہ صاع کا وزن تین سو اکیاون روپیہ بھر ہوتا ہے اور آدھا صاع ایک سو پچھتر روپے اٹھنی بھر۔

سوال: نئے وزن سے ایک صاع کتنے کا ہوتا ہے؟

جواب: نئے وزن سے ایک صاع چار کلو اور تقریباً ۹۴ گرام کا ہوتا ہے اور آدھا صاع دو کلو تقریباً ۴۷ گرام کا ہوتا ہے۔ (انوار الحدیث)

سوال: اگر گیہوں یا جو دینے کے بجائے ان کی قیمت دی جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: گیہوں یا جو دینے کے بجائے ان کی قیمت دینا افضل ہے۔

سوال: اگر چاول یا باجرہ وغیرہ صدقہ میں دینا چاہیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: گیہوں، جو، کھجور اور منقیٰ ان چار چیزوں کے علاوہ اگر کوئی دوسرا غلہ یا کوئی دوسری چیز دینا چاہیں تو قیمت کا لحاظ کرنا ہوگا یعنی اس چیز کا آدھے صاع گیہوں یا ایک صاع جو کی قیمت کا ہونا ضروری ہے۔

سوال: صدقہ فطر کن لوگوں کو دینا جائز ہے؟

جواب: جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے ان کو صدقہ فطر بھی دینا جائز ہے۔ اور جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ان کو صدقہ فطر بھی دینا جائز نہیں۔

(درمختار، ردالمحتار، بہارِ شریعت)

روزہ کا بیان

سوال: روزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانے پینے اور جماع سے رکنے کا نام روزہ ہے۔

سوال: روزہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: روزہ کی پانچ قسمیں ہیں: فرض، واجب، نفل، مکروہ تنزیہی اور مکروہ تحریمی پھر فرض کی دو قسمیں ہیں فرض معین، فرض غیر معین اور واجب کی بھی دو قسمیں ہیں: ۔واجب معین اور واجب غیر معین۔

سوال: فرض معین کون سا روزہ ہے؟

جواب: رمضان شریف کے روزہ کا اس کے وقت پر ادا کرنا فرض معین ہے۔

سوال: فرض غیر معین کونسا روزہ ہے؟

جواب: رمضان شریف کے روزوں کی قضا اور کفارہ کا روزہ فرض غیر معین ہے۔

سوال: واجب معین کون سا روزہ ہے؟

جواب: کسی خاص دن یا خاص تاریخ میں روزہ رکھنے کی منت ماننے سے اس خاص دن یا خاص تاریخ میں جو روزہ واجب ہوتا ہے اسے واجب معین کہتے ہیں۔ جیسے کسی نے منت مانی کہ اگر میرا لڑکا تندرست ہو گیا تو میں جمعہ یا پہلی محرم کو روزہ رکھوں گا۔

سوال: واجب غیر معین کون سا روزہ ہے؟

جواب: نذر مطلق کا روزہ واجب غیر معین ہے جیسے کسی نے منت مانی کہ اگر میرا لڑکا حافظ ہو گیا تو میں تین دن روزہ رکھوں گا۔

سوال: کون سے روزے نفل ہیں؟

جواب: نفل کی دو قسمیں ہیں: نفل مسنون، نفل مستحب جیسے دسویں اور اس

کے ساتھ نویں محرم کا روزہ، ہر مہینے کی تیرہویں، چودھویں پندرہویں اور عرفہ کا روزہ، پیر اور جمعرات کا روزہ، شوال میں عید الفطر کے بعد چھ روزہ اور صوم داؤد علیہ السلام یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار۔

سوال: کون سے روزے مکروہ تنزیہی ہیں؟

جواب: صوم دہر یعنی ہمیشہ روزہ رکھنا، صوم سکوت یعنی ایسا روزہ کہ جس میں کچھ بات نہ کرے اور صوم وصال یعنی روزہ رکھ کر افطار نہ کرے اور دوسرے دن پھر روزہ رکھے۔ یہ سب روزے مکروہ تنزیہی ہیں۔

سوال: کون سے روزے مکروہ تحریمی ہیں؟

جواب: یکم شوال اور ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ کے روزے مکروہ تحریمی ہیں۔

رمضان شریف کے روزوں کا بیان

سوال: رمضان شریف کے روزے کن لوگوں پر فرض ہیں؟

جواب: رمضان شریف کے روزے ہر مسلمان، عاقل بالغ مرد و عورت پر فرض ہیں۔ ان کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور بلاعذر چھوڑنے والا سخت گنہگار اور فاسق مردود الشہادۃ ہے۔ اور بچہ کی عمر جب دس سال ہو جائے اور اس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو اس سے روزہ رکھوایا جائے اور نہ رکھے تو مار کر رکھوائیں۔ (ردالمحتار، بہارِ شریعت)

سوال: کن صورتوں میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے؟

جواب: جن صورتوں میں روزہ رکھنے کی اجازت ہے۔ ان میں سے بعض یہ

ہیں: (۱) سفر یعنی تین دن کی راہ کے ارادہ سے باہر نکلنا، مگر سفر میں مشقت نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے۔ (۲۔۳) حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو اپنی جان یا بچہ کا صحیح اندیشہ ہو تو اس حالت میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ (۴) مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا غالب گمان ہو تو اس دن روزہ نہ رکھنا جائز ہے (۵) شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا کہ اب روزہ رکھ سکتا ہے اور نہ آئندہ اس میں اتنی طاقت آنے کی امید ہے کہ رکھ سکے گا تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ اور حیض و نفاس کی حالتوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔ (بہارِ شریعت)

سوال: کیا مذکورہ بالا لوگوں کو بعد میں روزہ کی قضا کرنا فرض ہے؟

جواب: ہاں عذر ختم ہو جانے کے بعد سب لوگوں کو روزہ کی قضا کرنا فرض ہے۔ اور شیخ فانی اگر جاڑوں میں قضا رکھ سکتا ہے۔ تو رکھے ورنہ ہر روزہ کے بدلے دونوں وقت ایک مسکین کو پیٹ بھر کھانا کھلائے یا ہر روزہ کے بدلے صدقۂ فطر کی مقدار مسکین کو دیدے۔ (درمختار، ردالمحتار، بہارِ شریعت)

سوال: جو شخص رمضان میں علانیہ کھائے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص رمضان میں بلا عذر علانیہ قصداً کھائے بادشاہ اسلام کو حکم ہے کہ اسے قتل کر دے۔ (ردالمحتار، بہارِ شریعت)

سوال: جن لوگوں کو روزہ رکھنے کی اجازت ہے کیا وہ کسی چیز کو علانیہ کھا پی سکتے ہیں؟

جواب: انہیں بھی کسی چیز کو علانیہ کھانے، پینے کی اجازت نہیں۔

سوال: روزہ کی نیت کس وقت کرنی ضروری ہے؟

جواب: رمضان کے ادا روزے، نذرِ معین اور نفل کے روزے خواہ سنت ہوں یا مستحب۔ ان سب کے لیے نیت کا وقت غروب آفتاب سے زوال کے پہلے تک ہے۔ مگر رات میں نیت کر لینا مستحب ہے۔ اگر زوال کے وقت یا اس کے بعد نیت کی تو روزہ نہ ہوا۔ اور ان روزوں کے علاوہ باقی روزے مثلاً قضائے رمضان نذرِ غیر معین، نفل کی قضا، نذرِ معین کی قضا اور کفارہ وغیرہ کا روزہ ان سب میں عین صبحِ صادق کے وقت یا رات میں نیت کر لینا ضروری ہے۔ (درمختار، ردالمحتار، بہارِ شریعت)

سوال: رمضان کے روزہ کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

جواب: نیت دل کے ارادہ کا نام ہے مگر زبان سے کہہ لینا مستحب ہے۔ اگر رات میں نیت کرے تو یوں کہے۔ نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا لِلّٰهِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ اور دن میں نیت کرے تو یوں کہے۔ نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ هٰذَا الْیَوْمَ لِلّٰهِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ۔

روزہ توڑنے اور نہ توڑنے والی چیزوں کا بیان

سوال: کن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہو اور بیڑی سگریٹ وغیرہ پینے اور پان یا صرف تمباکو کھانے سے بھی بشرطیکہ یاد روزہ جاتا رہتا

ہے۔کلی کرنے میں بلا قصد پانی حلق سے اتر گیا یا ناک میں پانی چڑھایا اور دماغ تک چڑھ گیا یا کان میں تیل ٹپکایا یا ناک میں دوا چڑھائی۔اگر روزہ دار ہونا یاد ہے تو روزہ ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔قصداً منہ بھر تے کی اور روزہ دار ہونا یاد ہے تو روزہ جاتا رہا اور منہ بھر نہ ہو تو نہیں۔اور اگر بلا اختیار قے ہو اور منہ بھر نہ ہو تو روزہ نہ گیا اور اگر منہ بھر ہو لوٹانے کی صورت میں جاتا رہا ورنہ نہیں۔(بہارِ شریعت)

سوال: کن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا؟

جواب: بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔تیل یا سرمہ لگانے اور مکھی، دھواں یا آٹے وغیرہ کا غبار حلق میں جانے سے روزہ نہیں جاتا۔کلی کی اور پانی بالکل اُگل دیا صرف کچھ تری منہ میں باقی رہ گئی تھی تھوک کے ساتھ اسے نگل گیا یا کان میں پانی چلا گیا یا کھنکار منہ میں آیا اور کھا گیا اگرچہ کتنا ہی ہو روزہ نہ جائے گا۔احتلام ہوا یا غیبت کی تو روزہ نہ گیا اگرچہ غیبت سخت کبیرہ گناہ ہے۔اور جنابت کی حالت میں صبح کی بلکہ اگرچہ سارے دن جنب رہا روزہ نہ گیا مگر اتنی دیر تک قصداً غسل نہ کرنا کہ نماز قضا ہو جائے گناہ اور حرام ہے۔

قضا اور کفارہ کی صورتیں

سوال: کن صورتوں میں روزہ کی صرف قضا لازم ہے؟

جواب: یہ گمان تھا کہ صبح نہیں ہوئی اور کھایا پیا بعد کو معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی۔ بھول کر کھایا پیا یا احتلام ہوا یا بلا قصد قے ہوئی اور ان سب صورتوں میں یہ گمان

کیا کہ روزہ جاتا رہا پھر قصداً کھا پی لیا۔ کان میں تیل ٹپکایا یا ناک میں دو چڑھائی۔ حلق میں مینہ کی بوند یا اولا چلا گیا۔ اداے رمضان کے علاوہ اور کوئی روزہ فاسد کر دیا اگر چہ وہ رمضان ہی کی قضا ہو۔ یہ گمان کر کے کہ رات ہے سحری کھالی یا رات ہونے میں شک تھا اور سحری کھالی حالانکہ صبح ہو چکی تھی یا یہ گمان کر کہ آفتاب ڈوب گیا ہے افطار کر لیا۔ حالانکہ ڈوبا نہ تھا۔ ان تمام صورتوں میں صرف قضا لازم ہے کفارہ نہیں۔ (بہارِ شریعت)

سوال: کن صورتوں میں روزہ کی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں؟

جواب: مقیم نے رمضان میں روزۂ رمضان کے ادا کی نیت سے روزہ رکھا پھر توڑ دیا یعنی بغیر عذر شرعی قصداً کوئی دوا یا غذا کھائی یا پانی پیا تو روزہ کی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں تیل یا سرمہ لگایا یا غیبت کی پھر یہ گمان کر لیا کہ روزہ جاتا رہا اب اس نے کھا پی لیا تو ان صورتوں میں بھی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔ (درمختار، بہارِ شریعت)

سوال: کیا کفارہ لازم ہونے کے لیے کوئی شرط بھی ہے؟

جواب: ہاں کفارہ لازم ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ رات ہی سے روزۂ رمضان کی نیت کی ہو اگر دن میں نیت کی اور توڑ دیا تو کفارہ لازم نہیں۔ (بہارِ شریعت)

سوال: روزہ توڑنے کا کفارہ کیا ہے؟

جواب: روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ پے در پے ساٹھ روزے رکھے اور یہ نہ کر سکے تو

ساٹھ مساکین کو بھر پیٹ دونوں وقت کھانا کھلائے اور روزہ کی صورت میں اگر درمیان میں ایک روزہ بھی چھوٹ گیا تو پھر سے ساٹھ روزہ رکھنا پڑے گا۔ (بہارِ شریعت)

روزہ کے مکروہات کا بیان

سوال: کن چیزوں سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے؟

جواب: جھوٹ، غیبت، چغلی، گالی دینے، بیہودہ بات کرنے اور کسی کو تکلیف دینے سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

سوال: کیا روزہ دار کو کلی کرنے کے لیے منہ بھر پانی لینا مکروہ ہے؟

جواب: ہاں، روزہ دار کو کلی کرنے کے لیے منہ بھر پانی لینا مکروہ ہے۔

سوال: کیا روزہ کی حالت میں خوشبو سونگھنا، تیل کی مالش کرنا اور سرمہ لگانا مکروہ ہے؟

جواب: نہیں، روزہ کی حالت میں خوشبو سونگھنا، تیل کی مالش کرنا اور سرمہ لگانا مکروہ نہیں ہے مگر زینت کے لیے سرمہ لگانا ہمیشہ مکروہ ہے اور روزہ کی حالت میں بدرجہ اولیٰ مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت، درمختار)

سوال: کیا روزہ میں مسواک کرنا مکروہ ہے؟

جواب: نہیں، روزہ میں مسواک کرنا مکروہ نہیں ہے بلکہ جیسے اور دنوں میں مسواک کرنا سنت ہے ویسے ہی روزہ میں بھی مسنون ہے چاہے مسواک خشک ہو یا تر اور زوال سے پہلے کرے یا بعد میں کسی وقت مکروہ نہیں۔ (بہارِ شریعت)

حج کا بیان

سوال: حج کسے کہتے ہیں؟

جواب: احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو میدان عرفات میں ٹھہرنے اور کعبہ معظّمہ کا طواف کرنے کو حج کہتے ہیں۔ جس کے لیے ایک خاص وقت مقرر ہے جس میں یہ کام کیے جاتے ہیں۔

سوال: حج کرنا فرض ہے یا سنت؟

جواب: حج کرنا فرض ہے۔ اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ اور فرض ہونے کے بعد تاخیر کرنے والا گنہگار اور کئی سال تک نہ کرنے والا فاسق مردود الشہادۃ ہے۔

سوال: حج کس پر فرض ہوتا ہے؟

جواب: صاحبِ استطاعت عاقل بالغ مسلمان پر حج فرض ہوتا ہے چاہے مرد ہو یا عورت۔

سوال: عمر میں کتنی بار حج کرنا فرض ہوتا ہے؟

جواب: پوری عمر میں صرف ایک بار حج کرنا فرض ہوتا ہے۔

سوال: اگر کسی شخص پر حج فرض ہوا اور وہ نہ کرے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: جس شخص پر حج فرض ہوا اور وہ بغیر عذر شرعی حج نہ کرے اور مر جائے تو حدیث شریف میں ہے کہ وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ (دارمی شریف)

حدیث شریف میں ہے کہ وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ (دارمی شریف)

سوال: حج ادا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: حج ادا کرنے کے تین طریقے ہیں۔ یعنی حج کی تین قسمیں ہیں۔ قران، تمتع اور افراد۔ ان میں سے سب سے افضل حج قران ہے پھر تمتع پھر افراد۔

حج قران کا بیان

سوال: حج قران کس طرح ادا کیا جاتا ہے؟

جواب: حج قران کرنے والے کو قارن کہتے ہیں۔ ہمارے ملک ہندوستان کا قارن ہوائی جہاز سے سفر کرنے والا بمبئی، دہلی یا اپنے گھر سے احرام باندھنے کے لیے حج اور عمرہ دونوں کی نیت ایک ساتھ کرتا ہے اور دریائی جہاز سے سفر کرنے والا قارن یلملم پہاڑ کے سامنے پہنچنے سے احرام باندھنے کے لیے دونوں کی نیت کرتا ہے۔

قران کی نیت یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ ترجمہ: اے اللہ میں حج و عمرہ دونوں کی نیت کرتا ہوں۔ پس تو دونوں کو میرے لیے آسان فرما اور دونوں کو میری طرف سے قبول فرما۔

قارن مکہ معظمہ پہنچ کر عمرہ کا طواف رمل و اضطباع کے ساتھ کرتا ہے۔

یعنی داہنا کندھا کھول کر پہلوان کی طرح چھوٹا قدم رکھتا ہے اور کندھا ہلاتے ہوئے جلد جلد چلتا ہے کعبہ شریف کا طواف پورا کرنے کے بعد سعی کرتا ہے۔ یعنی صفا و مروہ کے درمیان سات پھیرے چلتا ہے۔

اس طرح قران کا ایک جز یعنی عمرہ پورا ہو جاتا ہے۔ مگر اس کے بعد حجامت نہیں بنواتا اور نہ احرام اتارتا ہے بلکہ اس کے بعد طواف قدوم کرتا ہے اور طواف قدوم کا وقوف عرفات سے پہلے کر لینا ضروری ہوتا ہے اگر اس اطواف کے بعد طواف زیارت کی سعی کر لینا چاہتا ہے تو طواف قدوم میں رمل اضطباع بھی کرتا ہے۔ اور اگر طواف زیارت کی سعی نہیں کرنا چاہتا ہے۔ تو طواف قدوم میں رمل و اضطباع نہیں کرتا۔ اس لیے کہ جس طواف کے بعد سعی نہیں ہوتی اس میں رمل و اضطباع نہیں ہوتے۔

قارن عمرہ اور طواف قدوم سے فراغت کے بعد مکہ معظمہ میں احرام کے ساتھ رہتا ہے اور جس قدر ہو سکتا ہے نفل طواف کرتا رہتا ہے پھر آٹھویں ذی الحجہ کو اس احرام کے ساتھ نکل کر منیٰ، عرفات، مزدلفہ اور رمی جمار سے متعلق حج کے تمام ارکان ادا کرتا ہے اور قربانی کرانے کے بعد سر منڈاتا ہے یا کترواتا ہے اور پھر احرام اتار دیتا ہے اس کے بعد مکہ شریف پہنچ کر طواف زیارت کرتا ہے۔ اس طرح سے حج قران کیا جاتا ہے۔

حج تمتع کا بیان

سوال: حج تمتع کس طرح کیا جاتا ہے؟

جواب: حج تمتع کرنے والے کو متمتع کہتے ہیں۔ متمتع صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھتا ہے۔ عمرہ کی نیت یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَامِنِّیْ . ترجمہ: اے اللہ! میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں، پس تو اسے میرے لیے آسان کر دے اور اسے میری طرف سے قبول فرما۔ پھر نیت کے بعد لبیک کہتا ہے۔

متمتع مکہ شریف پہنچ کر عمرہ کا طواف رمل واضطباع کے ساتھ کرتا ہے۔ پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتا ہے اس کے بعد حجامت بنوا کر احرام کھول دیتا ہے۔ اس طرح عمرہ پورا ہو جاتا ہے اور جب تک مکہ معظّمہ میں رہتا ہے جس قدر چاہتا ہے نفل اطواف کرتا رہتا ہے۔ پھر آٹھویں ذی الحجہ کو یا اس سے ایک دو دن پہلے حج کی نیت سے احرام باندھتا ہے اور طواف زیارت کی سعی پہلے ہی کر لینا چاہتا ہے تو ایک نفل طواف کو رمل واضطباع کے ساتھ کر کے اس سے بھی فارغ ہو جاتا ہے اور حج کے تمام ارکان ادا کر کے قربانی کرتا ہے پھر حجامت بنواتا ہے اور احرام اتار کر طواف زیارت کرتا ہے۔ اس طرح حج تمتع کیا جاتا ہے۔

حج افراد کا بیان

سوال: حج افراد کس طرح ادا کیا جاتا ہے؟

جواب: حج افراد کرنے والے کو مُفرِد کہتے ہیں۔ مفرد صرف حج کی نیت سے احرام باندھتا ہے اور نیت اس طرح کرتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ ترجمہ: اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں پس تو میرے لیے اس کو آسان فرمادے اور اسے میری طرف سے قبول فرما پھر نیت کے بعد لبیک کہتا ہے۔

مفرد مکہ شریف پہنچ کر رمل و اضطباع کے ساتھ طواف قدوم کرتا ہے پھر سعی کرتا ہے لیکن اس کے بعد نہ حجامت بنواتا ہے اور نہ احرام کھولتا ہے بلکہ اسی طرح مکہ معظّمہ میں رہتا ہے اور اس درمیان میں جس قدر چاہتا ہے نفل طواف کرتا رہتا ہے۔ پھر آٹھویں ذی الحجہ کو اسی احرام کے ساتھ حج کے لیے نکل جاتا ہے اور اس کے تمام ارکان ادا کرتا ہے۔ مگر قربانی اس کے لیے مستحب ہوتی ہے واجب نہیں ہوتی ہے۔ یعنی اگر نہیں کرتا ہے تو گنہگار نہیں ہوتا اور اگر کرتا ہے تو بہت ثواب پاتا ہے۔ اسکے بعد حجامت بنوا کر احرام اتار دیتا ہے اور طواف زیارت کرتا ہے اس طرح حج افراد ادا کیا جاتا ہے۔

مدینہ طیّبہ کی حاضری

سوال: مدینہ طیبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے متعلق کیا حکم ہے؟

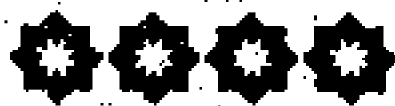
جواب: حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری واجب کے قریب ہے۔ وسعت کے باوجود مکہ معظّمہ سے واپس آجانا اور مدینہ طیبہ حاضری نہ دینا سخت بدنصیبی اور بے حد محرومی ہے۔ اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یعنی جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت ضروری ہوگئی۔ (دار قطنی شریف)

تمّت

بعونہ تعالیٰ ثم بعون رسولہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جلال الدین احمد امجدی

۲۵ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۷۴ء



معلومات سے بھرپور فکر انگیز بصیرت افروز سوچ کے نئے
در وا کرنے والی فکر کو طاقت پرواز دینے والا نسخہ کیمیا

آئینہ اپنی نوعیت کی پہلی
واحد منفرد شرح

فیوضاتِ جہانگیری شرح صحیح بخاری
المعروف بہ

جمالُ السُّنّۃ

تصنیف

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

- ☆ صحیح بخاری کا سلیس، رواں، بامحاورہ اور آسان ترین ترجمہ۔
- ☆ موقع و محل کی مناسبت سے ہر حدیث کے اندر ذکر شدہ نفسِ مسئلہ کی وضاحت
- ☆ اعتقادی مسائل میں اہلسنّت کے موقف کی تائید میں دلائل
- ☆ متقدمین و متاخرین کی تحقیقات کا مغز اور نچوڑ مختصر لفظوں میں سمو دینا۔
- ☆ صحیح بخاری کی سب سے زیادہ منظم وسیع اور جامع تخریج
- ☆ فقہی مسائل میں مذاہب اربعہ کی مستند کتب کی روشنی میں آئمہ کی آراء نقل کرنا۔
- ☆ فقہی و اعتقادی احکام کی روح سے شناسائی کے حصول کا ذریعہ
- ☆ عصرِ حاضر کے معاشرتی و مذہبی مسائل پر مختصر مگر بصیرت افروز تبصرہ
- ☆ درسِ نظامی کے طلباء، خطباء، علماء، عام پڑھے لکھے افراد کیلئے یکساں مفید
- ☆ ایک ایسی شرح جو وقت کی ضرورت ہے ایسی شرح جو آپ کی ضرورت ہے۔

وقت کی ضرورت

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر نزد مسلم ماڈل ہائی سکول، ۴۰۔ اردو بازار لاہور
042-7246...